زینتُ المحافل

ترجمہ

نزہتُ المجالس

تصنیف
امام عبدالرحمٰن ابن عبدالسلام ○ ترجمہ علامہ محمد منشا تابش قصوری

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام
الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خلیفہ محترم عبد اللہ طاہری

ناشر:- شبیر برادرز ۔ اُردو بازار لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)
مصنف	علامہ عبدالرحمٰن الشافعی الصفوری (رحمہ اللہ تعالیٰ)
مترجم	علامہ محمد منشا تابش الحنفی القصوری مدظلہ
مصحح	مولانا پیر سید ولایت حسین شاہ چشتی گولڑوی مرید کے مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی مجددی شرق پوری (نوشہرہ ورکاں) گوجرانوالہ
ناظر	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر بادامی باغ لاہور
اشاعت اول	محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / مئی ۱۹۹۸ء
ناشر	شبیر برادرز - اردو بازار لاہور (پاکستان)

قیمت : ۱۶۵/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز، اردو بازار لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد مر خدائے پاک را

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ مَنّہٖ و کَرَمِہٖ، زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم مکمل ہوا، پہلی جلد کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ایک سال کی قلیل سی مدت میں اس کے دو ایڈیشن مارکیٹ میں آ چکے ہیں۔ پاک و ہند سے اہل علم و قلم نے میری اس کاوش کو بنظر محبت دیکھا اور اپنے رشحات قلبی سے نوازا، ہالینڈ سے مبلغ اسلام حضرت علامہ الحاج بدر القادری مدظلہ، کی بڑی روح پرور تحریر پہلی جلد کے دوسرے ایڈیشن کی زینت بن چکی ہے، بھارت سے علامہ محمد عبد المبین نعمانی صاحب مدظلہ، جو پاک و ہند کے علمی حلقوں میں خوب جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اپنے مکتوب گرامی کے ذریعہ یوں مژدہ بشارت سنایا کہ آپ کا یہ ترجمہ المجمع المصباحی محمد آباد، مبارک پور، اعظم گڑھ سے شائع کیا جارہا ہے، الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور کے ناظم تعلیمات علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ نے بھی نہایت خوشی کا اظہار فرمایا، جبکہ پاکستان میں کثیر، علماء، خطباء، واعظین نے ہدیہ تبریک کے کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے اساتذۂ کرام اور طلباء نے بے حد سراہا، ناشرین نے بھی خوب داد دی۔ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی بانی مکتبہ نبویہ اور مولانا صوفی محفوظ احمد صاحب قادری رضوی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ نیز محترم المقام جناب پروفیسر بشیر احمد

صاحب صدیقی نقشبندی مجددی سابق صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور' شیخ المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرق پوری مدظلہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرق پور شریف' بدر اشرفیت حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان' بانی اشرفی ٹاؤن لاہور' مدیر اعلیٰ ماہنامہ آستانہ کراچی نے اس سلسلہ میں اپنی خصوصی دعاؤں سے شاد کام کیا' برادر گرامی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ نے اپنی منظوم تقریظ سے میری خوب عزت افزائی فرمائی۔

زینت المحافل جلد دوم میں مضامین کو بڑی شان سے اجاگر کیا گیا ہے' قارئین فہرست پر نگاہ ڈالتے ہی محسوس کریں گے کہ یہ نادر تحائف اسی کتاب کا خاصہ ہے۔ "نشان منزل" حصہ اول میں ترجمہ کے بارے بالوضاحت رقم کر چکا ہوں کہ میں نے ترجمانی کی ہے' لفظی ترجمہ سے عبارت میں حسن پیدا کرنا کارے دارد' اردو زبان و ادب کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری تھا اور جہاں تک آداب کا تعلق ہے اس اہم معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ ؎

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

یوں بھی۔ ؎

ذرا بے ادبی محبوباں دی گکھ نہ چھوڑے گھر دا
اوہ بے ادب کمینہ' پاپی' کافر ہو کر مردا

جہاں تک میرے بس میں تھا ادب و احترام کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا ہے پھر بھی اگر کہیں جراثیم قارئین کرام کو نظر آئیں آگاہ فرمائیں' تاکہ اس پر محبت کا سپرے کرکے انہیں ختم کیا جائے' پہلی جلد کی طرح دوسری جلد میں بھی بعض ابواب کی تلخیص کو اپنایا ہے' نیز دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر بعض، نکات و کلمات کو اپنی طرف سے شامل کرکے کتاب کے وزن و قارئیں اضافہ کیا ہے۔ بطور حاشیہ سمجھا جائے اگرچہ مروجہ طریقہ کے مطابق الگ

حاشیہ کی صورت نہیں دی گئی البتہ پہچان کے لئے میرے دستخط موجود ہیں۔

احتیاط کیجئے: خطباء و واعظین سے گزارش ہے کہ زینت المحافل کے واقعات و حکایات اور نکات وغیرہ سے استفادہ کریں تو اسی کا حوالہ دیں، محض نزہت المجالس کے حوالے پر اکتفا نہ کریں، کیونکہ یہ امانت و دیانت کا تقاضا ہے، بصورت دیگر اصل کی طرف رجوع کریں۔

آخر میں محترم جناب ملک شبیر احمد صاحب بانی ادارہ شبیر برادرز لاہور کا ممنون ہوں، جن کی تحریک پر یہ ترجمہ شروع ہوا اور انہوں نے شائع کرنے میں جمالیات کا حق ادا کردیا، اپنی بیسیوں خوبصورت اشاعت کردہ کتب کی طرح زینت المحافل کو پرکشش بنانے کی سعی بلیغ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں اشاعت کتب دینیہ میں مزید کامیابیوں سے نوازے اور ناچیز کی قلمی خدمات کو شرف قبول عطا فرماتے ہوئے بہت عمدہ لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تابش قصوری

ذوالحجہ المبارکہ ۱۴۱۸ھ / اپریل ۱۹۹۸ء

گنج معرفت کتاب معتبر

منظوم تقریظ

۱۹۹۸ء

از شاعر حقانی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ

پنوانہ (سیالکوٹ)

پسندیدہ عالم. بحر علم تالیف گرامی — محترم علامہ امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری

۱۴۱۸ھ — ۱۹۹۸ء

"آئینہ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس — "برادر گرامی پاک نہاد مولانا تابش قصوری"

۱۹۹۸ء — ۱۹۹۸ء

☆

عبد رحماں تھے صفوری شافعی شیخ جلیل
مفتی دوراں' فقیہ عصر اور مرد عقیل

ان کی تالیف گرامی شہرۂ آفاق ہے
ہے مجالس کیلئے نزہت فزا بے قال و قیل

خامہ تابش نے بخشا جو نیا خلعت اسے
بالیقیں ہے انکے علم و فضل کی روشن دلیل

ہے شگفتہ اور رواں یہ فاضلانہ ترجمہ
ہے عبارت میں روانی مثل موج سلسبیل

ہے محافل کیلئے زینت کا ساماں یہ کتاب
حضرت تابش قصوری کی جو ہے سعی جمیل

ہاتف غیبی پکارا بر ملا کہہ دو قمر
اس کی تاریخ اشاعت "ارمغان بے عدیل

مورخہ — ۱۴۱۸ھ

۷/ذی الحج ۱۴۱۸ھ — "نتیجہ افکار سزاوار عنایت قمر یزدانی"

۵/اپریل ۱۹۹۸ء — ۱۹۹۸ء

ہیں۔

مکر:۔

عیاری، حیلہ بازی سے کسی بھی شخص کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کرنے کا نام ہے اور پھر قرآن پاک میں اس قول ماجزاء من اراد با هلك سوء الا ان یسبحن اور عذاب الیم سے لے کر ان کید کن عظیم تک، جو حضرت زلیخا کی طرف سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بے حد محبت تھی پھر اس نے از خود کیوں قید کرنے یا تکلیف پہنچانے کا اشارہ دیا بیان کرتے ہیں کہ اس کا مقصد قیدی بنانا نہیں تھا قید کرانا تھا وہ دن یا دن کا کچھ حصہ بھی متصور کیا جا سکتا ہے نیز اس نے عذاب پر قید کو پہلے ذکر کیا، کیونکہ محب کو محبوب کی تکلیف قطعاً" گوارا نہیں ہوتی، (اور قید میں ضروری نہیں کہ سزا بھی دی جائے)

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ مردوں کا مکر عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیوں قرار دیا گیا جواباً" کہتے ہیں کہ عورتوں کے مکر سے عار نمایاں ہوتی ہے جبکہ آدمیوں کے مکر سے عار کا ظہور کم ہوتا ہے،

حکایت:۔ حجاج بن یوسف کا خلیفہ وقت کو عار دلانا!

حجاج بن یوسف نے کسی عورت سے نکاح کیا مگر عورت کو اس سے کوئی رغبت پیدا نہ ہوئی اس نے خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ حجاج سے مجھے طلاق دلوائیں اور اپنے ساتھ نکاح کر لیں نیز حجاج از خود میری پالکی میں تمہارے ہاں پہنچائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ ایک دن خلیفہ کے دستر خوان پر حجاج بھی موجود تھا اس نے ایک بوٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال کر خلیفہ کو پیش کر

دی، خلیفہ نے اس انداز کو ناپسند کرتے ہوئے کیفیت معلوم کی تو حجاج نے کہا تجھے جھوٹا کھانا پسند ہے اس لئے میں نے یہ حرکت کی خلیفہ سمجھ گیا اور اس نے اسی وقت عورت کو طلاق دے دی یہ مثال مرد کی حیلہ سازی کی ہے۔

حکایت:۔ وفادار کتا:۔

حارث نامی ایک شخص اپنے رفقاء کے ساتھ سیرو تفریح کے لئے روانہ ہوا، اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے واپسی کی راہ لی حارث کا کتا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا، یہاں تک کہ وہ شخص حارث کی بیوی کے پاس پہنچا اور زنا کا مرتکب ہوا کتا ان کی قبیح حرکات برداشت نہ کر سکا اور بڑی چا بکدستی سے حملہ آور ہوا اور دونوں کو ہلاک کر دیا حارث جب گھر پہنچا تو دونوں کو مردہ پایا اور پکار اٹھا

فیا عجبا للخل یهتک حرمتی
و یا عجبا للکلب کیف یصون

مجھے دوست پر تعجب ہے وہ میری عزت برباد کرتا ہے اور مجھے کتے پر حیرت ہے کہ وہ کیسے (غیرت مند بن کر) بچاتا ہے

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

بغداد شریف میں کسی شخص نے کتا پال رکھا تھا ایک دن اس کا کہیں جانا ہوا تو کتا بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا، یہاں تک کہ اس شخص کا گزر اس کے دشمنوں کے پاس ہوا، انہوں نے پکڑ لیا اور ایک مکان میں لے جا کر قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا، کتا ان کے دروازے پر پڑا رہا ان لوگوں میں سے ایک شخص باہر نکلا تو کتا اسے کاٹنے لگا، اس نے لوگوں کو مدد کے لئے پکارا بمشکل جان بچی، مگر اس واقعہ کی اطلاع خلیفہ کو بھی ہوئی تو خلیفہ نے اس شخص کو بلایا اور

پوچھا آخر کیا وجہ ہے کتا تیرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے دیکھا تو کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں یہ شخص بھی ہے کوئی تعجب کی بات نہیں یہ بھی قاتلوں میں شامل ہو' چنانچہ اپنے خادموں کو حکم فرمایا اس شخص کے ساتھ ساتھ چلو وہ سبھی جا رہے تھے کتا بھی ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ اس کنویں پر پہنچے تو کتے نے زور زور سے بھوکنا شروع کر دیا یہ ماجرا دیکھتے ہی اس شخص نے اقرار کر لیا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے' چنانچہ خلیفہ نے قصاص میں تمام کو قتل کرا ڈالا'

حکایت :۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کتا:۔

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب کشتی تیار کرنے لگے تو رات کو لوگ آ کر کشتی کو خراب کر ڈالتے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو حکم ہوا کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لیں چنانچہ آپ نے ایک حفاظتی کتا رکھ لیا رات کے وقت جب لوگ کشتی خراب کرنے آتے تو کتا چلاتا' آپ بیدار ہو جاتے اور لوگ بھاگ جاتے بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے ہی حفاظت کے کتے پالنے کا آغاز کیا'

علماء کرام فرماتے ہیں جس گھر میں کسی جانور کی تصویر یا کتا ہو وہاں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ ہے کہ تصویر تو تخلیق الٰہی سے مشابہت رکھتی ہے اور کتا نجس ہونے کے ساتھ ساتھ نجاست کھاتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے اسی بناء پر کتا شیطان کہلاتا ہے خصوصاً کالا کتا پس اس سے شکار جائز نہیں اور اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز باطل ہوگی البتہ حضرت خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حفاظتی اور شکاری کتا' اور ایسی تصویر جس کی تذلیل کی جاتی ہو جیسے فرش کالین وغیرہ پر جو پاؤں میں پڑی رہتی ہے وہ فرشتوں کے لئے مانع نہیں ! ! لیکن صحیح یہ

ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے'

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس گھر میں کتا ہو' اس میں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ بھی ہے کہ کتا شیطان کے تھوک سے بنایا گیا ہے وہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا تو شیطان لعین نے اس پر تھوک دیا تھا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال دی تھی وہی اولاد آدم کے لئے ناف کا مقام بن گیا' وہ مٹی جو فرشتوں نے پھینک دی تھی اسی سے کتے کو بنا دیا گیا' (کتاب الحقائق) اسی لئے فرشتے اور شیطان یکجا نہیں ہو سکتے' یعنی جہاں فرشتے ہوں گے وہاں شیطان نہیں ہوگا اور جہاں شیطان ہو گا وہاں فرشتے نہیں ہوں گے (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جہاں جنبی ہو گا وہاں فرشتے داخل نہیں ہوں گے' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں کتا' تصویر' یا جنبی ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے (رواہ ابوداؤد)

نیز فرمایا جس گھر میں ناچ گانے کا سامان ہوگا' اس میں فرشتے داخل نہیں ہو گے اور جو وہاں رہتے ہوئے کسی مجبوری کے باعث انہیں نکالنے پر قادر نہیں اسے یہ دعا مانگی چاہیے الٰہی جو کچھ لوگ کرتے ہیں میں ان سے بیزار ہوں' لہٰذا تو مجھے فرشتوں کی دعا و برکت سے محروم نہ کر (رواہ ابوداؤد) نیز جس جماعت میں کوئی جنبی ہوتا ہے وہ جماعت بھی رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتی ہے ! !

لطیفہ :- سب سے زیادہ صاحب عزت کون ہے؟

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا ! ! الٰہی مجھے آگاہ فرمائیے تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و صاحب عزت کون ہے؟ ارشاد

ہوا وہ شخص جو میرے احکام پر ایسی تیزی سے عمل پیرا ہو جیسے چیتا اپنی خواہش تکمیل کے لئے تیزی دکھاتا ہے'

اور وہ جو میرے بندوں سے ایسے محبت رکھے جیسے بچہ لوگوں سے اور میری منع کردہ اشیاء میں سے کسی شخص کو مرتکب دیکھے تو اسے نفرت و حقارت سے دیکھے' اور اس پر اپنے غم و غصہ کا شدید اظہار کرے

فائدہ:۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شکاری اور حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتا ہے تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں(بخاری شریف) دوسری روایت میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی ہے (قیراط ایک پیمانہ ہے اور اس دور میں مستعمل تھا)' مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ان دونوں روایت میں یوں تطبیق دی جا سکتی ہے' کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذاء رسانی کے مختلف ہونے کے باعث ہے' یعنی جو کتے زیادہ نقصان دہ ہوں گے ان کے رکھنے سے دو قیراط کمی واقع ہو گی اور جو کم ضرر رساں ہے نیز آبادی سے دور جنگل میں رہتے ہیں ان سے ایک قیراط ہی کہا تھا جب مزید تاکید فرمائی تو دو قیراط کا ارشاد فرمایا جس طرح برتن میں ایک یا زیادہ کتوں نے منہ ڈالا تو اسے کتوں کی تعداد کے مطابق نہیں دھوئیں گے بلکہ اسے پاک کرنے کے لئے صرف سات بار دھونا ہی کفایت کر دے گا'

مسئلہ

کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اس برتن کو پاک کرنے کے لئے سات بار دھوئیں البتہ ایک بار پاک مٹی سے دھونا شرط ہے بہتر ہے کہ پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے پھر چھ بار پانی سے صاف کرے !!

عجیبہ :۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے' اس کا گوشت مسلمان کے لئے کھانا حرام ہے !!
حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتے کے بارے تفصیلی معلومات "اختلاف الاعلام من الاحکام میں درج کی ہیں نیز عقد الفرید میں دیکھاہے کہ جب بھیڑیا کتیا سے جفتی کرتا ہے تو اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ سلوقی کہلاتا ہے اور سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیے سے ہے اس لئے سلوقی نر بیس برس اور مادہ بارہ سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔
حضرت امام یافعی کی نزہتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ سلوقی' یمن کے شہر سلوق کی نسبت ہے معروف ہے روض الریا حین میں کتے کی کچھ عمدہ خصلتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً صالحین کی طرح بھوکا رہتا ہے متوکلین کی طرح اس کا مکان نہیں محبین کی طرح وہ رات کو کم سوتا ہے اور جب مرتا ہے زاہدوں کی مانند' کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہوتی' سچے مریدوں اور عقیدت مندوں کی طرح اپنے مالک سے وفاداری کرتا ہے کبھی چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی سختی برتے متواضعین کی طرح تھوڑی جگہ پر گزر بسر کرلیتا ہے'
طالبین رضا کی طرح جب لوگ اسے اپنے پاس نہیں رہنے دیتے تو وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے'
اگر اسے ماریں اور پھر اسے ٹکڑا ڈالیں تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کرلیتا ہے دل میں کینہ نہیں رکھتا جب لوگوں کے سامنے کھانا آتا ہے تو یہ مساکین کی طرح دور بیٹھ جاتا ہے !!

حکایت :۔ مردہ کافر' مسلمان' اور مردہ مسلمہ کافرہ !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے کہ اسحاق نامی ایک شخص کو

قبر پر روتے دیکھا' سبب پوچھا تو کہنے لگا یہ میری بیوی کی قبر ہے جو میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے بے حد محبت تھی' اب مجھے اس کی قبر سے جدا ہونے کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں بحکم الٰہی اسے زندہ کر سکتا ہوں اس نے کہا ضرور فرمائیے آپ نے فرمایا :- قبر والے' اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جائیے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر سے ایک حبشی آگ کے شعلہ کی طرح تیزی سے لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ کہتا ہوا باہر نکلا'

وہ آدمی عرض گزار ہوا یہ قبر تو نہیں تھی میری عورت کی وہ قبر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اسے بحکم خدا پکارا تو ہ خاتون زندہ ہو کر باہر نکل آئی' آدمی بڑا خوش ہوا' مگر ساری رات جاگنے کے باعث اسے نیند نے آ لیا' اسی اثناء میں ایک شہزادے کا ادھر سے گزر ہوا اس کی عورت پر نظر پڑی تو فریفتہ ہو گیا عورت بھی اسے دل دے بیٹھی شہزادے نے اپنے پیچھے سوار کیا اور چلتا بنا۔

جب اسحاق بیدار ہوا تو اس عورت کو نہ پایا' تلاش کرتا کرتا شہزادے کے پاس آیا تو عورت کو وہیں پایا اس نے شہزادے سے کہا یہ میری بیوی ہے عورت بولی تو جھوٹا ہے میں تو اس کی لونڈی ہوں ابھی تکرار کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ادھر سے گزر ہوا اس آدمی نے پکارا یا نبی اللہ یا روح اللہ ! ! میری مدد فرمائیے یہ وہی خاتون ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے کہنے پر زندہ کیا شہزادہ بولا' یہ تو میری لونڈی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خاتون سے فرمایا کیا تو وہی عورت نہیں جسے میں نے بحکم الٰہی زندہ کیا' اس نے کہا قسم بخدا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم نے تجھے دیا تھا واپس کر یہ کہنا تھا کہ اس پر موت مسلط ہو گئی

پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جب مرا تو کافر تھا اور پھر جب زندہ ہوا تو مومن بن کر مرا' وہ اس حبشی غلام کو دیکھے اور

جو چاہتا ہے ایسی عورت کو دیکھے مری تو ایماندار تھی جب اسے زندہ کیا تو پھر کافرہ ہو کر مری وہ اس عورت کو دیکھے'

لطیفہ :- صاحب جائیداد اور کم عمر خاتون

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو پیغام نکاح دیا' جو بد صورت پست قد اور مالدار ہے آپ نے فرمایا جاؤ اس سے نکاح کر لو کیونکہ اس کا مال زیادہ اور عمر کم ہے چنانچہ اس نے نکاح کر لیا' اور وہ اسی رات فوت ہو گئی چنانچہ میراث سے اس شخص کو بہت سا مال ہاتھ لگا'

عورت سے نکاح کی چار صورتیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار صورتوں میں کیا جاتا ہے! مال حسب و نسب' حسن و جمال اور دین' ہیں پس تم دیندار عورت سے نکاح کرو کامرانی حاصل ہوگی نیز عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تو نگری نصیب ہوگی بعض فرماتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں نعمتوں سے مالامال ہوگا'

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی عورت سے محض دنیا داری اور دینوی وجاہت کے لئے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اسکی نظریں نیچی رہیں اور عفت محفوظ یا صلہ رحمی کے تحفظ کے لئے تو اللہ تعالیٰ طرفین میں برکت ڈال دیتا ہے' (رواہ طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور طاہر و طیب جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دیندار عورتوں سے نکاح کرے (رواہ ابن ماجہ)

ہاں مال' حسب و نسب حسن و جمال [illegible] ایسی چاروں اوصاف

ہے مرصع عورت سے نکاح ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی عنایت ہو گی' بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد نر کو اپنی مادہ سے یوں گفتگو کرتے پایا' نر' مادہ سے یوں کہہ رہا تھا اگر تجھ سے ذکر خدا کرنے والا بچہ پیدا نہ ہونا ہوتا تو تجھے میں پسند نہ کرتا'

اولاد نرینہ کے لئے تعویز

سورہ آل عمران' زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں تعویز بنا کر باندھیں جو اولاد کی طالب ہے تو بفضل خدا' حمل قرار پائے گا ! !

فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی

حضرت ابن عماد اور ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو مانع حمل ادویات استعمال کرنا جائز نہیں البتہ محب طبری اوائل الاحکام میں فرماتے ہیں چالس دن سے پہلے کی حرمت نہیں کیونکہ اس وقت کے نطفہ پر بچے کا حکم نہیں ہوتا' اور نہ ہی ان ایام میں اسقاط کا حکم لگتا ہے مگر بعض علماء اس کی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں نطفے کا رحم میں قرار پانے کے بعد (ادویات) سے نکالنا گرانے کے مترادف ہے جو ہر گز جائز نہیں اسے ابن ملقن اجالا میں رقم فرماتے ہیں حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عزل انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں بشرطیکہ میاں بیوی دونوں رضا مند ہوں' ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرہ (آزاد) سے عزل کی ممانعت فرمائی ہے'

حکایت :۔ کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟

بیان کرتے ہیں کہ شکاری کسی بادشاہ کی خدمت میں مچھلی لے کر حاضر ہوا' تو بادشاہ نے اسے چار ہزار درہم عطا کئے اس کی بیوی نے کہا تم نے

اسراف کیا ! ! وہ کہنے لگا اب واپس کیسے لیں ملکہ بولی اس سے پوچھو کیا یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے تو اس کے برعکس منگاؤ' چنانچہ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا! شکاری نے کہا' یہ نہ نر ہے اور نہ ہی مادہ یہ تو خشکی ہے بادشاہ مسکرایا اور چار ہزار درہم مزید عطا کر دیئے' شکاری کے ہاتھ سے ایک درہم گر پڑا تو اس نے بڑی تیزی سے اٹھالیا ملکہ نے بادشاہ سے کہا یہ بڑا بخیل ہے یہ تو کچھ حاصل کرنے کا مستحق نہیں بادشاہ نے پوچھا تونے گرے ہوئے درہم کو تیزی سے کیوں اٹھالیا' کہنے لگا اس وجہ سے کہ اس پر آپ کا نام نقش تھا' بادشاہ نے اس بات پر خوش ہوا اور اسے مزید چار ہزار درہم عنایت فرما دیئے اور پھر اعلان کرایا کہ کوئی شخص اپنی عورت کی رائے پر عمل پیرا نہ ہو ! !

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم عورتوں کی رائے کے برعکس عمل کیا کرو برکت ہوگی ! !

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی عورت کی خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ذلیل و خوار کرے گا ! !

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورتوں پر دھیان نہ دو' اور نہ ہی کسی اہم کام میں ان کی رائے لو' کیونکہ اگر ان پر ملکی تدابیر کو چھوڑ دیا جائے تو ملک تباہ ہو جائے گا ! ! اور وہ سربراہ کی نافرانی کریں گی' ہم نے دیکھا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا' اور خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کے لئے ان میں تقویٰ و پرہیز گاری مفقود ہو جاتی ہے انہیں لذت کی رغبت ہے اور ان میں حیرت بہت ہے اور جو عورتوں میں اصلاح پسند ہیں وہ بھی بے ہودگی سے مرصع ہیں' اور جو بدبخت ہیں وہ زنا کار ہیں ان میں یہودیوں کی تین خصلتیں پائی جاتی ہیں' خود ظلم کرتی ہیں اور پھر خود ہی فریادی بنتی ہیں قسمیں کھاتی ہیں لیکن جھوٹی ہوتی ہیں' رغبت ہوتے ہوئے بھی

انکاری ہوتی ہیں' بدکار اور 'زیر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو' نیک عورتیں بھی خطرہ سے خالی نہیں ان سے بھی پرہیز کرو۔

فائدہ:- عورتوں کی اقسام

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے عورتوں کی کئی قسمیں ہیں ان میں درج ذیل درندوں اور حیوانوں کے اوصاف پائے جاتے ہیں خنزیر' بندر' کتے' خچر' چوہے' بچھو' پرندے' لومڑی اور بکری وغیرہ کے ! ! اب ان کی تفصیل ملاحظہ ہو:-

ایسی عورت جو کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتی ہو۔ وہ جو اپنے ہمسائیوں کے سامنے فخرو غرور کا اظہار کرنے کے لئے رنگین لباس کی دلدادہ ہو۔ وہ ہے جب اس کا خاوند صاحب مال ہو تو اس کا قرب تلاش کرے اور جب نادار ہو تو اس پر حملہ آور ہو اور اس کے سامنے خوب چلائے۔ جو ہر وقت لڑائی جھگڑے پر تیار رہے۔ جو ہمسائیوں کی چغلی کھائے۔ وہ جو چیونٹی کی طرح خاموشی سے کاٹے۔ جو مٹر گشت کرتی پھرے۔ جو اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال و آبرو کی حفاظت نہ کرے۔ اور جب وہ اس کے پاس آئے تو یہ بیماری کا بہانہ بنائے۔ اور لڑائی جھگڑے کے لئے تیار ہو۔ یہ بڑی بدبخت ہے خوش خلق' نرم گفتار' صابرہ شاکرہ بڑی عزت و وقار والی ہے'

فائدہ:- سات قسم کی عورتیں جن سے نکاح نہیں کرنا چاہیے !

احیاء العلوم میں ہے کہ چھ عورتوں سے نکاح کرنا مناسب نہیں اور وہ یہ ہیں' حنانہ' منانہ' کنانہ' حداقہ' سداقہ' براقہ'۔

حنانہ :- جو شور مچائے ہائے وائے کرتی پھرے' منانہ :- جو اپنے جہیز وغیرہ کا خاوند پر احسان جتائے' حداقہ :- وہ ہے جس کی نظریں بھٹکتی پھریں' یعنی حیا دار نہ ہو' سداقہ :- جو خاوند کے سامنے بکواس کرے' براقہ :- جو زرق برق

کے لباس کی مشتاق رہے اور کنانہ :۔ جو اپنے باپ وغیرہ کی بڑائی کا اظہار کرتی
رہے وہ ایسے تھے ویسے تھے'

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہاری عورتوں میں بہترین وہ خاتون ہے جو نرم رفتار ہو بڑے آرام سے قدم رکھے آہستہ آہستہ چلے اس کے قدموں کی آہٹ تک سنائی نہ دے' جو خاوند اور خاندان کے لئے باعث فخر ہوا اور گھر کو معمولات کی اشیاء سے بھر دے یعنی فضول خرچ نہ ہو'

اور تمہاری عورتوں میں وہ اچھی عورت نہیں جو مردوں پر دلیر' نیکی سے خالی اور پیٹو ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس بطور عاریت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری امانت میں دیا اور کلمہ توحید کے باعث تم پر انہیں حلال ٹھہرایا

! ! حضرت مقداد بن محمد بکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ سلوک کرو'

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو اور سن لو کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی اور پسلیوں سے سب سے ٹیڑھی اوپر کی ہے' اور وہ ہے زبان (یعنی عورت زبان دراز ہو تو اس کی زبان درازی پر صبر کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسینہ عقمیہ کو چھوڑو اور کالی بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو' کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمہاری کثرت سے میں فخر کروں گا۔

نیز حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شرعی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے کسی عورت کا اچھے آدمی سے نکاح کرائے تو اسے اس نیک عمل کے بدلے جنت میں ایک ہزار حوریں ملیں گی اور ہر ایک دودھیا رنگت کے جنتی محل میں قیام پذیر ہوں گی اور اسے اس سلسلہ میں ایک ایک قدم پر ایک ایک بات ہر حرف کے بدلے ایک سال کی عبادت' سال بھر کے روزے اور شب بیداری کا ثواب عطا ہوگا:۔

حکایت:۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خواتین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ عورتوں کو چھوڑ کر آدمیوں کا ذکر فرماتا ہے کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان المسلمین والمسلمات(الا یة) اور صلاح الا رواح میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ نمازی اور روزہ دار عورتیں حور عین سے ایسے مرتبہ رکھتی ہیں جیسے ریشم کو ٹاٹ پر فضیلت حاصل ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں چالیس چالیس ابدال مقرر فرما رکھے ہیں جب کوئی ان میں سے وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ اور بنا دیا جاتا ہے

حدیث شریف ملاحظہ ہو:۔ ان اللّٰہ اتخذ اربعین بدلا من الرجال ومن النساء کذلک کلما مات واحد قام مقامه آخر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہیں میں نے الفردوس میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم الابدال اربعون رجلا واربعون امراة کلمّالت رجل ابدل اللّٰہ

مکانہ رجل و کلما ماتت امراۃ ابدل اللّٰہ مکانہا امراۃ" اللہ تعالیٰ نے چالیس ابدل آدمیوں سے اور چالیس ابدال عورتوں سے بنائے ہیں اگر کوئی ابدال آدمیوں سے فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام کوئی مرد ابدال بنا دیا جاتا ہے اور جب عورتوں سے کوئی ابدال فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام عورتوں سے ابدال بنا دیا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار کے لئے سب سے فائدہ مند تقویٰ و پرہیز گاری کے بعد نیک اور صالحہ بیوی ہے کلمات حدیث ملاحظہ ہوں' ما استفاد المومن بعد تقوی اللّٰہ تعالیٰ خیر الہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا اطاعتہ وان نظر الیھا سر تہ جب اسے حکم دے اس کی اطاعت کرے اور جب اسے دیکھے تو سرور آئے'

وان اقسم علیھا ابر تہ وان غاب عنھا حفظتہ فی مالہ و نفسہ اور جب اس پر قسم ڈالے تو پوری کرے اور جب باہر جائے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور آبرو کی حفاظت کرے'

الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فحقکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذن فی بیوتکم عن تکرھون' الا وحقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن :- آگاہ ہو جایئے بیشک جیسے تمہیں عورتوں پر حق حاصل ہے ایسے ہی عورتوں کو تم پر حق حاصل ہے تمہارے حقوق میں سے یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم برداشت نہیں کر سکتے اور جس کا گھر آنا تمہیں ناگوار ہو اسے گھر نہ آنے دیں اور ان کے حقوق میں سے یہ ہے کہ تم طعام و لباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آو'

مسئلہ :-

قیدی عورت کا نان و نفقہ واجب نہیں اگرچہ ظلماً" ہی کیوں نہ قید ہوئی

ہو اسی طرح جو عورت دوران عدت وفات پا جائے اگرچہ حاملہ ہو اس کا بھی نان و نفقہ دینا واجب نہیں اور جس حاملہ کو طلاق بائن دی جا چکی ہوں اس کا نان و نفقہ واجب نہیں نفقہ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ یومیہ دے اگر کسی روز زیادہ دے دیا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائے گا' پھر اگر وہ مر جائے یا طلاق خلع لے لے یا تین طلاقیں دے دی جائیں تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن روزہ کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا

فائدہ: خاوند کی خدمت کا صلہ:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا عورت جب اپنے خاوند کا لباس صاف کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو ہزار نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ جن اشاء پر سورج طلوع کرتا ہے سبھی اس خاتون کے لئے دعا مغفرت کرتی ہیں نیز اس کے دو ہزار درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں چرخے کی آواز تکبیر کہنے کے برابر ہے اور اللہ رب العالمین کی رضاو خوشنودی کے لئے تکبیر کہنا زمین و آسمان کے وزن سے بھی گراں ہے جو عورت اپنے ہاتھ سے تیار شدہ سوت سے خاوند کے لئے لباس تیار کر کے پہناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر دھاگے کے عوض لاکھ لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے'

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہے اور خواتین کا جہاد چرخہ کاتنا ہے'

حضرت ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو عورت اپنی نماز میں

خاوند کے لئے دعا نہیں مانگتی وہ قبولیت کے شرف کو نہیں پا سکتی‘
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میزان میں سب سے پہلے وہ نان و نفقہ رکھا جائے گا جو خاوند اپنی بیوی کو دیتا رہا نیز فرمایا جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے سودا سلف خرید کر از خود گھر لاتا ہے اس کے ستر سالہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار سے کوئی چیز لی اور از خود اٹھا کر گھر لا رہے تھے کہ سر راہ کسی صحابی نے آپ سے لینا چاہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھا کر چلنے کا زیادہ مستحق ہے

مسئلہ :۔

امیر آدمی جب بخل اختیار کرتے ہوئے بازار سے خود وزن اٹھا کر گھر لائے حالانکہ اسے مزدور میسر تھا تو اس کی شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ اس نے غریب مزدور کی حق تلفی کی اور بخیلی کا مظاہرہ کیا‘ ہاں اگر اس نے عاجزی و انکساری کو ملحوظ رکھتے ہوئے صالحین کے طریقہ کی پیروی کی تو عدالت و شہادت ساقط نہیں ہو گی‘

فائدہ :۔

جو شخص بازار سے سودا سلف خرید کر عورتوں کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہو گی وہ عذاب کا کبھی مستحق نہیں ہو گا۔
حدیث شریف میں ہے اپنی عورت کو خوش رکھنا ایسے ہے جیسے خوف خدا سے رونا اور جو خوف خدا سے روئے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے‘
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص

عورت کو خوشحال رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے حزن و ملال میں مبتلاء نہیں کرے گا بلکہ وہ اس دن خوش و خرم ہوگا۔

فائدہ :- لڑکیاں باعث رحمت ہیں :-

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اس پر روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے رہتے ہیں نیز ان کے والدین کے حق میں ہر ایک شب و روز کے بدلے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

حکایت :-

حضرت ابو جعفر فرغانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک صوفی دوست کے یہاں دینور میں تھا ان کے پاس کچھ کردی لوگ آئے تاکہ وہ سامان خریدنے میں ان کے ساتھ بازار چلیں پھر وہ کردی ان سے کہنے لگے اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ سامان کس کے لئے خرید رہے ہیں تو آپ بڑی جلدی کرتے انہوں نے کہا بتائیے معاملہ کیا ہے کردیوں نے مفصل واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا :-

یہ ہماری قوم کا سردار ہے اس کی بیوی سے متعدد لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جب وہ پھر حاملہ ہوئی تو اس نے کہا اگر اب لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دے دوں گا، سردی کا موسم تھا ہم مراغہ کی طرف جا رہے تھے راستے میں اس عورت کو دروزہ شروع ہوا وہ راستہ سے الگ ہو کر پانی کے قریب جا بیٹھی لوگوں نے سمجھا وضو کے لئے گئی ہے وہی اسے لڑکی پیدا ہوئی وہ لڑکی کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک غار میں چھوڑ آئی اور پھر شوہر سے کہنے لگی اس مرتبہ میرے شکم میں حمل نہیں بلکہ یونہی ہوا کی وجہ سے شکم ابھرا ہوا تھا اور اب افاقہ ہے،

پھر ہم وہاں سے چلے آئے اور مسلسل چھ ماہ گزار کر پھر اسی جگہ پہنچے تو

عورت پانی کا برتن ہاتھ میں لئے پہاڑ کی اسی غار کی جانب چلی گئی جہاں اس نے اپنی بچی چھوڑی تھی' اس نے بڑا عجیب منظر دیکھا کہ ایک ہرنی اس بچی کو اپنا دودھ پلا رہی ہے عورت کی آہٹ پا کر ہرنی الگ ہو گئی اور بچی رونے لگی جب اس کی ماں تھوڑی دیر بعد اس بچی سے الگ ہوئی تو بچی نے پھر رونا شروع کر دیا ماں تھوڑی سی دوری پر جا کھڑی ہوئی اور ہرنی نے آکر دودھ پلانا شروع کردیا تو بچی رونے سے بند ہو گئی عورت لوٹ کر قافلے میں آئی اور تمام ماجرا کہہ سنایا' سبھی لوگ غار کی طرف لپکے اور بچشم خود وہی کچھ دیکھا جیسے عورت نے اطلاع دی تھی پھر ہم لوگوں نے بچی کو اٹھایا تووہ زارو قطار رونے لگی اور ہرنی دور کھڑی رہی تاہم رفتہ رفتہ بچی آدمیوں سے مانوس ہو گئی

اب وہ بالغہ ہے' اس کے باپ نے ایک نیک آدمی سے رشتہ طے کیا ہے ہم لوگ اس کے لئے سامان جہیز و نکاح خریدنے آئے ہیں

(روض الریاحین الامام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ :-

کوئی آدمی اپنی زوجہ سے کہے اگر تیرے ہاں لڑکا ہوا تو تجھے ایک طلاق اور لڑکی ہوئی تو تین طلاقیں پھر اسے لڑکا اور لڑکی دونوں اکٹھے پیدا ہوئے تو کوئی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی اس کی نظیر کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی مریض آدمی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھے لڑکی ہوئی تو سو روپے کی وصیت کرتا ہوں اور اگر لڑکا ہوا تو دو سو کی پھر بیک وقت دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہو گی

موعظت' دو عورتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل اختیار نہیں کرتا تو قیامت میں وہ اس طرح

آئے گا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہو گا!!

جس کے پاس دو یا چار بیویاں ہوں وہ ان کی مخصوص خدمت کے لئے باری مقرر کرے جب ایک کے پاس رات گزارے تو اسی شب دوسری کے پاس نہ جائے البتہ دن کے وقت کھانے پینے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے میں مضائقہ نہیں،

مسلم شریف میں ہے عدل و انصاف کو بروے عمل لانے والے قیامت کے دن میزان پر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت ہمیشہ دائیں ہی ہے

عقل مند عورت نے بادشاہ کو زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا

کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا، اسے پیاس محسوس ہوئی قریبی گاؤں میں گیا اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر جا پڑی اور اپنے پاس بلا لیا، اس نے برائی کا ارادہ کیا تو جلدی سے عورت نے ایک کتاب پیش کر دی جس میں زنا کی سزا درج تھی یہ دیکھتے ہی بادشاہ نے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے تمام قصہ کہہ سنایا، خاوند نے ڈر کے مارے عورت کو اس کے والدین کے پاس بھیج دیا مبادا کہ باشادہ کو اس سے کوئی غرض ہو وہ لوگ اس بادشاہ کے دربار میں فریادی بن کر گئے فلاں شخص نے ہم سے کرایہ پر زمین لی تھی مگر نہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی چھوڑتا ہے بادشاہ نے اسے طلب کیااور دریافت کیاکس چیز نے تجھے اپنی زمین میں کاشت سے روک رکھا ہے، اس نے جواباً" کہا میں نے سنا ہے اس میں شیر گھس آیا ہے اور مجھے ادھر جانے سے ڈر لگتا ہے۔

بادشاہ بات کی تہ تک پہنچ گیا اور اس نے کہا تیری زمین عمدہ اور بہت اچھی ہے جاؤ کاشت کرو، اللہ تعالیٰ اس سے برکت عطا فرمائے گا اور اب شیر

اس طرف نہیں جائے گا'

حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' بدکار عورت ایک ہزار بدکار آدمیوں کے برابر ہے اور نیک بخت خاتون کے نامہ اعمال میں ایک سو صادقین کے اعمال کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے'

حکایت :- ایثار اور پردہ پوشی

بغداد شریف میں کسی شخص نے اپنی چچا زاد لڑکی سے اس عہد پر نکاح کیا کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے اور نکاح نہیں کرے گا' وقت گزرتا رہا ایک دن اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا آدمی نے جو چچا زاد لڑکی سے عہد کیا تھا اس سے آگاہ کیا تاہم وہ آتی رہی یہاں تک کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر رضامند ہوئی چنانچہ اس عہد پر نکاح ہو گیا اور وہ شخص ہفتے میں ایک دن اس کے پاس جاتا رہا پہلی بیوی کو محسوس ہوا تو اس نے اپنی لونڈی کو کھوج لگانے کے لئے کہا لونڈی نے پتہ چلا لیا اور آکر تمام واقعہ بیان کیا'

اس نیک بخت خاتون نے لونڈی کو تاکید کی کہ کسی اور کو یہ نہ بتائے وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو گیا پھر اس خاتون نے پانچ سو اشرفیاں اپنی لونڈی کے ہاتھوں اس عورت کے پاس یہ کہہ کر بھیج دیں کہ یہ فلاں شخص کی وراثت سے ہیں وہ آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑ کر فوت ہوا تھا سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں ایک ہزار میں ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی اس کے ہاں پہنچی اور اشرفیاں پیش کیں'

تو اس ایثار و قربانی کو دیکھتی ہوئی حیران رہ گئی اور اشرفیاں واپس کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔

فائدہ :- بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ بغداد شریف کے مقابلہ میں دنیا ایک جنگل ہے اور اس جنگل میں شہر تو بغداد شریف ہی ہے نیز آپ نے اپنے بعض رفقاء سے دریافت کیا کیا تم نے بغداد شریف دیکھا ہے وہ کہنے لگے نہیں تو آپ نے فرمایا پھر تو تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد شریف میں سکونت اختیار کی تو لوگوں کو فرمایا اس کی سکونت اختیار کرنے میں میری پیروی نہ کرو'

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بغداد ظالموں کا مسکن رہا ہے حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں بغ' باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام تھا ایک شخص نے کہا کہ بغ فارس میں ایک بت نام تھا اور داد کا معنی دیا' یعنی بت کو دیا'

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بغداد شریف کے ساتھ مجھے دلی محبت ہے کیونکہ یہاں سادات کرام کے مزارات ہیں خصوصاً حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار ہے بغداد شریف دارالسلام کے نام سے بھی معروف ہے یہاں سے ستر ہزار فقہاء کرام نے فتاویٰ جاری کئے'

حضرت مولف علیہ الرحمتہ کے تتبع میں راقم السطور محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ھذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف عالم اسلام کا مرکز ہے یہاں پر علوم و فنون کے دریا بہ رہے ہیں اس سر زمین کو صحابہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تابعین نے اس کی عظمت بڑھائی' سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے تلامذہ نے اس کے عملی حسن کو دو بالا کیا بڑے بڑے اولیاء کرام' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء عرفاء' علماء' بغداد شریف کی مقدس زمین میں مدفون ہیں اکابر اسلام کے مزارات سے یہ شہر انوار و تجلیات اور فیضان روحانی کا ناپیدا کنار سمندر ہے

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسی سرزمین میں پیدا ہوئے جبکہ اس وقت اس شہر کا نام ار تھا تفصیل کے لئے دیکھئے مترجم غفرلہ کی کتاب "انوار امام اعظم" ناشر رضا اکیڈمی لاہور

حضرت مولف علیہ الرحمتہ نے اپنی عقیدت و محبت کا جن والہانہ انداز میں اظہار فرمایا ہے راقم السطور بھی ایسی ہی کیفیت سے سرشار ہے جس کا اظہار غائبانہ طور پر زمانہ طالبعلمی سے کرتا آ رہا ہے' چنانچہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت لکھی تو یوں عرض گزار ہوا

در پر مجھے بلانا یا شاہ غوث اعظم'
جلوہ مجھے دکھانا یا شاہ غوث اعظم'
روح حسن کا صدقہ بہر شہید اعظم'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
تابش کی ہے یہ منشا دیکھے تمہارا روضہ'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

حکایت:۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شرح مہذب میں دیکھا حضرت عبداللہ رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک کنیز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی زوجہ محترمہ نے برداشت نہ کیا اور آپ پر چھری سے حملہ آور ہوئی تو آپ نے فرمایا ٹھہرو' میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اس نے کہا قرآن سنایئے آپ نے فرمایا کیا حالت جنب میں قرآن کریم پڑھنا اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا' وہ بولیں کیوں نہیں!!

تحفۃ العروس میں ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کی بجائے یہ اشعار

پڑھے'

وفینا رسول اللّٰہ یتلوا کتابہ
اذا اشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الھدی بعد العمی فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی فی جنبہ عن فراشہ
اذا القیت بالمشرکین مضاجع

اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کتاب پڑھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری گمراہی سے ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمارااس پر پختہ ایمان ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا ہم تو رات بھر اپنے پہلو بستر پر نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنے بستروں پر مست پڑے رہتے ہیں

مسئلہ :۔

حضرت امام مالک اور دیگر۔ فقہاء مدینہ کا فتویٰ ہے کہ اگر بیوی غیرت میں اپنے خاوند پر الزام لگائے تو اس پر حد نافذ نہیں ہو گی۔

حکایت :۔ حضرت ذوالنون مصری رونے لگے؟

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک جنگ میں جانا ہوا وہاں ایک عورت کو دیکھا تو میں نے اسے سلام کہا وہ کہنے لگی کہاں سے آئے ہو میں نے کہا ایک ایسے حکیم کے پاس سے آیا ہوں جس کی مثال ممکن نہیں اس پر وہ چلائی اور کہنے لگی تجھ پر بڑا افسوس ہے جب وہ انیس الغرباء ہے تو پھر اس سے تو جدا کیسے ہوا اس کے رونے کے باعث میرے بھی آنسو چھلک پڑے وہ کہنے لگی تم کیوں رو رہے ہو میں نے کہا زخم

پر مرہم لگ چکی ہے اس لئے جلد صحت یابی حاصل ہوگی وہ کہنے لگی اگر تم سچے ہو تو پھر کیوں رو رہے ہو میں نے کہا کیا سچے رویا نہیں کرتے؟ وہ بولی! نہیں میں نے کہا کیوں اس نے کہا رونا بھی سکون قلب کا باعث ہے اس لئے اہل محبت کے نزدیک نقص ہے'

میں نے جب اس کی ایسی باتیں سنیں تو عرض کیا مجھے کچھ مزید نصیحت کریں اس نے کہا اپنے مالک کی خدمت میں مصروف رہیے کیونکہ اس نے ایک عطا کا دن مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ اپنے دوستوں کے لئے جلوہ نمائی فرمائے گا اور دنیا میں اس نے انہیں ایسا جام پلا دیا ہے کہ پھر بھی تنگی محسوس نہیں ہوئی اور فرط محبت میں پکار اٹھی

اذا کان داء العبد حب ملیکه

فمن دونه یرجو طبیبا مداویا

جب غلام کو اپنے آقا کی محبت کا مرض لاحق ہو جائے تو پھر اس کے لئے اس کے مرض کا وہی طبیب ہے!! کسی اور سے اسے کیا امید کہ جو اس کی بیماری کا مداوا کر سکے

حکایت:۔ ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں پہنچ پائے

حضرت شیخ عبداللہ اسکونوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اس خواہش کے ساتھ جنگل کی طرف گیا کہ شاید مجھے وہاں کوئی مرد یا عورت نظر آئے پھر مجھے ایک کنیز نظر آئی میں نے دل ہی دل میں کہا کیا ہی اچھا ہوتا کسی مرد سے ملاقات ہوتی تو وہ بولی!! عبداللہ!! تم مردوں کی ملاقات کے طالب تو ہو مگر ابھی تک تو تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہنچ پائے' میں نے کہا تمہارا تو دعوی بہت بڑا ہے وہ کہنے لگی دعوی بلا دلیل باطل ہوتا ہے میں نے کہا پھر دلیل لاؤ تو کہنے لگی!! وہ میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا میں

چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے ایسی ہی ہوں جیسے وہ مجھے چاہتا ہے'

پھر وہ کہنے لگی اس وقت تمہاری کیا خواہش ہے میں نے کہا روسٹ کی ہوئی مچھلی!! وہ بولی یہ چاہت تو تیرے کمزور یقین اور شوق کی کمی پر دلالت کرتی ہے تو نے باز کو کیوں طلب نہ کیا' تاکہ تو میری طرح محو پرواز ہوتا یہ کہا اور خلا میں پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا تجھے حق کی قسم جس نے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے میرے لئے دعا کر کے احسان فرمایئے' وہ کہنے لگی جاؤ تم تو سوا مردوں کے کسی اور کی چاہت ہی نہیں رکھتے تھے!!

حکایت :- زاہد اور عارف میں فرق؟

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ بھول گیا اسی اثنا میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا اے بیچاری کیا تو گم کردہ راہ ہے؟ وہ کہنے لگی جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہ بیچارہ کیسے ہو سکتا ہے اور جو اس کی محبت میں مبتلاء ہو وہ کیسے گمراہ ہو گا!!

پھر اس نے از خود کہا میری لاٹھی کا سرا پکڑو اور چلے آؤ ابھی تھوڑی سی دور چلے ہوں گے کہ بیت المقدس آگیا میں نے حیرانگی کے عالم میں کہا یہ کیا ماجرا' وہ کہنے لگی تمہاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد تو چلتے ہیں مگر عارف پرواز کرتے ہیں پھر بھلا چلنے والے پرواز کرنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں یہ کہا اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی

(فردوس العارفین)

حکایت :- الٰہی! مجھے غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز کر دے!

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیت اللہ

شریف کا طواف کر رہا تھا کہ ایک عورت کو یوں دعا مانگتے ہوئے پایا الٰہی میں نہایت دشوار گزار سفر کر کے تیرے احسان و کرم کی امیدوار بن کر یہاں حاضر ہوئی ہوں پس اپنے عظیم احسانات میں سے کچھ مجھ ناتواں پر بھی احسان فرما تا کہ غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز ہوں اے وہ ذات کریم تیری احسان مندی مشہور ہے'

میں نے حضرت ایوب بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع دی پھر ہم دونوں اس کی قیام گاہ پر گئے اسے سلام کیا پھر حضرت ایوب بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں معاون و مدد گار ثابت ہوتا'

وہ کہنے لگی بات تو درست ہے مگر وہ مالک بن دینار یا ایوب بجستانی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں!! میں نے کہا میں مالک بن دینار ہوں اور یہ ایوب بجستانی ہیں۔ وہ پکاری چلو یہاں سے میں تو سمجھتی تھی کہ تم ذکر خدا میں اتنے محو ہو چکے ہو کہ تجھے عورتوں کی گفت و شنید سے کوئی سروکار نہیں ہو گا یہ کہا اور پھر وہ نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔

حکایت :- اور وہ غش کھا کر گر پڑی

ایک زاہد کا بیان ہے کہ اس نے زہرہ نامی عورت سے نکاح کیا ایک روز وہ دریافت کرنے لگی کیا جنت میں عورتیں زیورات سے آراستہ ہوں گی میں نے کہا ضرور ہوں گی یہ سنتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑی' جب ہوش میں آئی تو میں نے دریافت کیا یہ کیا معاملہ تھا' اس نے اپنی سابقہ زندگی میں نازو نعم اور آرائش کا ذکر کیا پھر کہا ایسا نہ ہو کہ مجھے آخرت کی بجائے دنیا میں ہی وہ حصہ عطا کر دیا گیا ہو

پھر اس پر غنودگی طاری ہو گئی تو اس نے خواب میں خوبصورت خیمے استادہ

دیکھے اس نے دریافت کیا یہ خیمے کن لوگوں کے لئے ہیں جواب ملا تہجد گزاروں کے لئے بعدہ وہ رات کو کم ہی سوتی اور عموما یہ شعر پڑھا کرتی

اما الخیام فانها کخیا مهم
واری نساء الحی غیر نسائها

بہر حال یہ خیمے انہیں خیموں کی طرح ہیں، لیکن خاندان کی عورتیں دکھائی نہیں دیتیں

حکایت :۔ عورت نے خاوند کو غسل دیا

بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد نے ایک عابدہ خاتون سے نکاح کیا، وقت گزرتا گیا اور پھر وہ بیمار ہو گیا احباء رفقاء تیمارداری کے لئے آتے رہے اور دروازہ پر انتظار کرتے کرتے بیٹھ گئے، اسی اثناء میں وہ فوت ہو گیا اس خاتون نے جلدی سے غسل دیا، کفن پہنایا اور خود دروازہ کھول کر پردے کی اوٹ میں چلی گئی احباب اٹھا کر قبرستان دفن کے لئے لے گئے، اور اس خاتون نے نہایت صبرو استقامت کا .. کرتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر مصروف عبادت ہو گئی،

حلفت یمینا لا الفت بغیر کم
وان فوادی لا یحب سوا کم
سقانی الهوای کا سا من الحب مترعا
فیا لیته لما سقانی سقا کم
ویالیت ذاک الحب یقسم بیننا
و داعی الهوی لما دعانی دعا کم
فنحیا جمیعا تحت ظل و دادکم
وتعطی ایمنی منکم و تعطوا مناکم

وانی لآتی ارضکم لا لحاجۃ

بعی اراکم اواری من یراکم

میں نے قسم کھائی کہ تمہارے بغیر کسی سے محبت نہیں کروں گا
اور پھر میرا دل تیری ذات کے سوا کسی اور کی محبت میں کیوں مبتلاء ہو مجھے
عشق نے محبت کے بھرپور پیالے پلادیئے ہیں
اے کاش جب مجھے اس نے جام محبت سے سیراب کیا تجھے بھی کر دیتا کیا ہی
اچھا ہوتا کہ یہ محبت طرفین میں تقسیم ہوتی
عشق کے بلانے والے نے جب مجھے بلایا تھا تو تجھے بھی ساتھ ہی بلا لیتا پھر ہم
سبھی تمہارے سایہ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے اور
تمہاری تمنائیں ہم سے پوری ہوتی اور میں تمہاری بستی میں سے کبھی کسی
حاجت کے لئے نہیں گزروں گا البتہ اس امید پر کہ دیکھوں اور اپنی آنکھیں
ٹھنڈی کر سکوں جو تمہاری زیارت کی لذت سے بہرہ مند ہو چکا ہے گویا کہ

جناں اکھیاں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیاں تک لیاں
تو ملیوں تے سجن ملیا ہن آساں لگ پیاں

حکایت :۔ تو کب تک سوتا رہے گا؟

حضرت رابعہ عدویہ بصری رضی اللہ عنہا کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں طلوع فجر کے قریب مصلیٰ پر بیٹھی بیٹھی اونگھ سی لے لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے نفس تو کب تک سوتا رہے گا! جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا!

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سو رہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر چلتا بنا مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ دکھائی نہ دیا وہ اسی شش و پنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محب سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے انسان بن کر کپڑے رکھ دو اور یہاں سے چلے جاؤ'

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصالؒ تو کسی صالحہ نے خواب میں دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سوک فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشش و کرم سے نوازا اور جس جبہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اسے عرش کا پرچم بنا دیا گیا ہے اور فرشتے اس سے برکت حاصل کرتے ہیں

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قدس شریف میں 135 ہجری کو وصال ہوا وہی ان مزار انور ہے

حکایت :۔ ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے بے خبر کر دیا

طبریہ میں زینب نامی ایک عابدہ خاتون رہتی تھیں ایک رات اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو وہ سو گئی پھر اسے کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی صلوتک نور والعبادۃ نور فقومی فصلی والعباد رقود تمہاری نماز نور ہے اور عبادت از خود نور ہے پس جاگو اور نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہیں'

اس کا کہیں جانا ہوا تو کسی طرح اس کی انگلی کٹ گئی بہت سے مرد اور عورتیں عیادت کے لئے آئیں تو ان کے پوچھنے پر آپ بولیں ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے مجھے بے خبر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی رضا و خوشنودی عطا فرمائے اٹھو ہم اس کے کام میں مصروف ہو جائیں جس کے پاس

اسی راہ سے جانا ہے'

حکایت:- جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا کیا عالم ہو گا؟

لوامع انوار القلوب میں میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے کنیز خرید کی اور جب وہ گھر لایا تو کہنے لگی اے میرے آقا کیا آپ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اس نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں وہ بولی پھر سنائیے میں نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اس پر وہ کہنے لگی اے میرے آقا جب اس کے کلام کی شنید میں یہ لذت ہے تو اس کے دیدار کا کیا عالم ہو گا

جب رات سر پر آئی تو میں نے اپنا بستر بنایا اور سونے لگا تو وہ پکار اٹھی اے میرے آقا کیا آپ کو اپنے مالک و مولیٰ سے جو کبھی نہیں سوتا تجھے شرم نہیں آتی' یہ کہا اور نوافل ادا کرنے لگی جب سجدے میں گئی تو میں نے سنا! وہ یوں کہ رہی تھی الٰہی تجھے جو میرے ساتھ محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے عذاب سے محفوظ رکھ مجھ سے نہ رہا گیا اور اسے کہا یوں کہو الٰہی! جو تجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے بچا! وہ کہنے لگی ہمارے ساتھ اس کی محبت تو ہماری محبت سے بہت زیادہ ہے جو ہمیں اس سے ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی محبت کا اظہار لوگوں کی محبت سے پہلے فرمایا یحبھم و یحبونہ وہ ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں'

حضرت بایزید بسطامی اللہ تعالیٰ سے اس محبت کی بابت دریافت کیا جو بندے کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندے سے ہے کہا ان دونوں میں عجیب کونسی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کی محبت سے اس لئے عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو اس کی قطعاً" حاجت نہیں مگر بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت اس لئے عجیب ہے کہ وہ بن دیکھے محبت کرتا ہے۔

حکایت:- مستجاب الدعوات' عورت !

رملہ میں آمنہ نامی ایک نہایت عابدہ صالحہ خاتون رہتی تھیں اسے معلوم ہوا کہ حضرت حافی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں تو وہ آپ کی عیادت کے لئے ان کے پاس بغداد شریف حاضرہوئی اس وقت آپ کے ہاں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرماتھے' انہوں نے آپ سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ آمنہ رملیہ ہماری عیادت کے لئے آئی ہے حضرت امام احمد۔ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسے کہے ہمارے لئے دعا کرے وہ یوں دعا کرنے لگی الٰہی! حضرت حافی اور احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوزخ سے تیری پناہ کے طالب ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی شب میں نے خواب میں کاغذ پر یہ لکھا ہوا دیکھا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تو ہم نے کر دیا لیکن ہماری عطا اس سے بھی زیادہ ہے!!

حکایت :۔ ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے

حضرت عبداللہ واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں ایک مریم نامی خاتون کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے سرفراز فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بے راہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' پس میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ بھول چکی ہے تاہم میں نے پوچھا!!

اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا وہ کہنے لگی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلًا من المسجدالحرام الی المسجد الاقصیٰ میں سمجھ گیا یہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے پوچھا تو کیوں آئی ہے للّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلًا میں نے کہا تمہارا خاوند کہاں ہے کہنے لگی ولا تقف مالیس لک بہ علم جس کا تمہیں علم نہیں اس کی جستجو نہ

کرو میں نے کہا کیا اونٹ پر سوار ہونا پسند کرو گی وہ بولی' وما تفعلوا من خیر یعلمه اللّٰہ اور بھلائی کا کوئی ایسا کام نہیں جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے جب اس نے سوار ہونے کا قصد کیا تو کہنے لگی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم !! ایماندار کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں یہ سنتے ہی میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جب سوار ہو چکی تو میں نے اس کا نام پوچھا وہ کہنے لگی واذکر فی الکتاب مریم کتاب سے حضرت مریم کا ذکر کریں پھر میں نے اس کی اولاد کے بارے سوال کیا تو بولی! ووصیٰ بھا ابراھیم بنیه اور حضرت ابراھیم اپنے بیٹوں کو اس طرح وصیت کی میں سمجھ گیا کہ یہ صاحب اولاد ہے پھر میں نے اس کی اولاد کے نام دریافت کئے تو ان آیات کو اس نے پڑھ دیا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا یا داؤدانا جعلناک خلیفة میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کا نام ابراھیم موسیٰ اور داؤد ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں تاکہ میں تلاش کر سکوں تو اس نے یہ آیت تلاوت کر ڈالی وعلامات و بالنجم ھم یھتدون' وہ علامتوں اور ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں'

میں نے کہا' اے مریم!! کیا تو کچھ کھائے گی تو وہ کہنے لگی انی نذرت للرحمٰن صوماً، میں نے اللّٰہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم کے لئے روزے رکھنے کی نذر پوری کر رہی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ روزہ سے ہے جب ہم ان کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ دیکھ کر رونے لگے اور پکار اٹھے یہ تو ہماری والدہ ماجدہ ہے یہ تین دن سے گم تھی اور اس نے عہد کر رکھا ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی زبان میں بات نہیں کرے گی بعدہ وہ کہنے لگی ابعثوا احدکم بورقکم ھذا الی المدینة تم اپنے کسی ساتھی کو یہ چاندی دے کر شہر بھیجو اس کے بعد میں نے دیکھا اس کے بیٹے رو رہے تھے میں نے رونے کا سبب

پوچھا تو وہ کہنے لگے ہماری والدہ حالت نزع میں ہے میں قریب گیا اور کیفیت دریافت کی تو اس نے جواب دیا وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور موت اپنی پوری تیاری کے ساتھ بالیقین آ پہنچی اور پھر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اسی شب میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اب تو کہاں ہے اس نے جواباً" کہا ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر متقین باغوں اور نہروں کی سعادت سے بہرہ مند اپنے مقتدر کے ہاں مسند صدق پر جلوہ افروز ہیں اللہ تعالیٰ ایسی صالحات و عارفات پر رضا مند ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی بہت نیک بخت عورتیں ہیں میں نے حصول برکات کی غرض سے ذکر کیا ہے اور ایسی ہی دلپذیر داستان لوامع انوار القلوب جوامع اسرار المحجوب میں میری نظروں سے گزری ہے'

حضرت اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مجنون کو قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ ہی محو گفتگو دیکھا ہے میں نے اس سے سوال کیا! تم کون ہو اس نے جواباً" کہا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن عبدا زمین و آسمانوں میں ایسی کوئی بھی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبد بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو میں کہا کہاں سے آنا ہوا اور کس طرف جانے کا ارادہ ہے وہ بولا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر ہم نے کہا تیرے ساتھ کون ہے وہ بولا! وھو معکم اینما کنتم ہمیشہ وہی (خدا) تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم جاؤ میں نے کہا کیا تمہیں زاد راہ کی ضرورت ہے؟ اس نے کہا وفی السماء رزقکم وما توعدون!! آخر کار میں نے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو اس نے یہ آیت تلاوت فرما دی واتقوا اللّٰہ حق تقاتہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جیسا کہا سے ڈرنے کا حق ہے۔

امانت میں خیانت کی عجیب و غریب سزا

علی سے دلی محبت کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلی محبت رکھے اسے امت کے تیسرے حصے جتنا ثواب ملے گا اور جو ان سے زبان و دل کے ساتھ محبت رکھے اسے دو ثلث کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جو ان سے' زبان' دل اور ہاتھ سے محبت رکھے اسے پوری امت جتنا ثواب میسر ہو گا۔

لوگو! سن لو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں وہ شخص سعادت کاملہ سے بہرہ مند ہو گا جو میری ظاہری زندگی میں اور اس کے بعد علی سے محبت رکھے گا اور وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو میری ظاہری زندگی اور اس کے بعد علی سے دشمنی رکھے گا۔

محب علی محب نبی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے علی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت کی جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو غضبناک کیا!

روٹی' دودھ اور نجومی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی شہر میں جانا ہوا وہاں ایک نجومی رہتا تھا جو غیب دانی کا مدعی تھا اس کے پاس بہت سے لوگ جمع رہتے' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضیافت پر طلب فرمایا اسے ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے پکڑ لی۔ پھر فرمایا آیئے ہم اپنی اپنی روٹی کے ٹکڑے اس کھانے میں ڈال دیں جب ٹکڑے سالن میں ڈال دیئے گئے تو

آپ نے فرمایا اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کرو۔ اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے مجھے کیا خبر میری روٹی کونسی ہے اور آپ کی کونسی؟ آپ نے فرمایا جس روٹی کے تو نے ازخود ٹکڑے کر کے سالن میں ڈالے اسے ہی پہچان نہیں سکتا تو پھر غیب دانی کا دعویٰ کیوں کرتا ہے؟ اس نے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا امیرالمومنین! کیا آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں فرمایا نہیں البتہ میں اپنے رب سے عرض کرتا ہوں وہ ممتاز فرمادے یہ کہنا تھا کہ آپ کی روٹی کے ٹکڑے سالن کے اوپر ظاہر ہوگئے اور اس شہر کے تین ہزار آدمیوں آپ کی روٹی سے سیر ہوئے۔

گناہوں کو جلانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علی المرتضیٰ کی محبت گناہوں کو ایسے جلادیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو! اگر تمام لوگ آپ کی محبت کو اختیار کرلیتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ فرماتا

عجیب نیکی

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ایسی عجیب نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کسی بھی قسم کی نیکی نفع بخش نہیں ہوسکتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو یاقوت سرخ کی شاخ کا تمنائی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے جنات عدن میں پیدا فرمایا ہے اسے چاہئے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا سہارا حاصل کرے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر شہادت دیتا ہوں جو آپ نے

فرمایا اگر ساتوں آسمان اور سات زمینیں ایک پلے میں رکھی جائیں اور دوسرے میں ایمان علی تو آپ کا ایمان وزنی ہو گا۔

انبیاء کرام کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حضرت آدم کو ان کے علم میں حضرت نوح کو ان کی فراست میں حضرت ابراہیم کو ان کے حلم میں حضرت موسیٰ کو ان کے زہد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی لطافت و رافت میں دیکھے تو اسے چاہئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ (رواہ ابن جوزی)

دو ہزار سال قبل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔

ایک پرندہ اور سبز بادام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اپنے منہ میں سبز بادام لئے آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا اس کے اندر سے ایک سبز رنگ کا کیڑا سا نکلا جس پر زرد رنگ میں مرقوم تھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی! تم مسلمانوں کے سردار' متقین کے امام و پیشوا' پر نور پیشانی والوں اور روشن دست و پالوگوں کے رہنما ہو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کے ایمان کی رجسٹری حضرت علی کی محبت ہے۔

علی کی محبت اولاد کا امتحان

الزہر الفائح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں صحابہ کرام کو حکم دیا اپنی اولاد کا امتحان علی کی محبت سے لو کیونکہ وہ کسی کو گمراہی کی طرف نہیں بلاتے اور نہ ہی وہ ہدایت سے دور ہیں جو ان سے محبت کرے وہی تمہارا ہے جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اس کے بعد لوگ راستے میں کھڑے ہو جاتے اور بچوں سے سوال کرتے کیا تمہیں علی سے محبت ہے اگر ہاں کہتا تو اسے قبول کرلیتے اور اگر انکار کرتا تو باپ اس کی ماں کو طلاق دے دیتا۔

علی کی باتیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں سنی گئیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں جس کی گفتگو نرم و شیریں ہو اس کی محبت واجب! جس نے اپنے نفس کی کیفیت پہچان لی' وہ ہلاک نہ ہوا جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس پر حاکم ہو گا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا مثل ہو جائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ وہ اپنی عبادت کے باعث علماء سے بے نیاز ہو چکا ہے تو سمجھ لو شیطان کے جال میں پھنس چکا ہے اور جو بلا علم مفتی بن جائے اس پر زمین و آسمان لعنت بھیجتے ہیں جو کسب حلال کے باوجود پریشانی میں رات بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا دس چیزیں نقصان کا باعث ہیں کثرت غم' گدی میں پچھنے لگوانا' کھڑے پانی میں پیشاب کرنا' ترش

سیب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں پر لکھنا وغیرہ۔

لَافَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

حضرت رضوان نامی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے غزوہ بدر میں باواز بلند ان کلمات سے پکارا لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار اسی دن سے یہ مصرع ضرب المثل بن گیا۔ ذوالفقار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار تھی آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دی تھی۔

ذوالفقار اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جگہ جگہ خوبصورت سوراخ نما نشان لگے ہوئے تھے۔ فقار فقرہ کی جمع جس کا معنی گڑھا یا سوراخ ہے بعض نے کہا اس میں دندانے تھے اس لئے اسے دندانوں والی تلوار یعنی ذوالفقار (ربیع الابرار)

شجر طوبیٰ کا مرکز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ علی کے گھر ہے آپ سے عرض کیا گیا یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا میرا اور علی کا گھر ایک ہی محل میں ہوگا۔

جبرائیل و میکائیل کا ایثار سے انکار

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل و میکائیل کی جانب وحی کی! میں نے تمہارے درمیان مواخات کردی ہے لہٰذا تم میں سے ایک دوسرے پر اپنی زندگی کا کچھ حصہ ایثار کردے مگر دونوں نے اپنی اپنی عمر کا تھوڑا سا حصہ ایثار کرنے سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کیوں نہ ہوئے ہم نے

انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جب بھائی چارہ کا سلسلہ قائم فرمایا تو انہوں نے ہجرت کی رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی زندگی نثار کرنے کیلئے آپ کے بستر پر لیٹنے کو ترجیح دی لہٰذا اب تم زمین پر جاؤ اور ان دونوں کی حفاظت کرو چنانچہ حضرت میکائیل علی کے سرہانے اور جرائیل علیہ السلام آپ کے پاؤں کی جانب موجود رہے اسی دوران جرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا! اے علی! آپ کی مثل کون ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔

انگشتری سے حفاظت

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ایک ایسے علاقہ میں سفر پر جارہا ہوں جس کا راستہ خطرناک ہے آپ نے اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور کہا تیرے پاس جب کوئی درندہ وغیرہ آئے تو اسے کہہ دینا میرے پاس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی ہے چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہوگیا جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک درندے نے آلیا اس نے جلدی سے آپ کی انگوٹھی اس کے سامنے کردی درندہ وہی رک گیا اور آسمان کی طرف منہ کرکے کچھ پکارا پھر زمین کی طرف دیکھا اور غرایا' اسی طرح چاروں سمت منہ کرکے پکارتا رہا پھر بڑی تیزی سے بھاگ گیا۔

جب وہ شخص واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا! مجھے اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا زمین کو پست اور سورج کو طلوع فرمایا میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں کے باشندے میرے خوف سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کریں۔ (الشوارالملح)

شیر نے سانپ کو مار ڈالا

ربیع الابرار میں ہے آپ پنگھوڑے میں تھے کہ ایک سانپ آگیا آپ باہر نکلے اور سانپ کو مار ڈالا آپکی والدہ ماجدہ تعجب کرنے لگیں تو ہاتف غیبی پکارا یہ شیر ہے جس نے پالنے سے اتر کر اپنے دشمن کو ختم کردیا۔

حضرت ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں وہی ہوں جس کا نام میری والدہ نے حیدر رکھا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں انہوں نے اپنے والد کے بجائے والدہ کا فخریہ انداز میں نام لیا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً" کہتے ہیں کہ آپ نے اس انداز میں پکار کر اپنی والدہ کے اسلام پر فخر کا اظہار کیا ہے۔

روح علی کی عبادت

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا نے ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا علی! شب جمعہ کو سوئے رہتے ہیں جب کہ اس رات کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی شب علی پر صدقہ کردی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ تخلیق فرمائے گا جو آسمانوں میں ہر جگہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ ایک فٹ جگہ باقی نہیں رہے گی جہاں نہ پہنچے۔ یہ روح علی ہے جسے ہر آسمان کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے شرف حاصل' اسی طرح آپ نے فرمایا لوگو ! مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کرلو انہیں میں زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں (رواہ نسفی علیہ الرحمتہ)

بتائیے جبرائیل کہاں ہیں؟

جب آپ مذکورہ بالا کلمات فرمارہے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت بشر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ اپنے قول میں صادق ہیں تو بتائیے اس وقت جبرائیل کہاں ہیں آپ نے آسمان

کی طرف دیکھا پھر دائیں، بائیں نظر کی، اوپر دیکھا، نیچے دیکھا اور فرمایا میں نے جبرائیل کو آسمانوں اور زمینوں میں دیکھا مگر انہیں نہ پایا ادھر ادھر نگاہ کی مگر کہیں نظر نہ آئے لہٰذا آگاہ ہو جائیے تم خود ہی جبرائیل ہو! جو انسانی صورت میں میرے پاس سوال کرنے آئے ہو!

حضرت علی اور شہد کی مکھیاں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسی کافر قوم کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا جو شہد کی مکھیاں پالتے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا آپ نے شہد کی مکھیوں سے فرمایا تم ان لوگوں کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جاؤ کیونکہ یہ قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی شہد کی مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور ان کی معاشی حالت ابتر ہوتی گئی کیونکہ وہ انہیں پالتے اور شہد کا کاروبار کر کے اپنی روزی کماتے تھے جب ان کا کاروبار ٹھپ ہو گیا تو مجبور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے آپ اپنے مبلغ کو ہمارے پاس بھیجئے چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے انہیں زمرہ اسلام میں داخل کیا اور بلند فرمایا شہد کی مکھیوں نبی پاک کے صدقے تم واپس آجاؤ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں چنانچہ شہد کی مکھیاں فوراً وہاں حاضر ہو کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

شہد کی مکھیوں نے دشمنان علی کو ہلاک کر دیا

بیان کرتے ہیں کہ کسی جہاد میں کفار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب آ رہے تھے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی (واوحینا الی النحل، قرآن کریم) کہ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی مدد کریں چنانچہ شہد کی مکھیوں نے بڑی تیزی سے کفار پر حملہ کردیا یہاں تک کے وہ ہلاک ہوگئے۔

علی ' فاروق اعظم کے مزار پر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم بزرخ سے بھی نوازا تھا چنانچہ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاراقدس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کردیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ آپ کی قبر پر ایک طرف بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ سوال و جواب کے بعد فرشتوں نے کہا آپ آرام فرمایئے آپ نے فرمایا میں آرام کیسے کروں؟ جب تمہارا میرے پاس آنا ہوا تو تمہاری ہیبت ناک شکلیں دیکھ کر مجھے خوف محسوس ہوا اور تاحال ویسے ہی کیفیت ہے باوجودیکہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مونس و ہمدم ہوں آپ کی معیت میں زندگی بسر کی ہے اب میری یہی تمنا ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناکر تاکید کرتاہوں کہ جب تمہارا میرے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی کے پاس قبر میں جانا ہوتو اچھی صورت میں جایا کریں۔

چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر منکر نکیر کے وعدہ کیا کہ ہم ایسا ہی کریں گے یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ مسکرائے اور فرمایا اے عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب آرام فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے آپ نے اپنی زندگی اور وصال دونوں میں مسلمانوں کو نفع پہنچایا ہے۔

تمہارے لئے صرف ایک درہم

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ ذخائر العقبیٰ میں رقمطراز ہیں کہ دو شخص کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس تین روٹیاں اور دوسرے کے پاس پانچ تھیں وہیں پر ایک اور شخص کا گزر ہوا جس نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہ آٹھ درہم دیکر چلا گیا وہ دونوں درہموں کی تقسیم پر جھگڑنے لگے پانچ روٹیاں والا کہنے لگا میرے پانچ درہم بنتے ہیں دوسرا کہتا ہے ہم برابر برابر کرلیں اختلاف دور نہ ہوا تو آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو آپ نے تین روٹی والے کو فرمایا جو کچھ وہ دیتا ہے لے لو اسی میں فائدہ ہے وہ کہنے لگا میں تو انصاف چاہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے صرف ایک درہم ہے کیونکہ آٹھ روٹیاں تھیں تین آدمیوں نے انہیں اکٹھے ملکر کھایا تین روٹیوں کے نو ثلث بنتے ہیں لہٰذا تو نے نو ثلث سے اپنے آٹھ ثلث کھا لئے تیرا صرف ایک ثلث بچا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اس طرح اس کے سات بچے نو تیرے ساتھی نے کھائے اس طرح تمہارا ایک درہم بنتا ہے جبکہ اس کے حصے میں سات درہم آئیں گے سو وہ ایک لے لو!

بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں اندھیری رات میں بچہ اور بچی پیدا ہوئے لڑکے کے بارے میں دونوں جھگڑا کرنے لگیں (کہ لڑکا میرا ہے لڑکی تیری) مقدمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا تم دونوں تھوڑا تھوڑا دودھ نکالو اور اس کو الگ الگ وزن کیا جائے جس کا برابر مقدار میں ہوتے ہوئے دودھ بھاری ہوگا بچہ اسی کا ہے (چنانچہ اس فیصلہ کو دونوں نے قبول کرلیا) آپ سے عرض کیا گیا آپ نے یہ فیصلہ کس بناء پر کیا ہے، فرمانے

لگے اللہ تعالیٰ کے ارشاد للذکر مثل حظ الانثیین' مرد کے لئے عورت سے دوگنا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عورت کی بہ نسبت دوگنی فضیلت دی ہے۔

بداخلاق؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں گوشت کھایا کرو یہ آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے رنگت نکھارتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو شخص چالیس دن تک اسے چھوڑ رکھے وہ بداخلاق ہوجاتا ہے بعض کہتے ہیں گوشت کھانے سے ستر قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دنیا اور جنت میں گوشت تمام کھانوں کا سردار ہے نیز فرمایا گوشت کھانے کے وقت دل فرحت محسوس کرتا ہے۔

نزہت النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ بڑھاتا ہے' ذہن کو تقویت بخشتا ہے پشت کا گوشت پاکیزہ تر ہوتا ہے پکا ہوا گوشت' روسٹ کئے ہوئے سے زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ معدہ میں بوجھ نہیں بنتا' عمدہ اور فربہ۔ گائے کا گوشت بہت نافع ہے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی ادائیگی کا باعث ہے۔ مرغ کا گوشت بھی عمدہ ہے' مرغی کا گوشت رنگت نکھارتا ہے' عقل بڑھاتا ہے' خصوصاً جس نے ابھی انڈے نہ دیئے ہوں اور بڑے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے' جب اسے بطور دوا کھایا جائے نہ کہ غذا' یعنی اس کا زیادہ استعمال قولنج کیلئے اتنا مفید نہیں ہوتا۔ عمدہ مرغ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اپنے پر نہ پھٹ پھٹاتے۔ یعنی چند ماہ کا چوزہ ہو!

امیر آدمی پر ہفتہ میں اپنی زوجہ کو ایک کیلو گوشت دینا واجب ہے غریب کو نصف اور متوسط کو تین پاؤ جمعہ کے دن گوشت کھانا مسنون ہے کیونکہ اس دن خوشی کرنا اولیٰ ہے۔

محبوب تین انسان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک لقمہ لیا اور یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! جو تجھے اور مجھے محبوب تر انسان ہے اسے میرے پاس بھیج دے۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا! میں نے پوچھا کون؟ آواز آئی' علی! میں نے کہا آپ مصروف ہیں آپ نے پھر ایک لقمہ اٹھایا اور اسی طرح دعا کی' پھر دروازہ کھٹکا! میں نے پوچھا کون جواب ملا! علی؟ اور ساتھ ہی آواز بلند کی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو جب درواہ کھلا تو علی حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا میں نے ایک ایک لقمہ کے ساتھ دعا ہے الٰہی میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تجھے اور مجھے محبوب تر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے سرکار! میں تین بار آیا اور ہر مرتبہ حضرت انس نے کہا آپ مصروف دعا ہیں میں واپس جاتا رہا! آپ نے حضرت انس سے فرمایا تم نے علی کو کیوں نہ آنے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرا خیال تھا کوئی انصار میں سے آئے آپ نے فرمایا ذرا بتاؤ تو سہی علی سے افضل انصار میں کون ہے؟

والد کے حقوق

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقوق مسلمانوں پر ایسے ہیں جیسے والد کے اولاد پر!

سب سے بہتر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

بعد سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری بار جب میں نے دریافت کیا تو میرا گمان تھا کہ آپ حضرت عثمان کا نام لیں گے میں نے ازخود کہہ دیا ان کے بعد تو آپ ہیں آپ نے اس پر جواب ارشاد فرمایا میں تو کچھ نہیں ہاں ایک مسلمان ہوں (سبحان اللہ کیا عاجزی و انکساری ہے)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا لوگو! سن لو اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں' اللہ تعالیٰ نے خلافت ابوبکر سے شروع کی پھر حضرت عمر کو اس پر مقرر فرمایا ان کے بعد حضرت عثمان غنی خلیفہ ہیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر سے مجھ پر خلافت کو ختم فرما دیا۔ مجمع الاحباب میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں چند روز کم پانچ سال کی مدت مرقوم ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس ہجری (اکیس ماہ رمضان) جمعتہ المبارک کی رات شہید ہوئے۔ کوفہ میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانچ صد احادیث مروی ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات میں 86 مرقوم ہیں آپ سے آپ کے تین صاحبزادوں حسن' حسین اور محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود ابن عباس نیز موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں صحابہ کرام میں بائیس ہیں جو آپ سے احادیث کے راوی ہیں جب کہ محمد بن حنفیہ تابعی ہیں صحابی نہیں کیونکہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں پیدا نہیں ہوئے تھے (تابش قصوری) نیز آپ سے معروف اکابر تابعین نے روایت کی ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ ان کے مناقب و فضائل ہیں جو بہادروں کے سردار راہ راست سے بھاگنے والوں کی مرمت کرنے والے' اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار' رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی

حضرت سیدہ فاطمہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرتاج جن کے مناقب بڑے پاکیزہ، مشرقوں، مغربوں کے شہسوار امت مصطفیٰ کے لئے چمکتے ہوئے آفتاب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ کا مزید ذکر پاک سیدہ فاطمہ زہرا اور آپ کی اولاد کے ذکر میں آئے گا (ان شاء اللہ العزیز)

مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل۔ ابوبکر و فاروق و عثمان، علی ہیں۔

خلفائے اربعہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یاایھاالذین امنوااصبرواوصابروا ورابطوا واتقوااللہ لعلکم تفلحون
سے مراد یہ ہے کہ اے ایماندار! حضرت ابوبکر کی محبت میں صبر کو، فاروق اعظم کی محبت میں ثابت قدم رہو، عثمان غنی کی محبت کو دل میں جگہ دو اور حب علی کے باعث متقی بن جاؤ۔ (خلفائے اربعہ) کی محبت میں فلاح پاؤ گے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان والتین والزیتون وطورسینین وھذاالبلدالامین کے بارے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں التین سے ابوبکر صدیق، الزیتون سے عمر ابن خطاب سینین سے حضرت عثمان غنی اور البلدالامین سے مراد مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

التین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق اور الزیتون وہ ہے جس پر بیت المقدس آباد ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں انجیر اور زیتون مشہور درخت ہیں جن کے فوائد باب زراعت میں گزر چکے ہیں۔ طور مشہور پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف ملا، سینین پہاڑ کی صف

نہیں بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں۔ بلد امین سے مکہ مکرمہ اور انسان سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہے انسان کے علاوہ ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل رہتا ہے اور وہ دراز قد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اسفل السافلین سے مراد ہے ہم نے مشرکین کو مردود کرکے دوزخ میں داخل کردیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت سے ایمانداروں کو مستثنیٰ کردیا۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ العصر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھی اور اس کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا والعصر سے اللہ تعالیٰ نے آخری دن کی قسم فرمائی ہے "ان الانسان لفی خسر" سے ابوجہل (علیہ اللعنت) مراد ہے "الاالذین آمنوا" سے حضرت ابوبکر" "وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے حضرت عمر" "وتواصوا بالحق" سے حضرت عثمان غنی وتواصوا بالصبر سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔

بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصابرین کے مصداق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والصادقین سے ابوبکر صدیق والقانتین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ قانت کا معنی اطاعت بجالانے والا' بعض کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان نوافل ادا کرے۔ اسی طرح منفقین سے حضرت عثمان' مستغفرین بالاسحار سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد لئے گئے ہیں۔ اسحار سحر کی جمع ہے سحر صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ حضرت نسفی علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والشفع والوتر کے متعلق کہا ہے والشفع سے خلفائے راشدین مراد ہیں اور والوتر سے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً دعا فرمایا کرتے الٰہی تو نے میرے صحابہ کرام کو میری امت کے لئے باعث برکت بنایا اس برکت کو ہمیشہ قائم

رکھیے۔ ابوبکر پر سبھی متفق کر دیجیے' فاروق اعظم کو مزید عزت بخشئے' عثمان غنی کو صبر اور حضرت علی کو شجاعت کی مزید توفیق سے نوازیئے۔ (الریاض النضرہ)

شرح البخاری لابن حمزہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں سخاوت کا شہر ہوں میں اسلام کا شہر ہوں علی اس کے دروازہ ہیں' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اسلام کے تاج' عمر اسلام کا لباس' عثمان اسلام کی زینت' علی اسلام کے طبیب ہیں۔ (کتاب الفردوس)

بنیاد اسلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا میں علم شہر ہوں جس کی بنیاد ابوبکر' دیواریں عمر' چھت عثمان اور دروازہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

نبوت کی عزت

قال الدامغانی' ابوبکر عزالنبوۃ وعمر حرزالنبوۃ وعثمان کنزالنبوۃ وعلی طراز النبوۃ حضرت دامغانی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نبوت کی عزت عمر قلعہ نبوت' عثمان خزانہ نبوت اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کا زیور ہیں۔

کشتی نوح اور خلفائے اربعہ

الشوارد الملح میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وحملنا علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا کی تفسیر میں ہے جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کی تو حضرت جرائیل علیہ السلام چار میخیں ان کے پاس

لائے جن پر لکھا ہوا تھا عبداللہ' ابوبکر کی آنکھ' عثمان کی آنکھ' علی کی آنکھ پس ان کی برکات سے کشتی نے تیرنا شروع کردیا۔

امثال انبیاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن نبی الا نظیر فی امتی' کوئی ایسا نبی نہیں جس کی مثال میری امت میں نہ ہو یعنی ان کے خصائل کی مشابہت میری امت میں پائی جاتی ہے "فابوبکر نظیر ابراہیم' وعمر نظیر موسیٰ و عثمان نظیر ہارو و علی نظیری" پس حضرت ابوبکر حضرت ابراہیم آئینہ خصائل ابراہمی ہیں عمر مظہر جلال کلیم اللہ ہیں عثمان کمالات ہارونی کی مثال ہیں اور علی میرے اوصاف حمیدہ کا مظہر ہیں۔

دوسری حدیث شریف میں ہے من اراد ان ینظر الی ابراہیم فلینظر الی ابی بکر ومن اراد ان ینظر الیٰ نوح فلینظر الیٰ عمر ---- !

جو شخص حضرت ابراہیم کی زیارت کا طالب ہے اسے چاہئے حضرت ابوبکر کی زیارت کرے اور جو حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہئے وہ عمر کو دیکھ لے جو حضرت موسیٰ کی زیارت کرنا چاہے وہ عثمان غنی کو دیکھے اور حضرت ہارون کا خواہش مند ہو۔ وہ علی کی زیارت کرے۔

چشم و گوش وزارت پر لاکھوں سلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کعینی من راسی و عمر کلسانی وعثمان کبدی' وعلی کروحی من جسدی ابوبکر میرے سر کی آنکھ ہیں' عمر میری زبان' عثمان میرا پیٹ' علی میرے جسم میں روح کی مانند ہیں۔

تکبیر' قرات' رکوع' سجدہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر کی مثال تکبیر اولیٰ، عمر مثل قرات نماز عثمان رکوع کی مانند اور علی سجدے کی مثال ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

محبوب، محبوب خدا

کسی صحابی نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا عورتوں میں سب سے زیادہ آپ کو پیارا کون ہے، فرمایا عائشہ صدیقہ اور آدمیوں میں کون محبوب ہے! فرمایا ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان قیامت میں وہ اذفر گھوڑے پر سوار ہوں گے عرض کیا کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے فرمایئے فرمایا وہ قیامت میں نور کے گھوڑے پر سوار ہوں گے حضرت عثمان کافور اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلیں گے۔

فائدہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا اونٹ سے افضل ہے، اس کی پیشانی خیر سے بھرپور اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے۔ اس کے پالنے والے کی قدرتاً" مدد کی جاتی ہے اور اس پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ و خیرات کرنے والا (طبرانی)

تین قسم کے گھوڑے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں، رحمٰن کیلئے، انسان اور شیطان کیلئے، رحمان کے لئے وہ ہے جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے وقف ہو، جس پر سوار ہو کر دشمنان خدا و رسول سے مقاتلہ کیا جائے۔ انسان کے لئے وہ جو گھر میں سواری کے لئے خاص ہو اور شیطانی گھوڑا وہ ہے جو شرط پر دوڑایا جائے۔ (طبرانی)

اسلام، سنت اور خلفائے اربعہ

محمد بن رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا میری آمدنی کم اور بچے زیادہ ہیں کوئی وظیفہ عنایت فرمائیے، آپ نے فرمایا اپنے معاملات و مصائب میں آسانی کیلئے ہر نماز کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھ لیا کرو یاقدیم الاحسان یامن احسانہ فوق کل احسان یامالک الدنیا والآخرہ پھر کوشش کرو کہ تمہارا اسلام و سنت اور محبت صحابہ کرام پر وصال ہو یہ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی ہیں ان سے محبت رکھو تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔

خدائی تحفہ

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں جنتی سیبوں سے بھرا ہوا ایک طشت لائے کہا یہ اسے دیجئے جس سے آپ کو زیادہ محبت ہے۔ آپ نے ایک سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تحریر تھا۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ھذہ ھدیہ من اللّٰہ الرفیق لابی بکر الصدیق وعلی الجانب الآخر من ابغض الصدیق فھوزندیق۔ (الٰی آخرہ) یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رفیق مصطفیٰ ابوبکر صدیق کے لئے ہے اور دوسری طرف مرقوم تھا جو شخص صدیق سے دشمنی رکھتا ہے وہ زندیق ہے پھر آپ نے دوسرا سیب اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک طرف لکھا ہوا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے لئے تحفہ ہے اور دوسری طرف رقم تھا جو عمر سے دشمنی و عداوت رکھتا ہے وہ دوزخی ہے اسی طرح تیسرے سیب پر تحریر تھا یہ خدائے جنان کی طرف سے تحفہ حضرت عثمان کے لئے ہے دوسری طرف تھا جو عثمان سے دشمنی رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ پھر ایک سیب نکالا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر تھا یہ

خدائے غالب کی طرف علی ابن ابی طالب کے لئے تحفہ ہے جو علی کا دشمن وہ خدائے جلی کا دشمن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نظارہ دیکھ کر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر بجالائے۔

دولہا کا منظر

الشوار دالملح میں مرقوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مملکت خداوندی کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے کبھی عمامہ سے کبھی رومال اور کبھی تلوار سے چنانچہ اس دولھا کے تاج ابوبکر' عمامہ عمر' رومال یا پٹکا عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم تلوار ہیں۔

مکرم ترین المخلوق

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا گیا تو ان کے بدن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے روح داخل کی اور مجھے حکم فرمایا جنت کا ایک سیب لیکر ان کے حلق میں نچوڑا جائے چنانچہ میں نے پانچ قطرے یکے بعد دیگرے ڈالے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی دنیا میں جلوہ گری اس کے پہلے قطرے سے جبکہ دوسرے سے ابوبکر' تیسرے سے عمر چوتھے سے عثمان اور پانچویں سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تخلیق فرمائی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یہ پانچ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے مکرم و معظم ہیں اور جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کیا الٰہی! ان پانچ مکرم و معظم ہستیوں کے صدقے مجھے معاف فرما! ندا آئی ہم نے تیری توبہ قبول فرمائی۔

جنت میں جانے کا ایک منظر

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانہ رسالت سے اس شان کے ساتھ برآمد ہوئے کہ حضرت ابوبکر کے کندھے پر آپ کے ہاتھ رکھے ہوئے تھے دائیں جانب حضرت عمر اور بائیں جانب حضرت عثمان آپ کی چادر کا کنارہ تھامے ہوئے اور سامنے علی المرتضیٰ تھے آپ نے فرمایا جنت میں ہم اسی طرح داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے!!

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر' عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

ایک ہی نور؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں' ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے ایک ہزار سال قبل عرش اعظم کے دائیں جانب نور کی صورت میں ظہور پذیر تھے۔

لواء الحمد پر تحریر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لواء الحمد کی بابت آگاہ فرمایا اس پر تین سطریں اس طرح مرقوم ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ابوبکر الصدیق' عمر الفاروق' عثمان ذوالنورین' علی المرتضیٰ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اختیار خلفاء راشدین

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عرش سے منادی ندا کرے گا کہاں ہیں اصحاب مصطفیٰ؟ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لایا جائے گا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جائے گا! آپ جنت کے دروازے پر ٹھہریں، تجھے اختیار دیا گیا ہے جسے چاہیں جنت میں جانے دیں جسے چاہیں روک رکھیں! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میزان کے پاس کھڑا رہنے کا اختیار ہوگا آپ سے کہا جائے گا رحمت خداوندی کے موافق جس کے چاہو وزن بھاری کردو اور جس کے چاہو علم خدا کے مطابق ہلکے! اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو حسین و جمیل جوڑے لائے جائیں گے اور ارشاد ہوگا انہیں پہن لیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا یہ زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے آپ کے لئے بنائے گئے تھے انہیں آپ کے لئے ہی مخصوص کررکھا تھا اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کے اس خاص درخت سے حضرت موسیٰ کی طرح ایک عصا دیا جائے گا جس کے اشارے سے لوگوں کو حوض کوثر کی طرف بلایا جائے گا اور دشمنان اصحاب مصطفیٰ کو اس کے ذریعے بھگایا جائے گا۔

دین اسلام کو قائم کرنے والا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ابوبکر سے محبت کی اس نے دین اسلام کو قائم کیا جس نے حضرت عمر سے محبت کی اس نے صراط مستقیم کو پالیا جس نے حضرت عثمان غنی سے پیار کیا اس کا قلب انوار الٰہیہ سے منور ہوگیا اور جس نے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

خلفاء اربعہ اور چار جنتی نہریں

اللہ تعالیٰ نے جنت میں چار نہریں جاری فرمائیں اور ہر نہر کو خلفائے اربعہ میں سے کسی کے مشابہ بنایا لہٰذا پانی کی نہر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل کیونکہ پانی سے زمین کی زندگی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا پانی دلوں کی زندگی کا باعث ہے دودھ کی نہر حضرت عمر کے مشابہ ہے جیسے بچہ دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے ایسے ہی دین عمر کی محبت سے قوت پاتا ہے "شرابا" طہورا کی نہر حضرت عثمان غنی کے مشابہ ہے کیونکہ یہ مشروب پینے والے کے لئے لذت کا باعث ہے اسی طرح عثمان کی محبت ذکر کرنے والوں کے لئے لذت کا سبب ہے شہد کی نہر یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشابہ ہے جیسے شہد امراض کے لئے باعث شفا ہے اسی طرح علی کی محبت نفاق ایسے موذی مرض کے لئے شفا ہے۔ (ذکرہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ)

میدان حشر میں چار کرسیاں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ونزعنا مافی صدورہم من غل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قیامت کے دن میدان حشر میں سرخ یاقوت کی چار کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر خلفاء اربعہ جلوہ افروز ہوں گے پھر ان کرسیوں کو حکم ہوگا وہ (ہیلی کاپٹر کی طرح) اڑ کر عرش کے نیچے پہنچ جائیں گی وہاں ایک سفید یاقوت کا خیمہ نصب ہوگا۔ خلفاء راشدین کی خدمت میں چار پیالے پیش کئے جائیں گے حضرت ابوبکر، عمر کو پلائیں گے عمر، عثمان کو پلائیں گے، عثمان، علی کو اور علی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دے گا اپنی پوری موجوں سے ان لوگوں کو باہر کرو جو صحابہ کرام اور خلفاء راشدین سے بغض رکھتے تھے وہ میرے نبی کے یاروں کی عزت و عظمت اور شان و شوکت کو

ملاحظہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کھول دے گا اور زبان حال سے پکار اٹھیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سعادت و فیروز بختی سے سرفراز فرمایا اور ہم ان کی مخالفت سے بدبخت ٹھہرے پھر حسرت و ندامت کے ساتھ انہیں جہنم میں واپس بھیج دیا جائے گا۔

متقین کے لئے چار نہریں

سورۂ حجر کی تفسیر میں کلمہ متقین کے تحت درج ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے باغات ہیں اور اس میں چار پانی' دودھ' شراب طہور اور شہد کی نہریں جاری ہیں نیز چار چشمے بھی رواں ہوں گے کافور' سونٹھ' سبیل اور تسنیم کا چشمہ اور وہاں کے رہنے والے یاقوت کے مرصع تختوں پر جلوہ افروز ہوں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو ابوبکر' عمر' عثمان' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خلفاء اربعہ کو جنت میں جانے کے لئے ارشاد فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہو گا الٰہی ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جو ہم سے محبت کرتے ہیں ارشاد ہو گا انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

الزہر الفائح میں ہے جو شخص ابوبکر' عمر' عثمان سے محبت کرتا ہے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت کرے گا اور وہ محبین کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جو شخص حضرت علی سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر خلفائے ثلثہ سے بغض رکھتا ہے جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جن محب خلفائے اربعہ؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں

ایک نومسلم نصرانی کو دیکھا تو اس سے اسلام لانے کے بارے دریافت کیا وہ کہنے لگا میں ایک بحری جہاز میں سمندری سفر پر تھا کہ جہاز طوفان کی زد میں آکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سمندری موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جا پھینکا جہاں نہایت خوبصورت پھولوں کے پودے تھے باغات میں نہریں جاری تھیں اسی مقام پر مجھے رات نے آلیا وہاں میں نے ایک عجیب و غریب جانور دیکھا جس کا سر شترمرغ سا، چہرہ آدمی کی مثل، پاؤں اونٹ کی مانند اور دم مچھلی جیسی اور وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ المصطفی المختار کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہہ رہا تھا ابوبکر صاحبہ فی الغار، عمر فاتح الامصار عثمان قتیل الدارعلی سیف اللّٰہ علی الکفار، فعلی مبغضھم لعنۃ الجبار فھربت منھا فقالت قف حضرت ابوبکر ان کے یار غار ہیں، حضرت عمر شہروں کے فاتح اور حضرت عثمان اپنے گھر میں شہادت سے سرفراز اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کفار پر اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار ہیں ان کے دشمنوں پر جبار کی لعنت یہ سن کر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے کہا رک جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے جب میں رک گیا تو اس نے پوچھا تیرا دین کیا ہے میں نے کہا عیسائی ہوں اس نے کہا اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا پھر اس نے مجھے کہا ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا کے طالب رہو اور اپنے مقام کو مکمل کرلو۔ میں نے کہا یہ باتیں تجھے کس نے سکھائی ہیں وہ بولا میں جنات میں سے ہوں میری قوم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاچکی ہے اور جب یہ آیت نازل ہوئی قاتلوا فی سبیل اللّٰہ تو حضرت شیرخدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے میں جہاد سے کبھی پیچھے نہیں رہوں گا، پھر ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا بے شک اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو باقاعدہ صف بندی سے جہاد

کرتے ہیں۔

مشاہدہ ذات اور خلفائے کرام

خلفائے اربعہ کے بارے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کا دل مشاہدہ ذات الٰہیہ سے پر ہے چنانچہ ان کا محبوب ترین وظیفہ لاالہ الااللہ رہا اور حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز کو حقیر جانتے۔ اس لئے ان کا مرغوب ترین ذکر "اللہ اکبر" رہا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کو معلول جانتے کیونکہ ہر چیز کا مرجع زوال ہے اسی لئے ان کا محبت بھرا وظیفہ "سبحان اللہ" رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ذات اقدس کی ہستی کا ظہور اسی سے ہی سمجھتے، ہستی کا قیام خدا سے، ہستی کا مرجع خدا کی طرف، اسی لئے ان کا محبوب ترین وظیفہ الحمداللہ رہا! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خلفائے راشدین، ارکان جنت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگو! میں تمہیں جنات عدن و نعیم کی کیفیت سے آگاہ نہ کروں؟ جنہیں کبھی زوال نہیں، صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! فرمایئے! آپ نے فرمایا تم اپنے لئے خلفائے اربعہ کی محبت لازم کرلو! جو زمین میں اللہ تعالیٰ کے شاہد اور جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفار ہے جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

خلفائے راشدین اور قلوب منافقین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چار اشخاص ایسے ہیں جن کی

محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہے اور مومن کے سوا ان سے کوئی محبت کر ہی نہیں سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

صدقہ خلفائے راشدین

ایک صالح کا بیان ہے میرا ایک پڑوسی بظاہر بہت گنہگار تھا نحوست سے بچنے کیلئے میں نے اس کا پڑوس چھوڑ دیا جب اس نے وصال کیا تو رات کو میرے پاس ایک طویل قامت آدمی آیا، میں اس کے قد کی لمبائی سے ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا آیئے میرے ساتھ فلاں کی قبر پر! میں اس کے ساتھ قبر پر پہنچا اس کی قبر کھولی گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں وہ ایک سرسبز و شاداب باغ کے اندر ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہے میں نے اس سے اس شان و شوکت اور کرامت کا سبب پوچھا تو کہنے لگا ہر نماز کے بعد میرا یہ معمول تھا اللھم ارض عن ابی بکر و عمر و عثمان وعلی وارحمنی بحبھم۔ الہٰی تو ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر راضی رہ، اور ان کے محبت کے صدقے مجھ پر رحم فرما (بس یہ اعزاز انہیں کے وسیلے سے ہے)

خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ

نزجس القلوب میں ہے جب قد افلح من تزکی آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں اپنے آپ کو اپنے مال کا مالک نہیں سمجھوں گا تو ان کی شان میں پھر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرما دی ویجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یاایھا الذین آمنوا اذانووی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع۔ تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آج کے بعد کوئی بھی مجھے تاجر نہیں دیکھے گا! تو اللہ تعالیٰ

ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمادی فیہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ، ان میں ایسے لوگ میں ہیں جنہیں کوئی تجارت اور بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، من اللیل فتھجدبہ نافلۃ لک تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں رات کو کبھی نیند کے قریب نہیں جاؤں گا! اس پر ان کی شان میں یہ ارشاد ہوا کانوا قلیلًا من اللیل مایھجعون: بہت قلیل لوگ ہیں جو رات کو سوتے نہیں

مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے باپ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت عمر جنت میں ان کے رفیق حضرت نوح علیہ السلام ہیں، حضرت عثمان جنت میں ان کا رفیق میں ہوں، علی جنت میں ان کے رفیق حضرت یحییٰ ابن زکریا ہیں۔ طلحہ جنت میں ان کے رفیق حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیر جنت میں ان کے رفیق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں سعد بن ابی وقاص جنت میں ان کے رفیق حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں سعید بن زید جنت میں ان کے رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ان کے رفیق حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح جنت میں، ان کے رفیق حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا عائشہ! میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المومنین ہو نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قریش کے دس آدمی جنتی ہیں پھر ان کے آپ نے اسماء گرامی شمار کرائے۔ طبری بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دس آدمیوں کی ارواح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ

تخلیق فرمایا جو جنت میں ہے۔

امت پر سب سے زیادہ مہربان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ دین اسلام میں سب سے زیادہ قوی فاروق اعظم ہیں اور شرم و حیاء میں سب سے فائق حضرت عثمان غنی ہیں اور قوت فیصلہ میں سب سے بڑھ کر علی المرتضیٰ ہیں۔

ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرات طلحہ' زبیر' سعد' سعید' عبدالرحمٰن اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

آپ نے فرمایا ہر نبی کا کوئی راز دار ہوتا ہے اور میرے راز دار حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ کی کنیت ابومحمد' والدہ کا نام صفیہ ہے وہ اسلام سے مشرف ہوئیں' نبی کریم نے غزوۂ احد میں طلحتہ الخیر' یوم حنین میں طلحتہ الجود اور غزوے العشیرہ میں طلحتہ الفیاض کا لقب عطا فرمایا کیونکہ انہوں نے ایک کنوئں خرید کر وقف کردیا ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں ایک دن وہ مجھے بڑے افسردہ نظر آئے میں نے سب دریافت کیا وہ کہنے لگے میرے پاس مال و دولت بہت جمع ہوگیا اس لئے پریشان ہوں میں نے کہا اسے تقسیم کردیں چنانچہ انہوں نے تمام مال و دولت لوگوں میں تقسیم کردیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھا یہ تقریباً چار لاکھ کا مال تھا۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فصیح ملیح اور صبیح کہہ کر بلایا اور فرمایا ابو محمد! تمہیں بشارت ہو تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ نے محو کردیئے ہیں اور تمہارا نام مقربین کے رجسٹر میں درج کرلیا ہے۔

کون احمد؟ آخری نبی!

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرا بصرہ کے بازار میں جانا ہوا، مجھے ایک راہب ملا، وہ پوچھنے لگا کیا احمد ظاہر ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبدالمطلب! اسی ماہ میں وہ ظاہر ہوں گے وہی آخری نبی ہیں، حرم سے نکلیں گے اور نخیل و سباخ کی طرف ہجرت اختیار کریں گے

آپ فرماتے ہیں جو کچھ راہب نے کہا میرے دل پر نقش ہوگیا میں تیزی سے واپس آیا تو لوگوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، ان سے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو آپ کو اطاعت قبول کرلی ہے پھر میں نے راہب سے جو کچھ سنا تھا اس سے مطلع کیا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طلحہ! تم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کرلو کیونکہ وہ حق کے داعی ہیں چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلحہ کے اسلام لانے اور راہب نے جو کچھ کہا تھا، سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کا نام اسلام اور قبل از اسلام طلحہ ہی رہا! حضرت ابوبکر اور حضرت طلحہ دونوں قرین سے معروف ہوئے کیونکہ دونوں کو اسلام لانے کی پاداش میں نوفل بن خویلد نے ایک رسی سے باندھ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو رہائی سے نوازا۔

ایک مرتبہ حضرت طلحہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا طلحہ یہ جبرائیل ہیں جو تمہیں سلام سے یاد فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرا میں معاون رہوں گا یہاں تک کہ نجات دلاؤں گا' ربیع الابرار میں ہے کہ ان کا نام اس لئے طلحہ پڑا کہ انہوں نے ایک مرتبہ سو غلام خرید کر آزاد کئے تھے اور ان تمام کا نکاح بھی کرا دیا اور ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا گیا۔

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ 34 ہجری میں شہادت سے سرفراز ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر کی کنیت ابو عبداللہ اور والدہ کا نامہ صفیہ بنت عبدالمطلب جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی پھوپھی صاحبہ ہیں حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے بقول بعض آٹھ برس کے تھے کہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ آپ کے حقیقی بھائی حضرت سائب اور حقیقی ہمشیرہ ام حبیبہ بھی اسلام سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰن اور علاتی ہمشیرہ زینب نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں پہلے شخص نے جنہوں نے تلوار چلائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا زبیر تو ارکان اسلام میں سے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم آرام فرما رہے تھے اور وہ پنکھا ہلا رہے تھے کہ حضور بیدار ہوئے اور فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو آپ کو سلام کہہ رہے ہیں نیز فرماتے ہیں روز قیامت میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے چہرے کو جہنم کی چنگاریوں سے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ 34 ہجری ،عمر 67 برس شہادت سے شاد کام ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

زمانہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدا لکعبہ تھا، بعض نے عبدالحارث اور عبدِ عمر بھی لکھا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا آپ کے حقیقی بھائی کا نام اسود اور دو علاتی بھائیوں نے نام عبداللہ اور عثمان بن عوف تھے۔ ساٹھ برس تک کی عمر میں اسلام لائے اور ساٹھ سال تک اسلام میں زندہ رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجارتی قافلہ شام آیا اور وہ سبھی اشیاء نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور میرا سلام حضرت عبدالرحمٰن سے کہہ دیجئے نیز جنت کی بشارت سنایئے۔ آپ کے فضائل میں سے یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اور فرمایا کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرے سبب یہ ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرمارہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھتے ہوئے اول وقت میں نماز پڑھانا شروع کردی (ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماچکے ہوں) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور ایک رکعت آپ کی اقتداء میں ادا کی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن مسلمانوں کے سرداروں میں ایک سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسبیل جنت سے سیراب فرمایا ارشاد ہوا، عبدالرحمٰن آسمانوں اور زمینوں میں امین کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے 65 احادیث روایت فرمائیں۔

فرشتوں کا مقدمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں ایک مرتبہ بے ہوشی کا عالم مجھ پر طاری ہوا، میرے پاس دو سخت ترین فرشتے آئے اور وہ کہنے لگے ہمارے ساتھ چلیں ہم نے اللہ عزیزامین کے حضور تیرا مقدمہ دائر کرنا ہے، ایک بولا انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ تو ان لوگوں میں ہے جس کے لئے شکم مادر میں آنے سے پہلے ہی سعادت و فیروز بختی لکھی جاچکی ہے حضرت عبدالرحمٰن انتہائی متواضع اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے اپنے غلاموں میں ایسے گھل مل جاتے کہ پہچاننا مشکل ہوتا۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے ساتھ شام جانے کا قصد فرمایا تو پتہ چلا وہاں وبائی امراض پھیل چکے ہیں لوگوں نے واپسی کے بارے میں مختلف آرا پیش کیں، تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جہاں وباء پھوٹ پڑے وہاں جانے کا قصد نہ کرو اور اگر اس سرزمین میں جہاں تمہارا قیام ہے وباء پھیل پڑے تو وہاں سے بھاگنے کا ارادہ بھی نہ کرو!

وباء سے حفاظت کا نسخہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وباء پھیل رہی ہو تو اپنے ابرو میں کنگھی کرلو، وباء سے محفوظ رہو گے حضرت امام زہری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں وباء پھیلے تو اسی جگہ کا پانی لیکر وہاں چھڑکاؤ کردیا جائے تو وباء سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاہرہ مصر میں عظیم وباء کا ظہور ہوا، کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اللھم یالطیف لم تنزل بنا فیما نزل انک لطیف لم تزل حی قیوم صمد باقی له کنف وانی یااللہ، یالطیف، تیری ذات والا ہی کو

دوام ہے جو کچھ تو نے نازل فرمایا اس کے متعلق ہم پر رحم فرما بے شک تو لطف فرمانے والا ہے تو ہمیشہ حی قیوم ہے اور تو ہی باقی ہے اور تیری طرف سے ہی بچاؤ ہے!

اصحاب بدر کی خدمت

ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا جو کوئی بدری صحابی ہے وہ میرے پاس تشریف لائے اس کے لئے میرے پاس چار لاکھ دینار ہیں چنانچہ متعدد اصحاب بدر میں سے آپ کے ہاں پہنچے آپ نے اس دن ڈیڑھ لاکھ دینار ان کی خدمات میں پیش کئے اور جب رات ہوئی تو آپ نے عام لوگوں کے لئے بھی سخاوت کا سلسلہ جاری رکھا اور تحریر کہا کہ فلاں کو اتنے دیئے جائیں فلاں کو اتنے یہاں تک کہ اپنا کرتہ اور عمامہ تک سخاوت میں لکھ دیا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں صبح نماز ادا کی، حضرت جرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن کو میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں بشارت سنایئے اللہ تعالیٰ نے تمہاری سخاوت کو شرف قبول سے نوازا ہے اور تم اللہ و رسول کے وکیل ہو، اپنے مال کو جس طرح چاہو صرف کرو تم سے حساب نہیں لیا جائے اور جنت کا مژدہ مبارک ہو۔

تیس ہزار غلام آزاد

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس ہزار غلاموں کو آزادی عطا فرمائی نیز امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے لئے ایک باغ وقف فرمایا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا جب تمہارا وصال ہو تو تجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ دیدی جائے وہ کہنے لگے میں آپ کے

مزار شریف کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لیٹے ہوئے شرم آئے گی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت مثالی تھی ایک بار انہوں نے عہد کیا ہم میں سے جو بعد میں فوت ہوگا وہ دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس ان کی قبر حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ حضرت ابراہیم بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں بنائی گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن نے چار بیبیاں چھوڑیں۔ ترکہ میں ہر ایک کو اسی اسی ہزار دینار ملے' 81ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے آپ کے دو بھائی علاقی' عامر اور عمیر ہیں حضرت سعد 17 برس کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک ہزار سواروں کے برابر طاقت رکھتے تھے نیز فرمایا سعد تم جہاں کہیں بھی جاتے ہو دین اسلام کی خدمت کرتے رہتے ہو' مدینہ طیبہ سے دس میل کی مسافت مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخیر میں فوت ہونے والے آپ ہیں 55 ہجری ،عمر ساٹھ سال اس دارفانی سے کوچ فرماگئے مقام عقیق سے صحابہ کرام آپ کے جسد اقدس کو اٹھاکر مدینہ طیبہ لائے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے آپ کی نماز جنازہ میں امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن بھی شریک ہوئیں۔ حضرت سعد سے دو صد ستر احادیث مروی ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالاعور ہے آپ کے والد زید بن نوفل اسلام سے

مشرف ہوئے۔ واحدی کا قول ہے کہ یہ آیت والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابوذر اور حضرت زید بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف سے ہدایت عطا فرمائی تھی کہ وہ بچپن سے ہی بتوں سے نفرت کرتے رہے۔

ایک بار حضرت سعید نے اپنے والد زید کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مغفرت کی دعا کرائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا سے نوازا اور بشارت عطا فرمائی کہ یہ روزقیامت ایک جماعت کی بخشش کا سبب ہوں گے حضرت سعید کی ہمشیرہ حضرت ملاکہ بھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئی جو حسن و جمال میں مثالی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ان سے نکاح ہوا، اس نے حضرت عبداللہ کو جہاد سے روکا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو چنانچہ اس بناء پر اسے طلاق دیدی گئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے فرزند کو اس کی یاد میں شعر گنگناتے سنا تو رجوع کی اجازت دی، حضرت سعید کا انتقال وادی عقیق میں اپنی زمین پر پچاس ہجری میں ہوا۔ آپ کو بھی صحابہ کرام مدینہ طیبہ لے آئے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ 48 احادیث ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابوعبید ابن جراح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر ہے اسلام سے قبل بھی اسی نام سے معروف تھے ابوعبیدہ کنیت ہے ان کے والد غزوۂ بدر میں کفار کے ساتھ قتل ہوئے آپ کی قبر غوربیسان میں ہے وہ اپنے رفقاء سے فرمایا کرتے' پرانے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبرلو! کیونکہ اگر تم میں سے کسی نے اتنے گناہ کے کہ زمین سے آسمان تک ان سے بھر جائیں تو ایک نیکی تمام کو مٹانے کے لئے کافی ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رفقاء سے ایک مرتبہ فرمایا اپنی

کسی خواہش کا اظہار کرو! ایک صاحب بولے میری آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھرپور ہو' اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردوں' دوسرا بولا کاش یہ جواہرات سے بھرپور ہوجاتا اور میں تمام موتیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کاش کہ یہ حضرت ابوعبیدہ جیسے انسانوں سے بھرجاتا' ان کا وصال 18 ہجری کو سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مقدس میں ہوا' یہ طاعون عمواس میں مبتلا ہوکر راہی بقاء ہوئے' اس وقت آپ 58 سال کے تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مناقب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ   جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے ایک دن پوچھا آپ کو میں محبوب ہوں یا حضرت فاطمہ آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، تم سے زیادہ محبوب ہے، اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو! علامہ کلاباذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ فاطمہ کے لئے میں رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت کا مرکز قلب ہے اور عزت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پس علی، نبی کے نزدیک زیادہ جلیل القدر ہیں۔

امن کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں کی محبت آخرت میں امن کی ضمانت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال درخت کی سی ہے فاطمہ اس کا تنا، علی اس کی شاخیں، حسن و حسین اس کے پھول اور ان تمام سے محبت کرنے والے پتے ہیں اور ہم سبھی یقیناً جنتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں آفتاب ہوں علی چاند، فاطمہ زہرہ (ستارہ) حسن و

حسنین فرقدین (دو مرکزی ستارے) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی، میری، تمہاری تخلیق کا جوہر ایک ہی ہے، مزید فرمایا ہم ایک ہی درخت سے ہیں جڑ میں، شاخ تم، ڈالیاں، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور جو شخص اس درخت کی کسی بھی ڈالی کو تھام لے گا وہ جنت میں جائے گا۔

نیز فرمایا میرے اہل بیت کشتی نوح کی مثل ہیں جو اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی جو رہ گیا، ڈوب گیا۔

نجوم رسالت : اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم، میرے صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں تم سے جس کسی نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت سے سرفراز ہوا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ستاروں سے تشبیہ دی کیونکہ مسافروں کو راہ نجات کی رہنمائی ستاروں سے ہی ملتی ہے ایسے ہی صحابہ کرام کی محبت اہوال قیامت میں نجات کا باعث ہوگی۔

محبت آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی محبت میں انتقال کرے گا۔ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اہل بیت کی محبت میں فوت ہونے والے کو عزرائیل علیہ السلام جنت کی خوشخبری دیتے ہیں جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اس خوش نصیب کے مزار کی زیارت کے لئے رحمت کے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔

اہل سنت کی سند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جو شخص محبت آل رسول میں فوت ہوگا وہ اہل سنت و جماعت میں شامل ہوگا۔ مزید فرمایا جو شخص محبت

آل رسول میں وصال کرتا ہے اسے جنت میں ایسے اعزازواکرام کے ساتھ بھیجا جائے گا جیسے دلہن کو اپنے گھر بھیجا جاتا ہے نیز فرمایا جو آل رسول کی عداوت میں مرا' میدان حشر میں اس کی پیشانی پر نقش ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم کردیا گیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آل رسول کی عداوت میں مرے گا اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا لوگو! سن لو جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی دشمنی میں مرے گا اسے بہشت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ (قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخصوص آل کے علاوہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے تمام امتی آپ کی معنوی آل میں داخل ہیں (کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایمانداروں کی مائیں فرمایا اور نبی منزلہ امت کے لئے باپ ہوتا ہے اس بناء پر تمام امتی حضور کی اولاد ہوئے لہٰذا تمام ایماندار حضور کی معنوی آل میں شامل ہیں (تابش قصوری)

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کی آل کون ہیں؟ فرمایا ہر متقی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی عارف نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے فرمایا بیٹا تم نے اپنا نسب بڑی خوبی کے ساتھ مجھ تک پہنچایا اور اسی پر قناعت اختیار کرلی حقیقتاً تم میں میرا وہی ہوگا جو نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور میری طرح توبہ!!

قنبر نامی ایک چھوٹی سی چڑیا ہے اس کے سر پر تاج سجا ہوتا ہے اس کا

وظیفہ یہ ہے۔ الٰہی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں پر لعنت فرما، کہتے ہیں اس کا گوشت قولنج کے لئے نافع ہے!

باب فاطمہ پر آواز؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے دروازے سے گزرے ہوئے آواز دیتے الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیب ویطھرکم تطھیراً اہل بیت رسول کریم! نماز کے لئے بیدار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کا فیصلہ فرمایا اور تمہارے رجس کو تمہارے قریب تک نہیں آنے دے گا! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے طمع، بخل کی پلیدی کو آنے ہی نہ دیا بلکہ سخاوت کا بیج بو دیا ہے بعض فرماتے ہیں رجس سے مراد طمع اور بخل ہے جبکہ تطہیر سے سخاوت!!

پانچ سے پانچ؟

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں میں پانچ اور رکھی ہیں۔

قناعت میں عزت

گناہ میں لذت

شب بیداری میں ہیبت

بھوک میں حکمت

ترک طمع میں دولت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ عزت والے پانچ شخص ہیں زاہد، فقیہ صوفی، غنی متواضع، فقیر شاکر اور شریف سنی یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے

والا

حضرت کلبی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اہل بیت فاطمہ، حسن و حسین ہیں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اہل بیت صرف امہات المومنین ازواج رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

جنتی محل اور خدیجۃ الکبریٰ؟

نسفی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں جنت میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل کو دیکھا، حضرت جرائیل علیہ السلام نے وہاں سے ایک سیب توڑ کر مجھے کھانے کو دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے سبب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک لڑکی عطا فرمائے گا چنانچہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر میں سیدہ فاطمہ جلوہ افروز ہوئیں تو نو ماہ تک ام المومنین سیدہ خدیجۃ کے جسم پاک سے خوشبو آتی رہی۔ اور جب سیدہ فاطمہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو بعدہ ویسی خوشبو کا پتہ نہ چلتا چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنت کا اشتیاق ہوتا تو سیدہ فاطمہ سے زیادہ پیار فرماتے۔ جب آپ بڑی ہوئیں تو آپ نے فرمایا دیکھئے اب یہ حور کس کی قسمت کا ستارہ بنتی ہے۔ اسی اثناء میں حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج سیدہ فاطمہ کا جنت میں ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے محل میں عقد ہوا ہے حضرت اسرافیل نے خطبہ پڑھا، جرائیل و میکائیل گواہ بنے اور اللہ تعالیٰ ولی اور شوہر ان کے لئے ہوئے ہیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی مسجد میں ہی تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جرائیل علیہ السلام نے مجھے

آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کا نکاح تمہاری زوجیت میں دیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو شاہد بنایا ہے شجر طوبیٰ کی طرف وحی کی گئی ہے کہ ان پر یاقوت کے زیورات اور ریشم کے جوڑے نثار کرے چنانچہ ان پر نثار کردیئے۔ یاقوت کے موتی' زیورات اور لباس حوروں نے لوٹ لئے ہیں اب وہ قیامت تک ایک دوسرے کو تحائف میں دیتے رہیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوالحسن تمہیں مبارک ہو قبل اس کے کہ میں تیرا نکاح فاطمہ سے زمین پر کرتا اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح آسمان پر کردیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے ایک ایسا فرشتہ آسمان حاضر ہوا ہے جیسا تمام آسمانوں میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تمہیں تمہاری نسل کی پاکیزگی کی بشارت دینے آیا ہوں اور میرے پیچھے پیچھے یہی بشارت سنانے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آرہے ہیں ابھی وہ یہ بات کہنے پائے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی پہنچ گئے اور میرے ہاتھوں ایک سفید ریشم کا ٹکڑا رکھا جس پر بخط نور تحریر تھا میں نے تحریر کی بابت پوچھا تو حضرت جبرائیل نے کہا اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف دیکھا تو تمام مخلوق سے آپ کو منتخب فرمایا اور رسالت عظمیٰ سے تجھے سرفراز فرمایا۔ پھر دوبارہ دیکھا آپ کے بھائی' وزیر اور رفقاء کو چن لیا' پھر آپ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ کو منتخب کرکے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کردیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر جنتوں کو حکم دیا آراستہ ہو۔ حوروں کو فرمایا زینت اختیار کریں شجرۂ طوبیٰ کو فرمایا اپنے ناقابل تصور پھل' پھول بکھیر دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی ہوئی بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگیں ابھی ابھی میرے پاس ایک انصاری آیا اور اس نے اپنی بیٹی کے نکاح میں اس پر بادام

اور بتاشے برسائے ہیں، مجھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا منظر یاد آیا تو دل میں خیال کیا ان پر تو کچھ بھی نثار نہیں کیا گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے نبوت و رسالت کے اعزار و اکرام سے نوازا ہے علی و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا تھا کہ حلقہ عرش کو تھام لیں، جنتوں کو آراستہ کریں، حوروں کو کہہ دیں زیب و زینت سے مرصع خوشی و مسرت کے ساتھ رقص کریں جنتی پرندوں کو حکم دیا نغمہ سرائی کریں، شجر طوبیٰ کو حکم دیا اپنے مروارید، زبرجد، یاقوت ایسے رنگارنگ کے پھولوں اور پھلوں کو بکھیر کریں (چنانچہ ہر ایک نے سر تسلیم کرتے ہوئے اپنا اپنا نذرانہ محبت و عقیدت پیش کیا) (تابش قصوری)

ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے علی و فاطمہ کا نکاح سدرۃ المنتہی کے نزدیک شب معراج میں کیا اور حکم دیا گیا کہ ان پر در، جواہر، مرجان نثار کریں۔ (روحانی طور پر اظہار عظمت کے لئے یہ سبھی روایات ہیں) ورنہ حقیقتاً شریعت محمدیہ کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح صحابہ کرام کی موجودگی میں مدینہ طیبہ 2 ہجری کو ہوا جس میں خلفائے راشدین نے بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیں (تابش قصوری)

حضرت آدم اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حوروں میں مثل چاند

امام کسائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی بائیں جانب پسلی سے حضرت حوا کی تخلیق فرمائی اور انہیں ستر حوروں کے حسن سے نوازا چنانچہ حضرت حوا حورعین میں ایسے معلوم ہوتی تھیں جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں! حضرت آدم علیہ السلام آرام فرماتھے جب بیدار ہوئے تو انہیں دیکھا اور ان کی طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا! آواز آئی ابھی تم اسے چھو نہیں سکتے تمہارا نکاح ہوگا اور حق مہر کی ادائیگی شرط ہے دریافت حق مہر کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔ ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثلاث مرات۔ تین مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا! نیز فرمایا یہاں تک کہ تم حضرت حوا کو دین کے مسائل سکھائیں۔

حسن آدم علیہ السلام

کان آدم اورعه اللّٰہ من الحسن والکمال حتّٰی ان حذہ الا یمن یغلب علی اشعاع الشمس کان نورمحمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فیہ والا یسریغلب علی ضوء القمر کان نور یوسف علیہ الصلوۃ والسلام فیہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسے حسن و کمال سے نوازا تھا کہ

ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر غالب آجاتا کیونکہ اس میں نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چمک دمک تھی اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پر غالب آجاتا اس لئے اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نور درخشاں تھا۔

پہلی بات؟

حسن و جمال کے حسین ترین دو پیکر حضرت آدم علیہ علیہ السلام اور حضرت حوا نے جب ایک دوسرے پر نظر ڈالی تو اس طرح گویا ہوئے۔ حوا میرا خیال ہے تجھ سے اور مجھ سے زیادہ حسین اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو تخلیق نہیں فرمایا ہوگا! اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا انہیں اپنے ساتھ فردوس اعلیٰ میں لے جائیں اور جنت کے محلات میں سے کوئی محل ان کے لئے کھول دو۔ چنانچہ سرخ یاقوت کے محل کا دروازہ کھول دیا گیا اس میں کافوی خوشبو سے معمور زبرجد کا ایک گنبد باغ زعفران میں قائم تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس گنبد نما مکان کا دروازہ کھولا وہاں ایک سنہری تخت نظر آیا جس کے پائے مروارید کے تھے' اس پر ایک ایسی شہزادی جلوہ افروز تھی جس کے انوار و تجلیات اور حسن و جمال کی شعاعوں نے ماحول کو مزین کر رکھا تھا اس کے سر پر جواہرات سے مرصع سونے کا تاج تھا حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اپنے حسن وجمال کو بھول گئے دریافت کیا یہ شہزادی کون ہے؟ ارشاد ہوا یہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر کہا ان کے شوہر نامدار کا اسم گرامی کیا ہے؟

ارشاد ہوا جبرائیل! قصر یاقوتی کا دروازہ کھولئے چنانچہ اس کا دروازہ کھلا تو وہاں پر بھی کافوری خوشبو سے معمور ایک گنبد نظر آیا جس میں سونے کا تخت تھا اس پر ایک رعنا جوان جلوہ افروز دیکھا جس کا حسن یوسف کی مثل' آواز آئی یہ جوان علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کے شوہر نامدار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہے! الٰہی ان کی اولاد بھی ہے؟ آواز آئی جبرائیل! قصر مروارید کے دروازے کھول دو اس میں زبرجد کا گنبد اور عنبر کا تخت پڑا دیکھا جس پر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صورتیں موجود ہیں ان کی زیارت سے بہرہ مند ہو کر حضرت آدم علیہ السلام واپس پلٹے! اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا سے فرما دیا! فرشتوں نے ان پر جنتی میوے برسائے' اسی وجہ سے مسلمان نکاح کے وقت بادام' مکھانے' پتاشے' سوگی منقیٰ' میوے پر لٹاتے ہیں اور ان کا حاصل کرنا بھی جائز!!

پھر حضرت جبرائیل کو ارشاد ہوا انہیں جنت کی سواریوں پر بٹھا کر جنت عدن میں پہنچا دو! اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جو قسم قسم کے جواہرات سے مرصع تھا جس پر چار گنبد بنے ہوئے تھے قبتہ الرضوان' قبتہ الغفران' قبتہ الرحمتہ' قبتہ الکریم' حضرت آدم و حوا وہاں قیام پذیر ہوئے ان کی خدمت میں جنت کے میوے پیش کیے گئے۔

پھر قبہ رحمت میں گئے' منادی نے ندا کی' آسمان والوں' حضرت آدم و حوا کا نکاح کر دیا گیا ہے اور جنت کی ہر چیز ان کے لئے جائز البتہ ایک خاص شجر کی نشاندہی کر دی گئی ہے اس کے قریب یہ دونوں نہیں جاسکتے! پھر علم الٰہی کے مطابق جو کچھ ان کے لئے مقدر تھا وہ ظہور پذیر ہوا' حکم ہوا اب تم یہاں نہیں رہ سکتے چنانچہ آدم علیہ السلام باب توبہ سے اور حضرت حوا باب رحمت سے باہر نکلی! ابلیس باب لعنت سے سانپ' باب غصہ اور طاؤس باب غضب سے زمین پر اتر پڑے۔ ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت ہابیل اور ان کی ہمشیرہ جنت میں ہی پیدا ہوئے تھے ابھی شجر ممنوعہ کے کھانے کی نوبت نہیں آئی تھی اس لئے ان کی ولادت کے وقت حضرت حوا کو کسی قسم کی گرانی یا تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔ قابیل اور اس کی بہن زمین پر جنت سے آنے

کے بعد پیدا ہوئے۔ (لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے جنتی انسان ہابیل اور دنیا میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا مرد قابیل اور سب سے پہلی خاتون اس کی بہن کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کی بارات

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی! الٰہی میری تجھ سے ایک یہ بھی آرزو ہے جو میرا داماد بنے یا میں جس کا داماد بنوں اسے جنت سے سرفراز کرنا! علامہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے یہ فضیلت قیامت تک برقرار رہے گی جو بھی آپ کی اولاد میں سے کسی بھی امتی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے گا اسے بہشت کی خصوصیت حاصل رہے گی۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس سے رخصتی ہوا چاہتی تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑ لو اور آگے آگے چلو' حضور پیچھے پیچھے روانہ ہوئے' ابھی کاشانہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر دیکھئے! آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو عجیب منظر تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں حضور نے اس شان و شوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت کیا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان شوہر نامدار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پورے اعزازواکرام کے ساتھ پہنچایا جائے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا حضرت میکائیل اور دوسرے فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے دولہا' دلہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاطمہ کا علی سے نکاح کرنے کا حکم صادر ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے جنت کو جس طرح سنوارا اس کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان کی ہے جسے عربی متن میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے یہاں بطور تبرک چند باتیں درج کردی جاتی ہیں (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے آسمانی فرشتے اپنے اپنے مقام سے وہاں اترے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء بجالائے۔ چنانچہ جب وہ محبت و سرور سے اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اٹھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں حضرت فاطمہ بنت محمد کا علی سے عقد کئے دیتا ہوں فرشتو تم گواہ رہو! اور اس ریشمی کپڑے پر اس شہادت کو ثبت کردیا اور مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ اسے میں تمہیں دکھاؤں اور اس پر نور کی مہر لگاؤں جس کی سیاہی سے مشک کی خوشبو سے فضا معمور رہے اور اسے رضوان جنت کے سپرد کرو

محب طبری بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا الحمد للہ المحمود بنعمتہ ---- (الی الاخر)

روضہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسنون یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور اپنی شہزادیوں کے لئے جتنا مہر مقرر کیا اس سے زیادہ نہ باندھا جائے اور عموماً آپ کے مہر کی رقم پانچ سو درہم ہوتے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک کم از کم جتنی چیز کی بیع ہوسکتی ہے اتنا مہر مقرر کیا جاسکتا ہے امام مالک فرماتے ہیں دینار کا چوتھا حصہ کم از کم مہر مقرر کیا جاسکتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کم از کم مہر دس درہم ہیں۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ مہر دیا جاسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے وایتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا اگر تم حق مہر میں عورتوں کو ایک قنطار تک بھی دے دو تو تمہیں اس میں کچھ کم کرنے کا حق نہیں! سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بر سر منبر کم مہر کی بات کی تو ایک صحابیہ نے کہا حضرت! اللہ تعالیٰ تو ہمیں عطا فرماتا ہے اور آپ روکتے ہیں اس خاتون نے یہی آیت پڑھی اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا عورتیں تو ہم سے بھی زیادہ فقیہ ہیں پھر کبھی آپ نے کم مہر کی بابت بات نہ کی۔

میرا حق مہر شفاعت ہو؟

امام نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حق مہر کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے عرض کیا اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی امت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب امت مصطفیٰ کا پلصراط سے گزر شروع ہوگا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ کریں گی

(گویا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال و دولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نرالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لئے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی امت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میرا مہر شفاعت امت مقرر کیا جائے (تابش قصوری)

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس سے مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا میری مسرت و مسکراہٹ کا سبب یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کا نکاح میرے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ سے کرنے کی بشارت دی ہے گئی کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور علی کو رشتہ زوجیت میں منسلک فرما دیا ہے اور رضوان جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ شجرطوبیٰ کو ہلائے اس نے اسے خوب ہلایا ہے اس کے پتے دستاویز بن کر گرے ہیں جو اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے بخشش نامے ہیں۔ قیامت کے دن یہی دستاویز ان کی بخشش کی سند ہوگی۔

جب آیت ان منکم الا واردھا نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمناک ہوگئے صحابہ کرام نے پریشانی کا سبب پوچھا آپ خاموش رہے' سیدہ فاطمہ کو علم ہوا تو حاضرخدمت ہوئیں' عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کیوں پریشان ہیں۔ آپ نے یہی آیت سیدہ فاطمہ کو سنا دی۔ ان منکم الاوادھا' اس پر سیدہ فاطمہ کی آنکھوں سے بھی آنسو نمودار ہونے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچیں اور فرمایا یا شیخ المہاجرین اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی طرف یہ آیت نازل کی ہے' وان منکم الاواردھا' کیا آپ حضور کی امت کے بوڑھوں پر ایثار کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت علی سے امت کے جوانوں پر نثار ہونے کا عہد لیا' بعد حضرت امام حسن و حسین سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تو وہ امت کے کم عمروں پر قربان ہونے کو تیار نظر آئے پھر ازخود امت مصطفیٰ کی عورتوں پر ایثاروقربانی کا قصد فرمایا اتنے میں حضرت جرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے نیز فرماتا

ہے فاطمہ کو بشارت دیجئے وہ غمگین نہ ہوں میں تمہاری امت کے ساتھ اسی طرح پیش آؤں گا جیسے فاطمہ کی رضا ہوگی۔ (سبحان اللہ)

جنتی لباس؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی شادی کی شب رونا آیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبب دریافت فرمایا آپ عرض گزار ہوئیں ابا جان یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے مجھے دنیا سے کسی قسم کی محبت و رغبت نہیں لیکن آج شب مجھے اپنی اس حالت پر قدرے خطرہ سا محسوس ہوا کہ کہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نہ کہہ دیں کہ آپ کیا لائیں؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا خاطر جمع رکھو علی ہمیشہ راضی و خوش رہے ہیں اور (اب بھی ہر بات پر خوش رہیں گے) اس کے بعد ایک مالدار یہودی عورت کی شادی ہوئی اس نے اپنی شادی پر بڑی بڑی امیر عورتوں کو آنے کی دعوت دی۔ وہ نہایت فاخرہ لباس زیب تن کئے آئیں اور انہوں نے بالاتفاق کہا ہم تمام محمد کی صاحبزادی اور ان کے فقر کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں لہٰذا فاطمہ کو بلایا جائے اس نے بلا بھیجا' اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک جنتی جوڑا لئے آموجود ہوئے۔ سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہن کر جب ان کے درمیان جلوہ افروز ہوئیں تو آپ کا لباس دیکھ کر حیران رہ گئیں جب انہوں نے سیدہ پاک کی چادر مبارک کو ذرا سا اٹھایا تو انوار و تجلیات سے تمام ماحول .بقعۂ نور بن گیا۔ پھر پوچھنے لگیں! ارے فاطمہ اتنا خوبصورت اور عدیم المثال جوڑا کہاں سے آیا؟ آپ نے فرمایا یہ جنتی جوڑا جبرائیل لائے ہیں اس پر سعادت مند عورتیں پکار اٹھیں نشھدان لا الہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ اور اسلام لے آئیں پھر جن عورتوں کے خاوند مسلمان ہوئے وہ ان کے پاس ہی رہیں اور جن کے خاوند

اسلام پیش کرنے کے باوجود مسلمان نہ ہوئے تو ان مسلمان خواتین ان سے الگ ہوگئیں اور انہوں نے اپنا نکاح مسلمانوں سے کرلیا!

اپنا نیا کرتہ سوالی کو عطا فرمادیا

ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی جس شب شادی تھی، اسی شب ایک سوالی نے دروازے پر آکر سوال کیا، مجھے ایک پرانے کرتے کی حاجت ہے! سیدہ فاطمہ کے پاس ایک پیوند لگا کرتہ بھی تھا آپ نے چاہا اسے وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد لن تنالواالبر حتی تنفقوا مماتحبون(اگر تم بھلائی کے طالب ہوتو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کرتہ اس سوالی کو عنایت کردیا۔ بوقت رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، رب کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدہ فاطمہ کیلئے خصوصی تحفہ ہے؟ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اسے پہنا اور ان خواتین میں جاکر بیٹھ گئیں، عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی سیدہ فاطمہ کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی تو مشرق و مغرب تک نور ہی نور پھیل گیا یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نور اسلام سے چمک اٹھے اور کلمہ پڑھتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔

شکم مادر میں باتیں

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں میرے بطن اطہر میں جب سیدہ فاطمہ جاگزین تھیں تو مجھے کسی قسم کی گرانی محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ مجھ سے باتیں کیا کرتیں۔ جب ولادت فاطمہ

کا وقت قریب آیا تو میں نے قریشی دائیوں کو بلا بھیجا مگر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخاصمت کے باعث نہ آئیں، ابھی میں سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا ہوگا! معاً چار عورتیں جن کی چمک دمک اور حسن و جمال مثالی تھا جلوہ گر ہوئیں ان میں سے ایک نے فرمایا میں تیری والدہ حوا ہوں، دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں، تیسری بولی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ ام کلثوم اور چوتھی نے کہا میں عیسیٰ علیہ السلام کی والد مریم ہوں، (رضی اللہ تعالیٰ عنھن) ہم آپ کی خدمت کیلئے آئی ہیں۔

حضرت سیدہ عائشہ اور سیدہ فاطمہ کی گفتگو

علامہ ابن ملقن، قاضی حسین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں جگر گوشہ رسول کریم ہوں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، دنیا میں تو یہ بات درست ہے لیکن آخرت میں، اس کے برعکس ہوگا کیونکہ میرا قیام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور آپ علی کے محل میں ہوں گی آپ دونوں درجوں کا تقابل خود کرلیں!

حضرت سیدہ فاطمہ نے جواب دینے میں توقف کیا تو حضرت عائشہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور سیدہ فاطمہ کا سراطہر چوم کر فرمایا کاش کہ میرے نصیب ایسے ہوتے کہ میں آپ کے سراقدس کا ایک بال ہوتی!

حیض و نفاس سے پاک

حضرت اسماء زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت سیدہ فاطمہ ہمیشہ طیبہ و طاہرہ رہی ہیں حالانکہ ان کے شکم مقدس سے حسن و حسین اور دوسری اولاد بھی ہوئی مگر ان پر نفاس کی کیفیت طاری نہیں ہوئی چنانچہ میں

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے سیدہ فاطمہ کو حیض و نفاس کے معاملہ میں ہمیشہ پاک پایا ہے آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اولاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں، علائی کا بیان ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں سب سے پہلے حضرت قاسم متولد ہوئے، پھر حضرت زینب، حضرت طیب و طاہر، ام کلثوم، رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئے) حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر سے ہیں)

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن الربیع سے کردیا گیا وہ صاحب مال اور امین ترین شخص تھے، غزوہ بدر میں قیدیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے جب فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی والدہ ماجدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوقت نکاح عطا فرمودہ ہار رہائی کے لئے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ہار دیکھا تو آپ کو بڑا رحم آیا صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو زینب کے قیدی کو ان کے حوالے کردیا جائے اور ان کا ہار بھی انہیں واپس لوٹا دیں چنانچہ انہیں اس شرط پر رہا کردیا گیا کہ حضرت زینب کو ہجرت کرنے سے نہیں روکا جائے گا انہوں نے کہا بہت اچھا، جب حضرت ابوالعاص مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے حضرت زینب کو ہجرت کی اجازت دیدی۔ آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو کچھ لوگ آڑے کسی نے

اپنے نیزہ سے آپ کی طرف اشارہ کیا جس کے باعث حمل ساقط ہوگیا اس پر ابوسفیان بولا۔ ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی ضرورت نہیں البتہ روشن دن میں جانے کی بجائے رات کو مکرمہ مکرمہ سے نکلے! تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ رعب و دبدبہ سے روانہ ہوئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اثنائے راہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بعافیت بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ گئیں پھر آپ کے خاوند تاجر بن کر مکہ سے شام اور وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حضرت زینب کے ہاں پہنچ گئے، آپ نے انہیں پناہ دیدی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو حضرت زینب نے باواز بلند فرمایا لوگو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا بعدہ آپ اپنی صاحبزادی کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا ابوالعاص کی خاطرخواہ خدمت کرو لیکن اسے اپنے قریب نہ آنے دینا کیونکہ تم ان کے لئے حلال نہیں ہو! لوگوں نے ان کے مال پر قبضہ کرلیا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں چاہتا ہوں اس کا مال واپس کردو چنانچہ لوگوں نے مال واپس کرتے ہوئے کہا' کیا ہی اچھا ہو تم اسلام لے آو' وہ کہنے لگے مکہ مکرمہ کے لوگوں کی امانتیں میرے ذمہ ہیں میں چاہتا ہوں ان کی امانتیں واپس کرکے اسلام لاؤ چنانچہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ پاک پہنچتے ہی مسلمان ہوگئے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا بھی ان کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہزادوں میں ایک فرزند عبداللہ بھی ہیں جن کا لقب طیب و طاہر مشہور ہے یہ بچپن میں مکہ مکرمہ ہی وصال فرماگئے ان کے علاوہ حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ آپ کی حقیقی صاحبزادیاں ہیں جو حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بطن اطہر سے متولد

ہوئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی بہنیں ہیں ایک صاجزادے حضرت ابراہیم متولد ہوئے جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں' اٹھارہ ماہ کی عمر میں وصال فرماگئیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانچ برس قبل از اعلان نبوت متولد ہوئیں قریشی اس وقت تعمیر کعبہ میں مصروف تھے اٹھائیس برس کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ ماہ بعد رمضان المبارک گیارہ ہجری میں وصال فرما ہوئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارشاد علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اونٹنی کی گفتگو اور سیدہ فاطمہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی عصاء جو خیبر میں حاصل ہوئی تھی آپ سے گفتگو کرتے ہوئے سلام عرض گزار ہوئی السلام علیک یابنت رسول اللہ' اے شہزادی رسول آپ پر سلام ہو! کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کوئی کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے ہی والی ہوں' اس پر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور شفقت سے اونٹنی کا سر اپنی گود میں لیکر پیار کرنے لگی' یہاں تک کہ اس نے آپ کی گود میں ہی جان دیدی پھر اسے ایک بڑے کمبل میں لپیٹ کر دفن کردیا گیا تین دن بعد جب اس جگہ کو کھودا گیا تو اس کا کہیں نشان تک نہ ملا' اونٹنی کا حضرت سیدہ فاطمہ سے ہمکلام ہونا سیدہ کی کرامات میں سے ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے علاوہ کسی سے کبھی ہمکلام نہ ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار یہی اونٹنی کہنے لگی' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی جب چرنے جاتی تو گھاس از خود پکارتی مجھے اپنی خوراک بناؤ کیونکہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جب رات سر پر آتی تو درندے ایک دوسرے کو تاکیداً کہتے اس اونٹنی کے قریب مت جانا کیونکہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے!

وظیفہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں تین دن چولہا ٹھنڈا پڑا ہے میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو حضرت جرائیل علیہ السلام لائے ہیں۔ یااول الاولین یا آخر الاخرین یاذوالقوۃ المتین یاارحم الراحمین

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی قسم کی بھی حاجت ہوتو جمعرات کے دن اس حاجت کی طلب میں علی الصبح گھر سے باہر نکلتے وقت آیتہ الکرسی، سورۂ آل عمران کی آخری آیت، سورۂ زلزلات اور سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس میں تمام دنیا و آخرت کی حاجتیں ہیں (جو بر آئیں گی)

مناقب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مرج البحرین

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے فرمان مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس مراد سیدہ فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ایک بحرنبوت اور دوسرے بحرفتوت ہیں ان کے درمیان تقویٰ کا وصل ہے لہٰذا دونوں میں محبت ہی محبت ہے کسی طرف

سے زیادتی کا کوئی شائبہ نہیں اور ان دونوں سے موتی اور مونگے حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ظہور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں دو سمندروں کو اللہ تعالیٰ نے ملایا ایک بحر آسمان اور بحر زمین ہے چنانچہ آسمانی دریا کا پانی زمینی دریا میں گرتا ہے تو وہ موتی بن جاتا ہے۔

علامہ ثعلبی رحمہ اللہ علیہ یہاں ایک واقعہ درج کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کھجور کی گٹھلی ایک سیب میں رکھ کر دریا میں ڈال دی بارش ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی بن گیا اور جس حصہ پر بارش کا اثر نہ ہوا وہ اپنی حالت پر ہی رہا حضرت قتادہ فرماتے ہیں مرج البحرین سے مراد بحر روم اور بحر فارس ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدہ فاطمہ کی اولاد میں سے سب سے پہلے ہیں، آپ پانچ بہن بھائی ہیں حسن، حسین، محسن، زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ جن کی کنیت ام کلثوم ہے یہ تمام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی متولد ہوئے۔

برمعادی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاروق اعظم سے کردیا۔ اس کا طریقہ کار یہ طے ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آپ ام کلثوم کے ساتھ نکاح میں رضا رکھتے ہیں تو میں انہیں آپ کے پاس ایک چادر دیکر بھیجوں گا چنانچہ وہ ایک چادر لئے آپ کے پاس آئیں اور حضرت علی کے ارشاد کے مطابق کہا یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد ماجد نے آپ کو کہا تھا آپ نے کہا اپنے والد ماجد سے جاکر کہہ دینا میں راضی ہوں! اللہ تعالیٰ تم سے اور ان سے بھی راضی رہے۔

حضرت ام کلثوم اور خوشبو

ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک سفیر بھیجا آپ کی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بند کی اور کہا یہ شاہ روم کی بیوی کو میری طرف سے ہدیہ دے دینا۔ چنانچہ قاصد نے اس کی تعمیل کی شاہ روم کی بیوی نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر تحفتاً" بھیج دیا اور کہا یہ امیرالمومنین کی اہلیہ محترمہ کو پیش کردینا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جب جواہرات پر پڑی اور فرمایا یہ کہاں سے آئے ہیں ام کلثوم نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو وہ فرماتے لگے یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ کہنے لگیں یہ تو صرف میرے لئے ہیں آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے چنانچہ حضرت علی نے فرمایا بیٹی تمہیں ایک دینار کی قیمت کے برابر ملیں گے باقی مسلمانوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاصد بھیجا تھا وہ تو مسلمانوں کا تھا!

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین ہجری 15 ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن کی ولادت کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء نیت عمیس اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ فاطمہ کی خدمت میں بھیجا! جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی گئی نیز ساتویں روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا!

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی ان کا نام رکھئے انہوں نے عرض کیا آپ ہی نام رکھیں آپ ان کے نانا جان ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے کوئی نام نہیں رکھتا چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور بچے کی ولادت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھئے جس کا معنی حسن ہے چنانچہ یہی نام رکھا گیا اسی طرح جب امام حسین پیدا ہوئے تو جبرائیل نے بشارت، مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے کے نام پر شبیر رکھیں جس کے معنی حسین ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

• حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتلقی آدم من ربہ کلمات سے مراد یہ پانچ نام ہیں محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا ان ناموں کو یاد کرلیں کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت پڑے گی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو تین سو سال تک روتے رہے، پھر یاد آنے پر ان ناموں کے توسل سے دعا مانگی اور کہا یا اللہ بحق محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بخشش دے اور میری توبہ قبول فرمالئے، اللہ تعالیٰ نے ان پاس وحی بھیجی اور فرمایا اے آدم علیہ السلام اگر تم ان اسماء کے توسل سے اپنی تمام اولاد کی مغفرت طلب کرتے تو انہیں بھی میں بخشش دیتا۔

کلمات توبہ

امام کسائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کلمات توبہ آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے یہ تھے لاالہ الاانت سبحانک وبحمدک وعملت سوا

وظلمت نفسی فتب علی خیر التوابین۔جو شخص ان کلمات کو سجدہ کی حالت میں پڑھ کر اپنی غلطیوں کی معافی طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کردے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

دو نور

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علی کو عرش کے پاس دو نور بناکر تخلیق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی پشت میں ہمیں ودیعت فرما دیا۔ پھر ہم مسلسل پاک پشتوں اور پاکیزہ شکموں سے منتقل ہوتے ہوتے عبدالمطلب کی پشت میں پہنچے پھر وہ نور دو ثلث حضرت عبداللہ اور ایک ثلث ابوطالب کی پشت میں رکھے گئے اور پھر نور مجھ سے علی اور فاطمہ میں جمع ہوئے پس حسن و حسین، رب العلمین کے دو نور ہیں۔

الحسین منی وانا من الحسین

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھے جس نے حسین سے محبت کی' (ترمذی شریف) اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نام لوگوں کے علم سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادوں کو ان سے موسوم کردیا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا چنانچہ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حسین کی زیارت سے نوازا

بخاری شریف میں ہے امام حسن، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے صحیح ابن حبان میں ہے کہ امام حسین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ رکھتے تھے، برماوی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حسن سر سے سینہ تک اور حسین نیچے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے۔

الفصول المھمہ میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے پچاس دن بعد حسین شکم مادر میں آئے بعض نے کہا ہے ان دونوں کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ محترمہ ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عجیب خواب عرض کیا کہ آپ کے جسم اقدس کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آپڑا ہے! آپ نے فرمایا یہ خواب تو بہت ہی اچھا ہے میری لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں فرزند پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں کھیلے گا چنانچہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو ان کی گود میں ڈالے گئے۔ امام حسین کی ولادت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دنبہ ذبح کرکے عقیقہ کے عمل کو دوام بخشا اور جب ان کے سر کے بال بنائے گئے تو ان بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی گئی۔

مسئلہ: بچے کے لئے عقیقہ میں دو بکرے اور بچی کے لئے ایک کو سنت قرار دیا گیا ہے جب کہ بچے کی طرف سنت کی ادائیگی کے لئے ایک بکرا بھی کافی ہے امام رافعی اور نووی علیہما الرحمتہ فرماتے ہیں اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ سے بھی سنت ادا ہوجاتی ہے اس بناء پر اونٹ یا گائے سات بچوں یا بچیوں کی طرف سے بیک وقت نیت کرکے ذبح کیا جائے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ علماء حنفیہ فرماتے ہیں قربانی کے حصص میں اگر عقیقہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر عقیقہ کے جانور کو ذبح کرکے پکا کر کھانا

کھلایا جائے تب بھی جائز ہے۔ (تابش قصوری)

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کر سکے تو بہت ہی اچھا ہے بصورت دیگر عمر کے کسی بھی حصہ میں والدین یا ازخود بھی یہ سنت ادا کر سکتے ہیں اگر وسائل میسر نہ ہوں تو قرض وغیرہ سے عقیقہ کی سنت ادا کرنا مناسب نہیں' کیونکہ الدین یسر لا اکراہ فی الدین تو آسان ہے نیز دین میں سختی نہیں' اس لئے بلاوجہ تکلف میں نہیں پڑنا چاہئے (تابش قصوری)

مسئلہ: ساتویں دن تک بچے کا نام رکھنا اور ختنہ کر دینا مستحب ہے بعض نے تو واجب قرار دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سینتالیس سال کی عمر تھی کہ پچاس ہجری میں زہر خورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے اور اپنی جدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے پہلو جنت البقیع میں دفن ہوئے' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے دیکھا جیسے ان کی گرفت میں ہیں پھر ایک مکان میں داخل ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان صلح کرا دی ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس محرم الحرام 61ھ کو جمعہ کے دن شہید کئے گئے اس وقت آپ 56 برس کے تھے آپ کی شہادت پر سورج گہنا گیا لہٰذا نجومیوں کا یہ قول غلط ثابت ہوا کہ سورج گرہن اٹھائیس یا انتیسویں تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے جبکہ روضہ

میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن ہے شرح مہذب میں ہے سورج گرہن کی نماز چاند گرہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ آفتاب کا نفع مہتاب سے زیادہ ہے۔

حضور نے کلی پھینکی اور پھل دار درخت بن گیا

ربیع الابرار میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوسجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا زعفرانی پھل اور عنبر ایسی خوشبو ماحول کو مہکا رہی تھی اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا، پیاسا سیراب ہوجاتا، بکری یا اونٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا، چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام "مبارک" رکھ دیا ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہوگئے ہیں ہم پریشان سے ہوگئے یہاں تک کہ خبر آئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار بقاء کی طرف روانہ ہوچکے ہیں تیس سال بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی پھر خبر آئی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیئے گئے ہیں اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگے جس سے ہم برابر مستفید ہوتے آ رہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان ہوئے کہ خبر آئی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے رفقاء شہید کردیئے گئے ہیں۔

شہزادی کسریٰ؟

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسریٰ کی شہزادیوں میں سے ایک شہزادی کو سریہ بنایا اور اس کے بطن سے حضرت امام زین العابدین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت میں جب اسلامی لشکر نے ایران و عراق پر غلبہ حاصل کیا تو کسریٰ کی تین بیٹیاں بھی بطور مال غنیمت قید میں آئیں انہیں فروخت کرنے کی بات ہوئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بادشاہوں کی بیٹیوں کو فروخت نہیں کیا جاتا تاہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک شہزادی کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حاصل کرلیا ایک حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی گئی اس سے حضرت قاسم متولد ہوئے اور ایک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ودیعت کی گئی جس سے سالم پیدا ہوئے۔

شیطان بکثرت ہوں گے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں سب سے بدتر مال غلام اور لونڈی ہو گا جبکہ خدام کی کثرت ہوگی شیطان نما (انسان) بیشمار ہوں گے حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ عورت کو کبھی راز دار نہ بنانا اور جس کنیز سے خدمت لینا چاہو اس سے کبھی صحبت نہ کرنا!

سلام پر آزادی

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے آپ کی خدمت میں سلام و آداب بجالانے کے ساتھ ساتھ پھول پیش کئے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے آزاد کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہارے ادب و احترام کو ملحوظ رکھے تم اسے اس سے بھی زیادہ عزت بخشو لہٰذا میں نے اس کی خدمت کا صلہ آزادی عطا کردی۔

دونوں سے محبت؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر فرمایا جو مجھ سے محبت رکھے وہ ان سے بھی محبت رکھے اور ان کے والدین کے ساتھ بھی محبت رکھے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا!

امام حسن کو دیکھتے ہی میرے آنسو نکل پڑے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نگاہ اٹھائی میری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے، اس لئے کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے آپ کی ڈاڑھی مبارک سے پیار کررہے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرط محبت سے چومتے اور اپنی زبان آپ کے منہ میں ڈال دیتے اور فرماتے الٰہی! میں اس سے بھی محبت کرتاہوں پس اس سے محبت فرمایئے جو اس سے محبت رکھے آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

ہینڈ رائٹنگ مقابلہ

علامہ نسفی علیہ الرحمتہ مرقوم فرماتے ہیں امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن تختیاں لکھیں اور خوشخطی کی آپس میں بحث کرنے لگے ایک کہتا میرا خط عمدہ ہے دوسرا کہتا میرا خط اعلیٰ ہے چنانچہ فیصلہ کیلئے اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دل رکھنے کیلئے فرمایا آپ جایئے اور اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فیصلہ کرایئے۔ جب والدہ کی خدمت میں پہنچے تو دونوں کی محبت نے کسی کا دل توڑنا پسند نہ کیا اور فرمایا بیٹا آپ اپنے ناناجی کے ہاں جائیں اور وہ عمدہ فیصلہ کریں گے جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیاتو فرمایا سوائے جبرائیل

کے تمہارے اس معاملہ میں کوئی اور فیصل نہیں ہوگا جبرائیل آئے تو انہوں نے کہا اس کا فیصلہ رب العزت ہی فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل جنت سے ایک سیب لے جاؤ اور ہوا میں پھینکو جس کی تختی پر آ پڑے گا اس کا خط عمدہ ہوگا چنانچہ سیب کو جب ہوا میں اچھالا گیا تو گرتے ہوئے یہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا ایک تختی پر' دوسرا دوسری پر جا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دونوں کا خط ہی اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو برابر کے فیصلہ سے محفوظ فرمایا ہے۔

فرشتے کی حفاظت

ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئیں حضور نے سبب معلوم کیا تو عرض گزار ہوئیں میرے دونوں لخت جگر کہیں کھو گئے ہیں نہ جانے اس وقت کہاں ہوں اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا دونوں شہزادے فلاں مقام پر سو رہے ہیں اور ان کی حفاظت پر ایک فرشتہ مامور ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں پہنچے دیکھا فرشتے نے ایک پر نیچے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے اور دونوں شہزادے آرام فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھایا اور چل دیئے سرراہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاجزادہ مجھے دیجئے آپ مسکرائے اور فرمایا ان کے لئے سواری دیکھئے کتنی عمدہ ہے اور یہ دو سوار کتنے اچھے ہیں جب آپ مسجد شریف میں تشریف لائے تو صحابہ کرام سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو تمام مخلوق سے اعلیٰ ہیں عرض کیا فرمایئے کہا ان بچوں کے نانا اور نانی' صحابہ نے تصدیق کی پھر کہا ان کا نانا میں اور نانی خدیجۃ الکبریٰ ہیں یہ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے والدین سب سے بہتر ہیں جو علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ہیں ان کے چچا اور پھوپھی بہتر ہیں چچا حضرت جعفر اور پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ان کی خالہ تھیں بہتر ہیں ان کے ماموں بہتر ہیں ان کی خالہ ہیں ام کلثوم، رقیہ اور حضرت زینب ان کے ماموں، عبداللہ طیب و طاہر، قاسم وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایک علوی خاتون اور مجوسی

شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی تو اس کی بیوی سمرقند چلی گئی وہاں جامع مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خوراک کی تلاش میں باہر نکلی اور اس شہر کے ایک امیر ترین شخص کو دیکھا تو اس سے یوں سوال کیا میں ایک علوی خاتون ہیں مجھے بچوں کیلئے کھانے کی ضرورت ہے آپ مجھے تھوڑا سا کھانا مہیا کردو! وہ کہنے لگا تم دو گواہ پیش کرو کہ واقعی علوی ہو۔ وہ بولی میں غریب الوطن ہوں یہ سنتے امیر نے منہ پھیرا اور چل دیا بعدہ ایک مجوسی نے اسے دیکھا تو اسے اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا اسے رحم آیا اور اس نے کھانا پیش کردیا جب رات ہوئی تو اس امیر ترین مسلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ایک نہایت خوبصورت محل کے پاس جلوہ افروز ہیں وہ بولا یارسول اللہ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے ہے وہ بولا میں بھی مسلمان ہوں! آپ نے فرمایا تم اپنی مسلمانی کے گواہ لاؤ؟ یہ سنتے ہی وہ پریشان ہوا، آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک غریب الوطن علوی خاتون آئی اس نے سوال کیا تو نے کہا گواہ لاؤ!

خواب میں یہ منظر دیکھتے ہی بیدار ہوا اور اس عورت کے بارے معلومات حاصل کرنے لگا پتہ چلا وہ مجوسی کے گھر ہے وہاں پہنچا اور مجوسی سے عرض کرنے لگا! اس علوی خاتون کی گیں خدمت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ روانہ کردو اور اس کے صلہ میں مجھ سے ایک ہزار دنیا لے لو! مجوسی بولا میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار میں فروخت نہیں

کروں گا! اور سن گزشتہ رات جب تک میں اپنے بچوں سمیت اسلام سے مشرف نہیں ہوا سویا تک نہیں! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو مع اپنے اہل و عیال کے جنتی ہے!

مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون

مجوسی کے گھر سے کھانے کی خوشبو آرہی تھی' پڑوس میں ایک علوی خاتون نے کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا' اس نے کسی سے کہہ دیا اس مجوسی کے کھانے کی خوشبو نے بہت تنگ کرر کھا ہے یہ بات مجوسی کے کانوں تک پہنچتی تو اس نے اپنا کھانا اسی سیدزادی کے ہاں بھیج دیا صاحبزادی نے اسے دعا دی کہ الٰہی اس کا حشر میرے نانا جان کے ساتھ ہو پھر کسی صالح انسان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا مجوسی کو جاکر بشارت دو کہ علوی خاتون کی دعا اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں قبول کرلی ہے جیسے ہی اس صالح مرد نے جاکر اسے بشارت سنائی تو فوراً پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ۔

حج کے لئے فرشتہ مقرر کردیا گیا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ ایک صالح مرد ہر سال حج کے لئے جاتا تھا ایک بار حج کی اشیاء خریدنے بغداد شریف کے بازار میں پہنچا تو اسے ایک خاتون نے کہا میں سیدزادی ہوں' میرے یتیم بچے چار روز سے بھوکے ہیں ان کا خیال کرو! یہ سنتے ہی اس نے حج کیلئے جمع شدہ تمام دینار اس سیدزادی کے حوالے کردیئے جب لوگ حج سے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کے لئے گیا وہ جس کسی حاجی سے ملتا بوقت ملاقات کہتا اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول کرے تو جواباً اسے بھی حاجی صاحبان کہتے اللہ تعالیٰ تمہارا حج بھی قبول کرے۔

یہ سن کر اسے تعجب ہوا اسی شب اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تجھے تعجب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا فرمائے جو ہر سال قیامت تک تمہاری طرف سے حج کرتا رہے' اب تمہارا دل چاہے حج کرو یا بیٹھا رہو!

اس کا بدلہ میں دوں گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے اہل بیت کی خدمت میں ہدیہ وغیرہ دے گا اگر وہ دنیا میں بدلہ نہ دے سکے تو آخرت میں اس کا بدلہ میں دوں گا!

دو پھول

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد دنیا میں پھول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور دنیا میں میرے دو پھول حسن و حسین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

امام حسن و حسین پر مجھے فخر ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت میں میرا اور دیگر تمام انبیاء مرسلین کا ٹھہراؤ ایک ہی مقام پر ہوگا! پھر منادی ندا کرے انبیاء کرام اپنی اپنی اولاد پر فخر کریں! تو میں اپنے حسن و حسین پر فخر کردوں گا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید عالم نے فرمایا بچے جنت کی خوشبو ہیں (الدر الثمین خصائص الصادق الامین) مزید فرمایا بچے جنت کے پھول ہیں (ربیع الابرار)

نور اور سرور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مشغول نہ رہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں تو دشمنان خدا سے رغبت کیسی؟

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں اپنے اہل خانہ سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے بھاگا ہوا غلام ایسے آدمی کا اللہ تعالیٰ نماز' روزہ اور عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

بوسہ مودت و بوسہ رحمت

حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ باپ اپنے بچے کے رخسار کا بوسہ لے تو یہ بوسہ مودت ہے اور بچہ اپنے باپ کے رخسار چوم لے تو بوسہ رحمت کہلائے گا بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی چومنا بوسہ شفقت ہے مومن کا اپنے ایمان دار بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت و اکرام ہے اور زوجہ کا منہ چوما بوسہ شہوت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے بچوں کا بوسہ لیا کرو کیونکہ اس کے سے اجر ملتا ہے

ہاتھ چومنا سنت ہے

قال فی الروضۃ: تقبیل الید لذھد اوعلم اوشرف اوصلاح سنۃ زہد' علم' شرف اور نیکی کے باعث کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے (یعنی عالم دین' شیخ طریقت' ولی اللہ' بزرگ اور نیک لوگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے) (تابش قصوری)

دنیادار کی عزت و شوکت کیلئے ہاتھ چومنا ناجائز نہیں، اپنے چھوٹے بچے کے رخسار یا ہاتھ پاؤں کا شفقت سے چومنا سنت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے بچے کا بوسہ لینا بشرطیکہ شہوت سے نہ ہو تو سنت ہے کسی فوت شدہ بزرگ کے چہرے کے بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سفر سے آنے والے سے مصافحہ کرنا رخسار پر بوسہ مسنون ہے بلاوجہ کسی کا بوسہ لینا مکروہ ہے صاحب عزوجاہ مسلمان کی تعظیم کے لئے پیٹھ کو خم دیکر اس کا خیرمقدم کرنا جائز ہے بصورت دیگر کسی عام انسان کے لئے پشت خم کرنا مکروہ ہے نیز اہل علم و فضل کے اعزازواکرام کے لئے قیام تعظیمی جائز ہے ولا باس بالقیام لاھل الفضل علی وجہ البر والاکرام (واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم)

سرخ یاقوت کا محل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! چچا جان تجھے مبارک ہو اس بات کی، اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے سبز یاقوت کا جنت میں محل تیار کرایا ہے میرے لئے سپید یاقوت کا اور تمہارے لئے سرخ یاقوت کا محل بنوایا ہے لہٰذا تمہارا جنت میں مقام حبیب و خلیل کے درمیان ہوگا!

کملی میں چھپالیا

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا چچا اپنی اولاد کو میرے پاس لے آیئے وہ بمع اہل و عیال حاضر ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں سبھی کو چھپا کر یوں دعا کی! الٰہی جیسے میں ان کو اپنی کملی میں چھپایا ہے ایسے ہی روز قیامت انہیں اپنی رحمت کی چادر میں چھپا لینا یہ میرے اہل بیت میں سے ہیں اس پر ذرے ذرے نے امین کہی!

دعائے مغفرت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن دعا فرمائی الٰہی عباس' ان صاحبزادے اور ان سے محبت رکھنے والے تمام کی مغفرت فرمائے گا! مجمع الاحباب میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام تھے مگر وہ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔

آپ بڑے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے مگر ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! چچا؟ آپ بڑے ہیں یا میں؟ تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہوں نے عرض کیا عمر میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ ہیں۔ (تابش قصوری)

ایمان کی دولت؟

عزوہ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرداران مکہ میں شامل تھے' آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے مدمقابل عباس آئیں وہ ان پر حملہ نہ کریں کیونکہ وہ مجبور آئے ہیں سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم تو نہیں چھوڑیں گے جب ہم اپنے بیٹوں' بھائیوں اور باپ تک کو نہیں چھوڑیں گے تو عباس کا بھی لحاظ نہیں رکھا جائے گا اگر میرے مدقابل آئے تو میں ان کے منہ میں تلوار کی لگام دوں گا! اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یاابا حفص (حضرت عمر فرماتے ہیں) آج مجھے پہلی مرتبہ حضور نے اس کنیت سے یاد فرمایا تھا کیا میرے چچا کے چہرے کو زخمی کیا جائے

گا حضرت عمر عرض گزار ہوئے ہرگز نہیں البتہ آپ مجھے اجازت دیں میں ابوحذیفہ کی گردن مار دوں!

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اس بات سے ہمیشہ نادم رہا اور دعا کرتا رہا الٰہی مجھے شہادت عطا فرماکر اس بات کا کفارہ بنا دے چنانچہ چند یمامہ میں شہید ہوئے غزوہ بدر کا نتیجہ فتح کی صورت میں برآمد ہوا تو قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے رات کو حضرت عباس کے کراہنے کی آواز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا مجھے ان کی تکلیف دہ آواز نے پریشان کرر کھا ہے۔

یہ سنتے ہی ایک صحابی نے حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کردیں۔ حضور نے فرمایا تمام قیدیوں کے ساتھ ایسے ہی سلوک کرو! جب فدیہ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے تیرے اسلام کو زیادہ جانتا ہوں بہرحال تم اپنا' اپنے بھتیجے نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو!

عرض کرنے لگے! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے پاس تو مال نہیں! اس بات پر مالک علوم غیب' عالم ماکان ومایکون محرم اسرارالٰہی محمد مصطفیٰ نے فرمایا۔

وہ مال کہاں گیا' جس کو آپ نے ام الفضل سے مل کر زمین میں دفن کیا ہے کیا مکہ مکرمہ سے روانگی کی شب ام افضل سے یہ نہیں کہا تھا اگر میں کسی مصیبت میں پڑ جاؤں تو یہ مال میرے بیٹے فضل اور عبداللہ میں اتنا اتنا تقسیم کردینا۔

یہ سن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری

خیال آیا مسلمان، نیک وبد، پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے! اللہ! کی قسم ان باتوں کو میرے اور ام افضل کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ پانچ سو مثقال سونا جو چلتے وقت ام الفضل کو دیا کہاں گیا؟ وہ بولے آپ کو کس نے مطلع کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے جو عالم الغیب ہے حضرت عباس نے کہا مجھے ایسا ہی رب چاہئے جو عالم الغیب ہو اور یہ کہتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسرمنبر فرمایا کرتے لوگو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسے تعظیم فرماتے جیسے بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے لہٰذا تم بھی آپ کی پیروی میں ان تعظیم و تکریم بجالاؤ!

حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش؟

صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا فرمایا کرتے! الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناکر پیش کرتے ہیں ان کے وسیلے سے بارش عطا فرما پھر حضرت عباس سے عرض گزار ہوتے یاابوالفضل! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے بارش کی دعا مانگئے چنانچہ وہ کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا بجالاتے۔ کہتے الٰہی تیرے پاس بادل ہے تیری ہی پاس پانی ہے لہٰذا اپنے کرم سے بادل بھیجئے اور بارش نازل فرمادیجئے الٰہی قوم میرے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوئی ہے انہیں نے باران رحمت سے سیراب فرمادیجئے ہماری جان اور اہل و عیال

کے متعلق دعا قبول فرما لے الٰہی! تیری جناب میں ہم بے زبان چوپایوں اور جانوروں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں الٰہی تو اپنے کرم سے مسلسل نافع بارش سے سیراب فرما۔ الٰہی ہم تجھ سے ہی امید رکھتے ہیں۔

الٰہی چھوٹے زاری کرتے ہیں بڑوں پر رقت طاری ہے ہماری فریاد سنئے اور تو ہی فریاد درس ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقت آمیز اور پرسوز دعا کو قبولیت کا زیور پہنایا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ بادل اٹھ آئے اور لوگ پکار اٹھے دیکھو رحمت خداوندی کا ظہور ہو گیا لوگ ابھی اپنی جگہ سے واپس نہیں پلٹے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ صحابہ کرام اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اقدس کو مس کرنے لگے اور کہتے جاتے تھے اے ساقی قوم آپ کو مبارک ہو۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم کہنے لگے' واللّٰہ ھوالوسیلہ الٰی اللّٰہ والمکانۃ منہ اللہ کی قسم یہ اس کی بارگاہ میں وسیلہ جلیلہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مرتبہ بلند ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ 32 ہجری قبول بعض 34 ہجری ،عمر 88 سال میں وصال فرمایا۔ مدینہ منورہ' جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قدزرت قبرہ والحمدللّٰہ' الحمدللّٰہ مجھے آپ کے مزاراقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہے حضرت عباس بن مرداس بھی صحابی ہیں ان کا مزارپاک بھی بقیع شریف میں ہے اس کی زیارت کا شرف بھی مجھے نصیب ہے۔

(نوٹ) حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق ثابت ہوا کہ اسلاف نے اکابراسلام کے مزارات تعمیر فرمائے اور حضور کے امتی ہمیشہ مزارات کی زیارت کیلئے حاضری دیتے رہے خصوصاً مدینہ پاک کے جنتی

قبرستان، جنت البقیع میں صحابہ کرام اور ائمہ دین کے مزارات مرجع خلائق رہے مگر دنیا میں واحد نجدی گروہ ایسا ہے جس نے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور حجاز مقدس کے دیگر مقامات سے مسلمانوں کے خصوصاً صحابہ کرام، ائمہ اسلام کے مزارات کو اکھاڑ پھینکا، تاہم جو عاشقان مصطفیٰ کے دلوں میں ان کی عظمت و رفعت اور مودت و محبت کے چراغ روشن ہیں انہیں بجھا نہ سکتے بناء علیہ آج بھی لوگ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے قبرستانوں جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں ایسے ہی عقیدت و محبت سے حاضر ہو کر دعائیں مانگتے رہتے ہیں جیسے ان کے سامنے مزارات اسی طرح اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں۔

تابش قصوری

مناقب حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

چچا اور رضاعی بھائی

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور آپ کی والدہ کے چچا کی صاحبزادی کے فرزند ارجمند اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے ان میں سے چار نے اسلام کو پایا (حضرت ابوطالب کی بابت اختلاف پایا جاتا ہے) حضرت حمزہ اور حضرت عباس مشرف بہ اسلام ہوئے' ابولہب نے انکار کیا اور کفر میں مرا' یہ بلحاظ عمر سب سے بڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی کنیت ابولہب سے قرآن کریم میں اس کی مذمت کی اور ہلاکت کا بیان فرمایا' اس کا نام عبدالعزیٰ تھا عزیٰ ایک بت تھا کسی بھی بت کی طرف اللہ تعالیٰ عبودیت کا ذکر قرآن پاک میں نہیں فرمایا ابولہب نے حسن و جمال کے باعث اپنی کنیت اختیار کی حالانکہ گھر والوں نے ابوالضیاء اور ابوالخیر کنیت رکھنے کا مشورہ دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے دل میں یہ بات دور رکھی اور اپنی خواہش کے مطابق ابولہب کنیت پر ہی قانع ہوا۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان نبوت کے دوسرے سال ہی مشرف بہ اسلام ہوئے' ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ آپ شکار پر گئے ہوئے تھے ادھر صفا پر سے ابوجہل کا گزر ہوا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر بکواس شروع کردی اور پھر حد سے بڑھتے ہوئے آپ کو

جسمانی تکلیف سے دوچار کیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبرواستقامت سے برداشت کیا اور جوابی کارروائی نہ فرمائی' اتفاقاً وہاں ایک لڑکی ابوجہل کی بکواس اور حرکات نازیبا کو سن رہی تھی جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو اس نے ساری باتوں سے آگاہ کردیا۔ یہ سنتے ہی غضبناک حالت میں ابوجہل کے پاس آئے اور اپنی کمان سے اس کا سر پھوڑ ڈالا اور کہنے لگے تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادتی کرتا ہے سن لو! میں نے ان کے دین کو اپنا لیا ہے میں اسی کا قائل ہوں جس کے وہ قائل ہیں قریش دلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور جلالت کا سکہ حضرت حمزہ کے اسلام لانے میں دلوں پر بیٹھ گیا یہ کہہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس و اعلیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتوں آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزہ اللہ و رسول کے شیر ہیں حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلیٰ اور محبوب ترین مجھے میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سید الشہداء شیر خدا و رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور آپ کے اعضاء کو کاٹ لیا گیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی یہ حالت دیکھ بہت روئے اور یوں کہہ رہے تھے اے میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ بہت زیادہ صلہ رحم کرنے اور بڑے مخیر تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح عطا فرمائی تو میں ستر کفار کو ایسے ہی مثلہ کردوں گا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم لئن صبرتم لھو خیر للصابرین اگر تم کسی کو سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو صابرین کے لئے بہتر ہے۔

حضور نے یہ پڑھتے ہی فرمایا میں صبر کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے 32 ماہ (یعنی اڑھائی سال) بعد غزوہ احد میں سعادت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے اس وقت 59 سال کے تھے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی شہادت پر آپ کی خدمت میں یوں نذرانہ عقیدت و محبت پیش کیا۔

ابا یعلی لک الارکان هدت -- وانت الماجد البر الوصول

آپ کے ہم نام حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں ان سے نو احادیث مروی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو صالح رکھی ان کا وصال 61 ہجری میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

شاتمانِ صحابہ کرام کا انجام

اہل بیت اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین حب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ان سے دشمنی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کے مترادف ہے مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حب اہل بیت کے پردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کیے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام کی شان اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں، زبان و قلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے۔ امت مصطفیٰ میں اہل بیت کی جتنی تعریف صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال اور یہی وجہ ہے کہ ایمان و اسلام کے لئے ان کا وجود جزو ایمان اور معیار قرار پایا۔ یہاں عبرت کے لئے شاتمان صحابہ کے شرعی حکم کے ساتھ حکایات درج کی جاتی ہیں۔ ممکن کہ بعض لوگ سبق حاصل کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں کتاب و سنت ناطق ہیں۔ فضائل و مناقب سے کتب تاریخ و سیر پر ہیں۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت، ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو گالیاں دینا بے ادبی اور گستاخی کرنا توہین و تنقیص کا نشانہ بنانا حرام و کفر ہے، جو ایسا کرے وہ ملعون و مفتری اور کذاب ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا

امیر معاویہ' سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کہے کہ یہ کفر و ضلال پر تھے' وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کو جو اصحاب رسول کی عزت نہ کرے گویا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و دشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

حضرت امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول' قرآن و احکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام کے بغیر نہیں پہنچیں' پس جو ان پر جرح کرتا ہے' اس کا مقصد کتاب و سنت کے مٹانے کے سوا کچھ نہیں پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق' گمراہ' کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے' تم انہیں جہاں پاؤ' ان سے دور رہنا' آپ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلہ وسلم) ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکرصدیق' حضرت عمرفاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔

(الصارم المسلول ص 583) (ابن تیمیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ' جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی' جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا پس جس نے اللہ تعالیٰ کو

ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف' شفا شریف)

حکایت : محمد بن عبداللہ المہلبی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا' کیا دیکھتا ہوں' حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ شخص مجھے اور ابوبکر صدیق کو گالی دیتا ہے' آپ نے فرمایا جاؤ ابو حفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ' آپ گئے اور اس شخص کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئے' اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹا دو اور قتل کردو (یاد رہے کہ یہ شخص شیخین کو گالی دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کردیا۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کردیا' میں نے خواب سے اٹھتے ہی اس کے گھر کا راستہ لیا تاکہ اس کو عبرت ناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کردوں ممکن ہے وہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی' دریافت کیا تو اس کے گھر والوں ے کہا آج رات جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا' کسی نے آکر قتل کردیا' میں آگے بڑھا' اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی۔ (کتاب الروح' ابن قیم ص 328)

حکایت : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "جذب القلوب" صفحہ 186 میں نقل فرماتے ہی کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سا مال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے پاس لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہرہ سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کو نکال لیں۔ امیرمدینہ نے بھی بوجہ بد مذہبی اور لالچ اس نامقبول فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا' جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لئے حرم شریف کھول دیں' یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضہ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماعشاء پڑھ چکے' دروازہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے 'کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لئے باب السلام پر موجود تھے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دبک کر گریہ زاری کرنے لگا' بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔ ابھی وہ منبر شریف تک بھی پہنچنے نہ پائے تھے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہوا' سب کے سب بمع ساز و سامان وغیرہ جو وہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھر امیرمدینہ ان کا منتظر تھا۔ جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا' میں نے جو کچھ دیکھا اسے سنا دیا' اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا آپ خود جاکر دیکھئے ابھی تک یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مورخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمہوی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص 188)

حکایت: مولوی امیرعلی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی مشہور عالم تصنیف اشعتہ اللمعات ج 4 ص 653 کے حاشیہ پر رقم ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی اور ایک سنی کے آپس میں تعلقات تھے' سنی جب حج کے لئے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا "میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں" سنی

نے کہا بتاؤ تو سہی' اس نے کہا تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت اقدس میں عرض کردو گے' سنی نے کہا' عرض کردوں گا' رافضی نے کہا "بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم و لے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردود شمن نزد شماد فون اند" بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دو دشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

سنی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں۔ القصہ جب سنی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا' رات کو روضہ النبی کی زیارت کیلئے دوبارہ حاضر ہوا' زاروقطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا' اونگھ طاری ہوگئی' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت ہوئی' ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہیں' سیدنا صدیق اکبر گردن میں قرآن حمائل کیے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم تلوار حمائل کیے ہوئے ہیں' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دو' حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کردیتے ہیں۔

سنی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا' یہ تمام واقعہ مولوی خدا بخش خان صاحب سے ذکر کیا' تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل و عیال کو روتا ہوا پایا انہوں نے کہا تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لئے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے گڑھے میں پھینک دیا' صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا' رافضی کے اہل و عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا'

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

محمد منشا تابش قصوری

اکابر امت کے فضائل و مناقب

عظمت امت محمدیہ

اللہ تعالیٰ کے وکذالک جعلناکم امۃ وسطالتکونواشھداء علی الناس۔ہم نے تمہیں ایسی باعظمت امت بنایا تاکہ لوگوں کے لئے تم شاہد بن جاؤ! امت وسط سے مراد بہترین امت ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ علیہ وکنتم خیرامۃ اخرجت للناس (تمہیں لوگوں کے لئے بہترین امت بنایا) میرے حبیب کے صحابہ تم امت محمدیہ میں بہترین ہو' اس لئے تم نیکی کی تبلیغ کرنے اور برائی سے منع کرنے والے ہو اور تمہارا اللہ پر نہایت پختہ ایمان ہے۔

خدا و رسول کا خلیفہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی تبلیغ کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے وہ اللہ و رسول اور قرآن کریم کا خلیفہ ہے۔ (ظاہر ہے اس امت میں اولین مبلغ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور صحابہ کرام میں بالاتفاق خلفاء راشدین السابقون الاولون من المھاجرین والانصار ہیں اس آیت کی روشنی میں سب سے پہلے مبلغ ہیں لہٰذا اس بناء پر بالتحقیق خلفاء راشدین اللہ تعالیٰ' رسول کریم اور کتاب اللہ کے احکام امت مرحومہ کو پہنچانے کی وجہ سے خلفائے حق ہیں۔ (تابش قصوری)

امر بالمعروف کو نہی عن المنکر سے مقدم اس لئے کیا گیا کہ اس میں آسانی ہے اگر یہ کہا جائے کہ امر و نہی ایمان کی فرع ہیں اور ایمان اصل تو فرع کو اصل پر کیوں مقدم کیا؟ جواب دیا گیا ہے کہ ایمان میں تمام امتیں شامل ہیں لیکن امر بالمعروف نہی عن المنکر امت محمدی کے اوصاف میں خاص ہے اگر کہا جائے یہ کام تو دیگر لوگ بھی کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں جواباً کہا جائے گا وہ لوگ زبانی امر و نہی کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ امت مصطفیٰ زبان و عمل سے بھی اور جہاد بالسیف سے بھی جبکہ دوسرے لوگ جہاد سے روکتے ہیں۔

خدا اور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء پر اس آیت کے ذریعے درود شریف سے نوازا ھوالذی یصلی علیکم وملائکتہ وہی ذات ہے جو تم پر صلوۃ بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ نیز امت مصطفیٰ کو بشارت دی لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ فکر نہ کرو، غم نہ کرو بیشک تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان میں کامل رہو۔

اعلان محبت

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ارشاد ہوا واتخذاللّٰہ ابراہیم خلیلًا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور امت محمدیہ کے لئے اعلان فرمایا یحبھم ویحبونہ میرے حبیب! آپ کی امت خدا سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا ہے اپنی شان کے مطابق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیمًا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا، امت محمدیہ کے لئے ارشاد ہوا فاذکرونی اذکرکم تم میرا ذکر کرو میں تمہاری مشہوری کروں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وایدناہ' بروح القدس ہم روح قدس سے آپ کی مدد فرمائی امت مصطفیٰ کے لئے ارشاد ہوا وایدھم بروح منہ اور ہم نے اپنی طرف سے روح بھیج کر مدد فرمائی

(بلکہ لیلتہ القدر میں تو اللہ تعالیٰ روح الامین کے ساتھ فرشتوں کی جماعتیں حضور کے عبادت گزار امتیوں کی طرف بھیجتا ہے جو انہیں فجر کے طلوع ہونے تک سلام کرتے رہتے ہیں) (تابش قصوری)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضٰی آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم   خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

امت محمدیہ کے لئے اعلان ہوا رضی اللّٰہ عنھم ورضو عنہ' ذلک لمن خشی ربہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی' خشیت الہیہ سے جو مرصع ہیں یہ ان کے لئے بشارت ہے

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ میرے گھر حضور آرام فرما تھے کہ تین بار مسکرائے بیداری پر میں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو بخش دیا' اس پر میں بطور اظہار مسرت مسکرایا پھر ایک آواز سنائی دی' جبرائیل نے کہا یہ آوازہ جنت ہے وہ ہر روز بڑے اشتیاق سے پانچ مرتبہ آپ کی امت کو یاد کرتی ہے اور اس کا پانچ بار پکارنا پانچ نمازوں کی طرف مشیر ہے نیز آپ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں میں اپنے امتیوں کو دیکھا تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہیں (جس کے باعث میں خوشی سے مسکرا اٹھا)

چھوٹی عمریں' رحمت خداوندی کا مظاہرہ

علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ پر بے شمار رحمتوں میں سے ایک یہ بھی بڑی رحمت ہے کہ اسے آخیر زمانہ میں پیدا فرمایا اور عمریں چھوٹی بنائیں' ثواب بڑھا دیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں دعائیں بھی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے اعلان کردیا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها'جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا عطا کی جائیں گے۔ (اس سے بھی بڑھ اعلان ہوا لیل ے القدر میں ہر قسم کی نیکیاں ہزار مہینوں سے بہتر ہیں صرف ایک رات میں نیکیوں کے انبار لگا دیئے گئے اب یہ رات تو ہر سال آتی رہتی ہے تو ہر سال اس رات میں امت محمدیہ کے عبادت گزار خوش نصیب امتی ایک ایک ہزار ماہ یعنی ساڑھے 83 سال کی نیکیاں حاصل کرلیتے ہیں۔

خطاؤں پر خطا عادت ہماری   عطاؤں پر عطا شیوہ تمہارا

امت محمدیہ کے لئے یہ آیت بھی کمال بشارت پر دلالت کررہی ہے کمثل حبة انبت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبه'ان کی نیکیوں کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلے اور ہر خوشے میں سو سو دانے! آخر میں تو مہر ہی لگا دی والصابرون اجرهم بغير حساب اور صبر کرنے والوں کو تو اتنا اجر دیا جائے گا جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ (سبحان اللہ)

عظمت مؤذن اسلام

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم بیان کرتے ہیں جو شخص مسجد میں اذان دینے پر مداومت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے چالیس ہزار انبیاء کرام' چالیس ہزار صدیقین اور چالیس ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی شفاعت میں چالیس ہزار جماعتیں ہوں گے

جبکہ ہر جماعت میں چالیس ہزار اشخاص ہوں گے اور اسے ہر ایک جنت میں چالیس ہزار شہر عطا کئے جائیں ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے اور ہر محل میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں چالیس ہزار کرسیاں ہوں گی جن پر حوریں جلوہ افروز ہوں گی ان حوروں میں ایک اس کی مخصوص زوجہ ہوگی جس کے لئے چالیس ہزار خادمائیں ہوں گی اور ان کے لئے چالیس ہزار دسترخوان ہوں گے اور ہر دسترخوان پر چالیس ہزار برتن' ہر برتن میں چالیس ہزار اقسام کے کھانے ہوں گے اور وہ حوریں ایسے زیورات سے آراستہ ہوں گی جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ: یہ تو مؤذن کی شان و شوکت کا بیان ہے علماء و مبلغین کی عظمت کا کیا عالم ہوگا اور پھر شہداء صدیقین خصوصاً انبیاء مرسلین کے اعزازواکرام اور جاہ و حشمت کا تو کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ (تابش قصوری)

ایک لمحہ تدبرو تفکر

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ساعت تصورو تفکر ذات خداوندی سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اس وقت وہ اسی ذات کے تفکر میں ڈوبے ہوئے تھے پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں گیا تو وہ فرمارہے تھے ایک لمحہ کا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرمارہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے بعدہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان تمام باتوں کو آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا ہر ایک نے سچ کہا جائیے اور انہیں میرے

پاس بلا لایئے۔ میں تمام حضرات کو بلا لایا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی فکر کے بارے دریافت کیا انہوں نے کہا میں زمین و آسمان کی تخلیق میں فکر کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق' رازق ہے ناصر ہے اور مغفرت فرمانے والا اور برکات کا عطا کرنے والا ہے پھر زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق مدد کرنے والا' اسے پھیلانے والا بابرکت ہے۔ حضور نے پھر اس آیت کریمہ کو پڑھا ان فی خلق السمٰوات والارض (الآیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فکر کی بابت دریافت فرمایا وہ کہنے لگے میں موت اور اس کی کیفیات سے متعلق غور کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہارا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے ایک اور حدیث میں ہے فکر سے عمدہ کوئی عبادت نہیں کیونکہ یہ غفلت کو دور کرتا ہے خشت الٰہی پیدا کرتا ہے جیسے پانی بیج کو اگاتا ہے (گویا کہ فکر عبادت کا مغز ہے) پھر یہ آیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی الذین یذکرون اللّٰہ قیاما وقعوداً وعلٰی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض اور فرمایا الذین یذکرون اللّٰہ سے عبادت لسانی' قیاما وقعوداً سے عبادت جسمانی ہے یتفکرون سے عبادت قلبی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جس چیز سے اسے خطرہ لاحق ہو اس سے بچائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تفکر کے بارے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا میں دوزخ اور اس کے احوال کے بارے سوچتا ہوں اور عرض کرتا ہوں الٰہی تو مجھے حشر میں اتنا وسیع و عریض کشادہ اور طویل کردے کہ میں اکیلا ہی دوزخ کو

بھردوں تاکہ تیرے وعدہ کی تصدیق بھی ہوجائے اور امت محمدیہ میں سے کسی ایک کو بھی عذاب نہ ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے پھر حضور نے ارشاد فرمایا۔

اراف امتی بامتی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقولہ حتی یصدیق وعدل الٰی قولہ لاملان جہنم میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں اور اپنے قول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ کلمات کی تصدیق فرمادی۔

خدا مہربان

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال کے وقت آنکھیں نمناک ہوئیں تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کیوں پریشان ہیں فرمایا امت کی مغفرت و بخشش کے بارے غمگین ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں دے گا جب تک ان میں آپ رہیں گے یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام غیب ہوئے اور تھوڑی سی دیر بعد آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا پھر بشارت دی کہ ان پر میری رحمت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا بشرطیکہ وہ استغفار کرتے رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح انتہائی مہربان والدہ اپنے بچے کیلئے شفیقہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ میری امت پر اس سے بھی زیدہ مہربان و شفیق ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی امت نہیں جس کا بعض حصہ دوزخ اور بعض جنت میں نہ ہو مگر میری تمام امت آخرکار جنت میں جائے گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت، امت مرحومہ ہے آخرت میں یہ عذاب سے محفوظ رہے گی۔ (اب امتیوں پر لازم ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا عملاً ثبوت دیں وہ یوں کہ ہم یہ ہی نہ کہتے رہیں کہ امتی ہیں بلکہ سرکار فرمائیں الٰہی! یہ میرے امتی ہیں اگر کسی کے بارے حضور نے فرمادیا یہ میرا امتی نہیں تو کیا بنے گا؟

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان لیا

قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میری اولاد، حضرت نوح علیہ السلام کہیں میری شریعت والے، حضرت ابراہیم کہیں میری ملت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے میری امت اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو جنت میں چلے جاؤ اور یہ اعزاز صرف اور صرف امت محمدیہ کو حاصل ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اپنی طرف نسبت دیتے ہوئے فرمایا عبادی! میرے بندو!

مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تارخ ہے (گو وہ ابن آذر کے نام سے معروف ہوئے) عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً کے بارے علائی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن تمہارے ساتھ ہوں حضرت ابراہیم فرمائیں گے (آپ میری دعا، حضرت عیسیٰ کہیں گے آپ میری بشارت ہیں) (شفا شریف)

درخت، شاخیں اور پھل

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا جس کا عرض

آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اس کے درخت لاالہ الااللہ اس کی شاخیں محمد رسول اللہ اور اس کا پھل سبحان اللہ والحمدللہ ہیں اس کے دروازوں پر نقش ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ آپ کی امت کے لئے تیار کی گئی ہے۔ صبح کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟ اور ان کی امت کون؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اتنے میں حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد میرے حبیب ہیں میری مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں اگر میں انہیں تخلیق نہ کرنا ہوتا تو نہ دنیا پیدا کرتا نہ ہی جنت و دوزخ بناتا' وہ میرے آخری نبی' قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک باعث عزت و عظمت ہے جنت مخلوق پر اس وقت تک حرام جب تک میرے حبیب اور ان کی امت داخل نہ ہوں۔

حضرت مقاتل رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اکہتر مرتبہ ذکر فرمایا ان میں سے یہ بھی ہے ولقد ابراہیم رشدہ من قبل' بیشک ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی رشدوہدایت سے سرفراز کرچکے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانے میں متولد ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ نمرود نے اپنے گھر میں دو سفید پرندے دیکھے ایک نے اسے کہا! نمردو تیرے لئے تباہی مقدر ہوچکی ہے میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے۔ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت پہنچی ہے جب وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے تو ان کی تصدیق کرنا' اس نے حضرت ابراہیم کے چچا آذر سے کہا وہ کہنے لگا ممکن ہے وہ دونوں سرکش جن ہوں نمردو پھر سویا تو اس نے اپنے سامنے نور عظیم دیکھا اس نے اسے مارنا چاہا تو اس کی ایک آنکھ نکل پڑی۔ خواب کی تعبیر دینے والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ

خواب تو تمہاری سلطنت کی بربادی پر دلالت کرتا ہے۔ پھر وہ سویا تو خواب دیکھا تارخ کی پشت سے چاند برآمد ہوا ہے اور اس نے زمین و آسمان کو منور کر رکھا ہے اس نے آذر سے کہا کہ آج یوں خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگا اس کا سبب بتوں کی بکثرت عبادت و خدمت ہے (فکر کی کوئی بات نہیں)

میرے سوا کون رب ہے؟

اسی رات نمرود نے پھر خواب دیکھا کہ میرا تخت دوسرے تختوں میں گھوم رہا ہے پھر اسے اپنے تخت پر ایک نہایت خوبصورت انسان نظر پڑا جس کے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں میں چاند ہے اور وہ کہہ رہا ہے تو اپنے رب کی عبادت کر، نمرود کہتا ہے کیا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے؟ وہ بولے ہاں! زمین و آسمان کا خالق پھر اس شخص نے تخت سے کہا حرکت کر تو وہ ہلنے لگا! یہاں تک کہ نمرود تخت سے نیچے گر پڑا اور اس پر خواب میں ہی اتنا خوف طاری ہوا کہ ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔ پھر اس نے آذر کو بلایا اور خواب سنایا اس نے کہا یہ خواب تو ملک پر بھاری ہے۔

نمرود کو جب پھر نیند نے آلیا تو اسے بلندی پر ایک نور چمکتا نظر آیا کہ لوگوں کو آسمان پر چڑھتے دیکھ رہا ہے جو ایک نہایت حسین و جمیل شخص کو آسمان سے لا رہے ہیں اور لوگ اسے عرض گزار ہیں آپ ہی کے وسیلے سے زمین موت کے بعد زندہ ہوگی۔!

نمرود نے نجومیوں کو بلایا اور تمام خواب بیان کیا' ساتھ ہی کہا اگر تم لوگوں نے مجھے اس کی تعبیر سے آگاہ نہ کیا تو میں تجھے سزا دوں گا۔ انہوں نے تین دن کی مہلت طلب کی نجومی باہر گئے تو آذر کہنے لگا اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ تیرے نزدیک ہوگا اس کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تجھے چیلنج کرے گا یہ سنتے ہی اس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کی گردن مار دی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ

رکھا!

فیملی پلاننگ نمرودی سنت

نمرود نے اپنی بادشاہت و ربوبیت کو بچانے کیلئے آرڈر نافذ کردیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے قریب نہ جائے نیز حاملہ خواتین پر جلاد مسلط کردیئے جیسے ہی کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ اسے قتل کرڈالتے' انہوں نے تقریباً ایک لاکھ بچوں کو قتل کرڈالا اس سخت ترین پابندی کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن میں محفوظ ہوگئے جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ رسم و رواج کے مطابق بت خانے گئیں تو تمام بت گر پڑے۔ آپ وہاں سے واپس آئیں نمرود نے پوچھا یہ خاتون کون ہے لوگوں نے کہا یہ تمہارے وزیر خاص کی زوجہ ہے! نمرود نے گرفتاری کے بارے کہنا چاہا کہ اس کے منہ سے نکل گیا اچھا جانے دو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایسی کیفیت میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوگئیں۔ آپ وہی پیدا ہوئے۔ والدہ ماجدہ رات بھر آپ کی خدمت میں رہتیں اور دن کو گھر واپس آجاتیں بارہا مرتبہ انہوں نے دیکھا حضرت ابراہیم اپنی انگلی کو منہ میں دبائے چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ نکل رہا ہے۔ اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ غار کوفہ و بصرہ کے درمیان ہے بعض نے کہا ہے آپ دمشق کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کا نام برزہ تھا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ آپ عراق (بغداد شریف) میں پیدا ہوئے بعد از ہجرت برزہ میں عبادت کرتے رہے۔

میرا رب کون ہے

جب آپ ایک سال کے ہوئے تو سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ ہے!

آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا میرا رب کون ہے؟ اس نے لوگوں کی زبان پر جو کلمات رہتے تھے وہ دہرائے کہ تیرا رب نمرود ہے آپ نے فرمایا اس کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم کو والدہ نے پندرہ دن تک پہاڑ میں پوشیدہ رکھا' ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک مہینہ ایک سال کی مانند گزر رہا تھا یعنی آپ اس مقدار سے بڑھ رہے تھے آپ کے والد نے جن کا نام (نونا) تھا انہوں نے غروب آفتاب کے وقت نکالا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غار سے باہر آتے ہی چارپایوں کے بارے سوال کیا یہ کیا ہے والدہ نے کہا یہ اونٹ' گھوڑے' بکریاں' گائے وغیرہ ہیں آپ نے فرمایا پھر ان کا بھی تو کوئی رب ضرور ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا میری والدہ یہ نیل گون گنبد کیا ہے۔ اسے آسمان کہتے ہیں جس نے تمام جہاں کو گھیر رکھا ہے پھر آپ نے پہاڑوں' جنگلوں' درختوں' دریاؤں کے بارے دریافت کیا اور کہا ان کا بھی تو کوئی خالق و مالک ہے!

پھر آپ نے ستارے چمکتے ہوئے دیکھتے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا یہ میرا رب ہے۔ پھر چاند نکلا تو فرمایا؟ کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو! جب سورج طلوع ہوا تو کہا اسے بھی میرا رب کہتے ہو؟ (میں تو انہیں رب ہرگز نہیں کہوں گا میرا رب تو وہی ہے جو ان تمام کا' میرا' تمہارا' نمرود کا خالق ہے) نمرود کو پتہ چلا تو آپ کو دربار میں طلب کیا گیا پھر وہ پوچھنے لگا! ابراہیم آپ کس کی عبادت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رب العالمین کی! نمرود بولا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے' تجھے اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے! جس نے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی ہدایت سے نوازا وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی وہی ہے نمرود بولا یہ تو میں بھی کرسکتا ہوں پھر اس کے پاس دو قیدی لائے گئے ایک کو آزاد اور دوسرے کو قتل کرایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب تو وہ ہے جو

مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب تو اگر خدا ہے تو مغرب سے آفتاب کو طلوع اور مغرب میں غروب کر کے دکھاؤ! اس ارشاد پر نمرود حیران رہ گیا جب کوئی بات نہ بنی تو کہنے لگے ابراہیم ہماری سالانہ عید ہے آئیں ہمارے ساتھ عید منائیں تجھے عید کا منظر دیکھ کر ہمارا دین پسند آئے گا آپ چند قدم ان کے ساتھ چلے پھر واپس پلٹ آئے۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں علم نجوم بھی علم نبوت میں تھا مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے نبوت سے علیحدہ کردیا کیونکہ نبی کی شان کے لائق نہیں کہ لوگ انہی نجومی کا نام دیں!

بعض بیان کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی عید کے دن بخار میں مبتلا تھے ان کے ساتھ نہ گئے اور موقع کو غنیمت جانا' کلہاڑا لیا اور بتوں کا ستیاناس کردیا۔ تمام بت توڑ پھوڑ دیئے اور بڑے بت کے گلے میں کلہاڑا ڈال آئے۔

شرعی حیلہ

حضرت قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حیلہ جائز ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس مثل سے استدلال کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد خذبیدک ضغثا فاضربہ ولا تحنث (الایہ) سے بھی دلیل پکڑتے ہیں۔

جب نمرودی واپس آئے

جب نمرودی عید میلے سے واپس پلٹے تو کہنے لگے ہمارے بتوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو دیکھا' جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ذکر کررہا تھا پھر نمرود نے کہا اسے لوگوں کے سامنے لایا جائے شاید لوگ اس کی اس کاروائی کی شہادت دیں تاکہ جو کچھ اس کے ساتھ کریں جواز مہیا

ہو جائے۔

حضرت ابراہیم تشریف لائے۔ سوال و جواب کی صورت میں آپ نے فرمایا یہ تو آسان سی بات ہے آپ لوگ اپنے بتوں سے ہی دریافت کرلیں ان کی یہ حالت کس نے کی اگر یہ بول سکتے ہیں؟ مگر انہیں ان کی بدبختی نے گرفت میں لے رکھا تھا وہ اپنے کفر میں مزید پختہ ہوگئے حالانکہ ان پر حجت قائم ہوچکی تھی۔

ایک شخص کہنے لگا ابراہیم کو آگ میں جلادو' ابھی اس کی منہ سے اتنی بات نکلی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' چنانچہ قیامت تک اسی حالت میں رہے گا!

خلیل آتش نمرود میں

بیان کرتے ہیں کہ بت پرستوں نے فیصلہ کرلیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دیا جائے چنانچہ نمرود نے اعلان کرا دیا ہر ایک اس نیکی کے کام میں حصہ لے اور جہاں جہاں سے ممکن ہو لکڑیاں لائے ہر ایک لکڑیاں جمع کرنے کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ ایک عورت نے نذرمانی اگر میری فلاں حاجت بر آئے تو میں اتنی رقم کی لکڑیاں ڈالوں گی۔ وہ چرخہ کاتتی سوت تیار کرتی فروخت کرکے لکڑیاں خریدتی اور ابراہیم کو جلانے کی نیت سے چیخہ میں ڈال دیتی یوں وہ اپنے دین کی محبت میں ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتی رہی۔ نہ جانے ان لوگوں کو حضرت ابراہیم کے جلانے میں کیا لطف آرہا تھا بیمار تک وصیت کررہے تھے کہ میرے مال و اسباب سے لکڑیاں خرید کر آگ کو تیز تر کرو! سات روز تک آگ کو سلگاتے رہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے۔ ابلیس نے طریقہ سکھایا اور ایک منجنیق تیار کرائی سب سے پہلے منجنیق کے ذریعے جس چیز کو پھینکا گیا وہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نمرودیوں نے حضرت ابراہیم کو باندھ کر منجنیق میں رکھا

تو زمین و آسمان کے فرشتے چیخنے لگے! الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے' آپ کا خلیل آگ میں؟ اور روئے زمین میں اس وقت اور کوئی نہیں جو تیرا نام لینے والا ہو لہٰذا ہمیں اجازت عطا فرما تاکہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔

ارشاد ہوا' وہ میرا خلیل ہے اس کے علاوہ میرا کوئی خلیل نہیں' میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی معبود نہیں' جاؤ! اگر وہ تم سے مدد کا طالب ہوتو مدد کیجئے! اور اگر وہ میرے علاوہ کسی کی مدد کا خواہش مند نہ ہوتو میں کارساز حقیقی ہوں میں خود مدد کروں گا جب لوگوں نے آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا فرشتہ حاضر ہوا کہنے لگا آپ چاہیں تو میں اس پر بارش برسا کر آگ کو بجھا سکتا ہوں اسی طرح ہوا کا فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا حکم ہوتو اسے میں اڑا لے جاؤں!

آپ نے فرمایا مجھے آپ حضرات کے تعاون کی قطعاً" ضرورت نہیں' مجھے میرا رب کافی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو آپ نے یہ کلمہ پڑھنا شروع کردیا لاالہ الاانت سبحانک رب العلمین لک الحمدولک الملک لاشریک لک۔

حضرت علائی فرماتے ہیں آپ کو آگ میں ڈالنے کے لئے دس نمرودی جوان اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے بعدہ ایک سو آدمیوں نے اٹھانا چاہا تو وہ بھی بے بس ہوگئے پھر دو سو آدمی آگے بڑھے مگر اٹھانے سے عاجز آئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے تم لوگوں میں اٹھانے کی سکت نہیں رہی وہ بولے آپ درست فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اب میرے رب کا نام لے کر اٹھاؤ! انہوں نے استہزائی طور پر پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آگ میں ڈال دیا ایسے نازک ترین مرحلے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کوئی حاجت ہوتو فرمایئے آپ نے فرمایا مجھے تم سے کوئی حاجت

نہیں، جبرائیل نے کہا پھر رب جلیل سے ہی کہو تو آپ نے فرمایا۔

جانتا ہے وہ میرا رب جلیل   آگ میں پڑتا ہے اس کا خلیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبرائیل نے کئی باتیں کیں اور آخر میں دریافت فرمایا کیا آپ کو آگ سے جلنے کا خوف نہیں؟ آپ نے فرمایا اسے کون جلا رہا ہے جبرائیل نے کہا اسے خدائے جلیل نے جلایا ہے ابراہیم نے فرمایا پھر خلیل خدائے جلیل کی رضا پر راضی ہے۔

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی

جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

اسی اثناء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یا نارکونی برداً سلاما علی ابراہیم، اے آگ حضرت ابراہیم کے لئے امن و سکون بن جا! حضرت امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس ارشاد ربانی کو سنتے ہی مشرق و مغرب میں ہر جگہ جلنے والی آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

لطیفہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا سے ڈرتے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہ ڈرے، اس لئے کہ آگ اللہ تعالیٰ کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہے نبی خالق کی صنعت سے نہیں ڈرے، مگر جو آگ نمرود نے سلگائی تھی اور نبی کو غیر اللہ کی بنائی ہوئی چیز سے خوف نہیں آیا کرتا۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جانے پر نہ گھبرائے مگر اپنے بیٹے کے ذبح کرنے پر پریشان سے ہوئے؟ کیا وجہ ہے؟ جواباً" فرماتے ہیں جب آگ میں ڈالے جارہے تھے تو آپ کی پیشانی میں نور محمدی موجود تھا اور ذبح کے وقت وہ نور منتقل ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں پہنچ چکا تھا۔

قوت جبرائیل و خلیل

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ انیس الجلیس میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کیا اور کہا میں ایک انگلی کی طاقت سے آسمانوں کو الٹ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تجھ سے زیادہ قوی ہیں اگرچہ وہ منجنیق کے پلے میں ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خلیل اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں! صرف اتنی سی حاجت ہے کہ تم میرے ساتھ آگ میں رہو! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا مجھے یہ قدرت نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں آتش نمرود کو نور توحید سے بجھا دوں گا یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئے۔

آتش نمرود کی گفتگو

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آتش نمرود میں پہنچے تو آگ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ! میں اپنی طبیعت کے مطابق کروں یعنی جلادوں یا شریعت کے مطابق کروں! یعنی آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہ کروں؟ آپ نے فرمایا شرع پر عمل کرنا ہی اچھا ہے (یعنی تو مجھے مت جلا)

بیان کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ آگ کو برداً کا حکم نہ فرماتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام محض آگ کی تپش سے ہی جل بستے اور پھر آگ کبھی نہ جلتی اور اگر اللہ تعالیٰ سلاما" کا کلمہ ساتھ نہ فرماتا تو آگ اتنی شدید ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس کی محض ٹھنڈک سے ہی آپ دنیا میں نہ رہتے اور زمین پر خنکی ہمیشہ قائم رہتی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس تر تھا اور جب آگ سے باہر نکلے تو لباس کی تری میں فرق نہ آیا' یعنی آگ کا اتنا بھی اثر نہ ہوا کہ

آپ کا تر لباس خشک ہو جاتا۔

حضرت علائی کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک آتش پروف کرتہ لائے تھے وہ پہنایا گیا اور کہا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے نیز فرماتا ہے ابراہیم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آگ دوستوں کو کچھ نہیں کہتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے جب صحیح و سالم' دیکھا تو کہنے لگا کیا آپ آگ سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں! جب آپ آگ سے صحیح و سالم باہر تشریف لے آئے تو کہنے لگا میں تمہارے رب کے لئے چار ہزار گائیں ذبح کروں گا وہ کیا خوب رب ہے! آپ نے فرمایا جب تک تو اس ذات وحدہ لاشریک پر ایمان نہیں لائے گا تیری طرف سے کچھ بھی قابل قبول نہیں ہوگا چنانچہ وہ کافر، کافر ہی رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مچھر سے اس کا قصہ تمام کردیا بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے صحیح و سالم دیکھ کر آپ کو سجدہ کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو مجھے سجدہ کرلیتا تو میں تجھے معاف کردیتا! اور بخشش سے نوازتا۔

ختنہ سنت خلیلی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں ایک ختنہ بھی ہے مردوں میں سب سے پہلے ختنہ آپ ہی نے کیا اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کان چھیدے۔ امام سہیلی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ یوں پیش آیا کہ انہوں نے کسی شکر رنجی کے باعث قسم کھائی کہ میں اپنے تین اعضاء کاٹوں گی۔ قسم کے کفارہ میں دو کان اور ناک کو چھید دیا گیا' یوں قسم پوری ہوئی (مگر یہی عورتوں کے حسن کا سبب بن گئے اور زیور کی جگہ نکل آتی)

شہزادی شام

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شام کے قریب جودی پہاڑ کے دامن من ایک شہر .علبک نامی سردار کی صاجزادی ہیں جو اس علاقے میں زبردست قوت کا مالک تھا حضرت ہاجرہ نے نوے برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام بیس سال کے تھے اور حضرت سائرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سو سنتالیس برس میں راہی بقاء ہوئیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بالیاں پہنانے کے لئے لڑکیوں کے کان چھیدنا حرام ہیں اور اس پر انہوں نے سختی سے عمل کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواز کا حکم دیتے ہیں البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ فرماتے ہیں۔

علمائے حنفیہ کے نزدیک لڑکے کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں ہے (قاضی خان) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں اپنے اصحاب کے بارے انکار نہیں فرمایا' انبیاء و مرسلین میں بکثرت پیدائشی مختون شدہ تھے۔ خصوصاً حضرت آدم' حضرت شیث' حضرت نوح' حضرت لوط' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت شعیب' حضرت موسیٰ' حضرت سلیمان' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور امام الانبیاء و المرسلین جناب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ متولد ہوئے ان کا ختنہ چاہت خداوندی پر ہی ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے اپنی چاہت کے مطابق جب کن کہتا ہے تو چیز ظہور میں آجاتی ہے۔

طہارت کا حکم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طہارت کا حکم فرمایا تو آپ نے یہ طریقہ استعمال فرمایا آپ نے استنجا کیا' ہاتھ دھوئے' منہ اور ناک میں پانی

ڈالا' مسواک کی' مونچھیں کٹوائیں' سر میں مانگ نکالی' زیر ناف بال صاف کئے' بغل کے بال اکھاڑے' ناخن کاٹے' پھر حکم فرمایا طہارت کرو' آپ نے اپنے بدن کو دیکھا تو ختنہ کیا اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی ہے بعض نے کہا ہے آپ اس وقت اسی سال کے تھے آپ کو شدید درد ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا تو نے جلدی کی انتظار کر لیتے تاکہ ختنہ کے اوزار آجاتے آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے حکم پر عمل میں تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھتا' آپ نے ابھی یہ الفاظ ادا ہی کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام درد دور کر دیا' اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ختنہ ہوا 13 برس اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ختنہ کے وقت سترہ سال کی عمر تھی۔ ختنہ کرنا مسلمان کے لئے لازم ہے البتہ خنثہ پر حرام ہے ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے۔

بعض کہتے ہیں ختنہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم عمالقہ سے جنگ ہوئی دونوں طرف سے لوگ قتل ہوئے ان مقتولین کی پہچان مشکل ہوئی تو مسلمانوں کے لئے ختنہ کرنا واجب قرار دیا گیا اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی فرض ٹھہرا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی فرمائی' کے سب سے پہلے آپ کے بال سفید ہوئے۔

تفصیل بڑھاپے کی فضیلت میں گزر چکی ہے نیز خضاب اور کنگھی کے بیان میں بھی ذکر آچکا ہے کہ حنا بلغمی اور سوادی امراض کو مفید ہے جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کی قوت بڑھ جاتی ہے حنا بار دو یابس ہوتی ہے اگر اسے لونگ کے پانی میں بھگویا جائے تو اس مہدی میں حسن و خوبصورتی اور رنگت میں اضافہ ہوتا ہے ایسی مہدی بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خضابوں کے سردار (مہدی کو اپنے اوپر لازم کرلو' مونچھیں

اور ناخن کٹوانا اسلام میں سنت قرار دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن چیزوں سے آزمایا گیا وہ اس پر پورے اترے اور ان چیزوں کو اسلام میں بھی برقرار رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام ادیان کے لئے امام بنایا' اور فرمایا سبھی لوگ ان کی اقتداء کریں ان کی تعظیم کریں دین اور نسب کی رو سے شرف حاصل ہے۔

مسئلہ:۔ مونچھیں کترنے' ناخن کاٹنے' بغل کے بال اکھڑنے میں داہنی طرف سے ابتداء مسنون ہے چالیس دن سے زائد تک رکھنا مکروہ ہے زیر ناف بال صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر حرام ہے۔ (روضہ)

چالیس کا عدد متعدد واقعات سے وابستہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس دن میں تیار ہوا' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتیں مناجات کا ارشاد ہوا' اکثر انبیاء کرام کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم ملا اگر کوئی شخص نبی کے زمانے میں نبی ہونے کا خواہش مند ہوتو وہ کافر ہوگا (قواعد زرکشی بروایت حلیمی) اور ایسے ہی وہ شخص بھی کافر و مرتد ہوا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حین حیات دعویٰ نبوت کیا یا بعداز وصال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نبی ہونے کااعلان کرے وہ کافر و مرتد اور اس کے تمام ماننے والے کافر و مرتد ہوں گے جیسے حضور کے وقت مسلیمہ کذاب اور چودھویں صدی ہجری میں مسلیمہ پنجاب قادیانی کذاب ہوئے ان کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔

1974ء پاکستان کے آئین میں قومی سطح پر اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ (تابش قصوری)

انسانی معاملات کی حکمت چالیس روز بعد ظاہر ہوتی ہے نفاس کے ایام کی غالب تعداد چالیس دن ہی ہے نطفہ ایک حال سے دوسرے کی طرف چالیس دن میں بدلتا ہے۔ زمین کی کیفیت بھی ہر چالیس روز کے بعد بدل جاتی ہے

جبکہ جسم زمانہ کی تبدیلی سے آہستہ آہستہ بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس یوم بعد ہوتا ہے اسی لئے بعض اولیاء کرام نے چالیس روز میں صرف ایک دن کھانا اختیار فرمایا انبیاء مرسلین کو چالیس آدمیوں کی قوت عنایت فرمائی جبکہ نبی کریم سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس نبیوں کی قوت سے نوازا اور امت محمدیہ میں چالیس ابدال ہوتے ہیں۔ جب ایمان دار مرتا ہے تو اس کا مقام عبادت چالیس روز تک روتا رہتا ہے شرابی کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی' شرابی کو سزا کی حد چالیس کوڑے ہیں' سخت سردی چالیس دن تک پڑتی ہے دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کی مدت حائل ہوگی جب تمام مخلوق مرجائے گی تو چالیس روز تک مسلسل بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے جسم میں جان پڑ جائے گی بچہ چالیس دن بعد ہنسنے لگتا ہے۔

حضرت امام شافعی و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک نماز جمعتہ المبارک چالیس آدمیوں کے بغیر درست نہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام ذکرالٰہی کی بدولت چالیس دن مچھلی کی پیٹ میں آرام فرما رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد جب چالیس تک پہنچی تو آپ کی تبلیغ کا خوب اظہار ہوا۔

فوائد عجیبہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماری کٹ جاتی ہے' شفا آجاتی ہے' اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے فقر نکل جاتا ہے تو فکر داخل ہوجاتی ہے پیر کے دن ناخن کاٹنے سے جنون نکل جاتا ہے تندرستی آجاتی ہے۔ منگل کے روز ناخن کاٹنے سے برص کی بیماری نکل جاتی ہے شفا آجاتی ہے' بدھ کو کاٹنے سے وسواس ختم' اطمینان میسر ہوتا ہے جمعرات کو کاٹنے سے

جذام سے صحت اور جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے گناہ ختم رحمت داخل ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن مونچھیں کاٹتا ہے اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

فضائل و مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ حائل ہے۔ آپ کے والد کا نام عمران بن یصر بن فاہث ابن لاویٰ بن یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں مجھے ایک بہترین امت کی خبر ملی ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا بہترین امت کو میری امت بنا دے۔ ارشاد ہوا بہترین امت تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لے مخصوص ہے الہی میں نے توریت میں دیکھا ایک امت حج کرے گی اور ابھی اپنے گھروں کو واپس نہیں پلٹے گی مگر اسے بخشش دیا جائے گا ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الہی میں توریت میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ تیرا کلام ان کے سینے میں محفوظ ہوگا الہی اسے میری امت بنا دے' ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الہی میں ایسی امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ کے روزے رکھے گی تو اس کے گیارہ ماہ کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے الہی انہیں میری امت بنایئے۔ ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے۔ (الی اخرہ)

عظمت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پکار اٹھے الہی پھر مجھے اپنے حبیب کا امتی بنا دے اسی بناء پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے' حضرت کعب احبار کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا امت محمدیہ زمین پر

چلے گی تو زمین ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہوگی میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا ان کے پاس نور کی لاٹھیاں ہیں اور وہ اسلام ہے میں نے دیکھا ان میں سے جب کوئی سجدہ میں جائے گا تو ابھی سر نہ اٹھائے گا کہ اسے بخشش سے نواز دیا جائے گا۔ میں نے جنت کو پایا تو اسے امت محمدیہ کا یومیہ پانچ مرتبہ اشتیاق سے راہ تکتے دیکھا اور میں نے دیکھا جب وہ ایک ماہ کے روزے رکھیں گے تو ہر روزے کے عوض جہنم کو ان سے پانچ سو سال کی دوری کردی جائے گی۔ میں نے توریت میں دیکھا ان کے لئے بشارتیں اچھے انجام کی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی مجھے اور میری امت کی بخشش عطا فرما آواز آئی میں نے اپنے حبیب اور اس کی امت کو بخشا' اور فرمایا میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کی مثل ہے اور میرا غضب ان سے دور ہے ان کا معمولی سا عمل بھی مجھے قبول ہے اور اس پر میں انہیں بہت کچھ عطا کروں گا جب وہ کہیں گے لاالہ الااللہ تو ان کے لئے توبہ کا درواہ کھلا رہے گا یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے الٰہی مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ ارشاد ہوا میں نے تمہیں اور جملہ انبیاء رسل کو ان کے امتی ہونے کا اعزاز بخشا۔ حضرت علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب نورالنور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء توریت میں برگزیدہ رحمان کہلاتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن اقدس میں شب عاشورا کو جاگزین ہوئے وہ جمعرات تھی آپ کے والد عمران کو بشارت دی گئی تھی کہ جب فلاں ستارہ طلوع ہو اور تمہارے چہرے کا حسن دوبالا ہوجائے تو اپنی زوجہ کے پاس جاکر وہ امانت اس کے سپرد کردینا جو اللہ تعالیٰ نے تیری پشت میں ودیعت فرمائی ہے چنانچہ عمران اس ستارہ کے منتظر رہے۔ نیز شب وروز کسی وقت فرعون سے الگ نہ ہوتے' جب انہوں نے ستارہ دیکھا تو اس وقت

فرعون پر نیند کا غلبہ تھا آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے جس کا نام لوخا بنت باند بن لاوی بن یعقوب ہے۔ حالانکہ فرعون نے اپنے محل کے گرداگر درندے چھوڑ رکھے تھے جب عمران ان کے پاس گئے تو درندوں نے کہا عمران آپ اللہ کی حفاظت میں ہیں آپ جایئے۔

پرندے' چوپائے گفتگو کرنے لگے

حضرت وھب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پیٹ میں آئے تو چوپائے' جانور آپس میں باتیں کرنے لگے اور فرعون سے کہتے اے ملعون! حضرت موسیٰ اپنی والدہ کے شکم پاک میں آگئے ہیں اب تو کہاں بھاگے گا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا کوئی دریائی جانور ایسا نہ رہا جس نے آپ پر خوشی و مسرت سے جواہرات کو نہ بکھیرا ہو' جانور آپس میں کہتے یہ کلیم اللہ ہیں دریائے نیل کے گرد فردوس بریں کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں۔ آپ تین دن تک دریا میں رہے۔ بقول بعض چالیس دن تک دریا میں رہے اور پھر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی نے آپ کو اٹھایا آپ کی والدہ اپنے نور نظر' لخت جگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال کر گھر واپس آگئیں' شیطان بشکل انسان ان کے پاس آیا اور کہا موسیٰ کو تو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کی والدہ کی طرف بھیجا اور تمام کیفیت سے آگاہ فرمایا بعدہ فرعون کی بیویاں کسی پریشانی میں مبتلا دریائے نیل پر آئیں انہیں آواز آئی جو اس بچے کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اٹھا لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی کو دور کردیا۔ حضرت آسیہ دیکھتے ہی محسوس کرلیا کہ یہی بچہ دشمن فرعون ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو زبان عطا فرمائی اور کہا آسیہ آپ مجھے لے لیجئے۔ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور فرعون کے

لئے مصیبت ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ فرعون تین گزرے ہیں فرعون، موسیٰ، سنان، فرعون ابراہیم ریان فرعون یوسف ابن ولید۔

(نوٹ) اس وقت مصری حکمرانوں کا لقب فرعون تھا جیسے آج صدر کے الفاظ عموماً ہر حکمران کے لئے بولے جاتے ہیں۔

فرعون کی ڈاڑھی کلیم اللہ کی مٹھی میں

علامہ علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت آسیہ کے پاس دو سال کے ہوگئے تو ایک دن فرعون نے آپ کو اٹھایا اور آپ کی پیشانی کا بوسہ لینا چاہا تو آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو پکڑ کر داہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ دے مارا۔ اس نے آپ کے قتل کے لئے جلاد بلا لئے۔ آسیہ نے فرعون سے عاجزانہ انداز میں کہا یہ بچہ ہے اسے کیا معلوم تھا یوں ہی واقعہ رونما ہوگیا ہے مگر اس نے ایک کتے اور اونٹ سے امتحان لیا آپ نے کتے کی دم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چار سال کے ہوئے تو فرعون نے اعلان عام کرایا ہم تمام لوگوں کو کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا اس نے لقمہ اٹھانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اس نے دوسرا لقمہ لیا اور کھا لیا اب اس نے ایک اور لقمے کی خواہش ظاہر کی ابھی اس نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھام لیا اور اس کے سر پر دے مارا فرعون نے پھر جلاد کو قتل کیلئے بلایا۔ حضرت آسیہ نے خوشامد کا اظہار کردیا۔ اب اس نے کھجور اور چنگاری سے امتحان لیا۔ آپ نے بحکم خدا چنگاری پکڑی اور منہ میں ڈال لی۔ جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی۔

اگر کہا جائے ہاتھ نہ جلا، زبان متاثر ہوئی تو اس اعتراض کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں اولاً! فرعون کو کاہنوں نے مطلع کیا تھا کہ اس کا زوال ایک

ایسے لڑکے کے ہاتھوں ہوگا جس پر آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا! جب اس نے آپ کو صحیح و سلامت پایا تو اس نے کہا یہ پہلی علامت ہے اس بناء پر اس نے دوسری علامت دیکھنا چاہتی تو اس نے چھوہارے اور چاندی سے امتحان لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی حفاظت کا انتظام تھا۔ چنانچہ فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حقیقی حال پوشیدہ رہا۔ ثانیاً! آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو ابا کہا تھا جس کے باعث زبان چنگاری سے متاثر ہوئی اور ہاتھ سے اسے طمانچہ مارا تھا پس وہ محفوظ رہا۔ ثالثاً" آپ کی زبان متاثر ہوئی مگر ہاتھ محفوظ رہا اس لئے کہ آپ کی فطرت میں تیزی تھی طبیعت میں عجلت اور جلدبازی کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان کو گویائی سے روک دیا تاکہ راز نبوت و رسالت قبل از بعث ظاہر نہ ہوں۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب دیگر جوابات سے عمدہ ہے کیونکہ زبان پر سب سے پہلے آتا ہے ابا! کتاب العقائق میں ہے کہ حضرت آسیہ نے فرعون سے کہا تو ایسے کو قتل کرے گا جو ہر وقت تیرے گھر اور ترے سامنے رہتا ہے اسی طرح بندہ جب اللہ کے گھر میں اس کے سامنے دست بستہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے بلکہ اس پر اپنا احسان و کرم فرماتا ہے۔

منصوبہ بندی

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ قصص کی تفسیر میں فرماتے ہیں فرعون سے کاہنوں نے کہہ دیا تھا کہ نبی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری ہلاکت کا باعث بنے گا یہ سنتے ہی فرعون نے بچوں کے قتل کا حکم نافذ کردیا حالانکہ یہ حکم اس کی حماقت و بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب کاہن نے کہہ دیا تھا تو وہ پورا ہونا ہی تھا اور اگر بالفرض وہ جھوٹ بول رہے تھے تو

پھر بچوں کو قتل کرانا بے فائدہ تھا۔!

حضرت وھب فرماتے ہیں اس نے ستر ہزار بچے قتل کرا دیئے تھے بعض کہتے ہیں ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں اس نے بچوں کو قتل کرایا نیز اس نے حاملہ عورتوں پر پہرا مسلط کرادیا جو دائی حضرت کلیم اللہ کی والدہ پر مقرر تھی وہ آپ کی والدہ ماجدہ کی سہیلی تھی جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی دائی دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے ازخود کہنے لگی اس بچے کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہی فرعون کا دشمن ہے جب دائی باہر گئی تو فرعونی پہرے داروں کو کسی طرح پتہ چل گیا وہ تلاشی کے لئے آپ کے گھر پہنچنے سے قبل آپ کی والدہ نے آپ کو تنور میں ڈال دیا تھا حالانکہ تنور خوب بھڑک رہا تھا وہ اندر آئے' بسیار تلاش کے باوجود بچہ ہاتھ نہ لگا تو پوچھنے لگے یہاں دائی کیا لینے آئی تھی آپ کی والدہ نے فرمایا وہ میری سہیلی ہے ملنے آئی تھی بعدہ آپ کو تنور سے بالکل صحیح و سالم نکال لیا۔

حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ کی والدہ نے فرعونی کھوجیوں کے خوف سے انجانے تنور میں ڈال دیا تھا جب وہ چلے گئے تو آپ تلاش کرنے لگیں یہاں تک کہ آپ کے رونے کی آواز تنور سے آئی تو آپ تنور سے بالکل صحیح حالت میں اٹھا لیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی واوحینا الیٰ ام موسیٰ۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو وحی کی کہ تم اپنے فرزند کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے تین' چار ماہ تک موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وحی قبل از ولادت ہوئی جبکہ سدی بعد کے قائل ہیں قرطبی کہتے ہیں ظہر سے قبل وحی آئی' وحی کے کلمات یہ ہیں فاذاخفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انارادوہ الیک جب تجھے کسی قسم کا خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دو اور بالکل

فکر نہ کر اور نہ پریشان ہو ہم ضرور تیرے ہاں پہنچا دیں گے۔ یہ آیت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ وحی بعد از ولادت موسیٰ علیہ السلام ہوئی۔ خوف اس چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی اور حزن اس سے ہوتا ہے جو ہو چکی ہے اس تسلی آمیز وحی کے بعد آپ بڑھئی کے پاس گئیں اور اس سے کہا ایک اتنے سائز کا صندوق بنا دو اس نے پوچھا تجھے کو ضرورت درپیش ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بیٹے کو اس میں ڈالنا ہے باوجود اتنے شدید خطرہ کے آپ نے سچ بولنے کو ہی مقدم سمجھا جب بڑھئی نے صندوق بنا دیا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھا تو بڑھئی جلادوں کو خبر کرنے چلا گیا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگا دی اس کی زبان بند ہو گئی وہ ہاتھ کے اشارے بتایا رہا مگر لوگ کچھ نہ سمجھے جب واپس آیا تو زبان کھل گئی وہ پھر لوگوں کو بتانے چلا گیا اب اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا وہ دل ہی دل میں تائب ہو کر کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ میری زبان کھول دے اور مجھے بینا کر دے تو میں یہ بات آئی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان اور آنکھیں درست فرما دیں وہ فوری طور پر سجدے میں گر کر عرض گزار ہوا! الٰہی میری اس نیک بچے کی طرف رہنمائی فرما' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت ماوردی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں آل فرعون میں صرف وہی سعادت مند ہے جو ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ قوم آپ کے قتل کے مشورے کر رہی ہے اس کا نام خزقیل تھا اور فرعون کا چچازاد بھائی تھا بعض اس کا نام شمعون بتاتے ہیں دار قطنی نے کہا ہے کہ آل فرعون میں شمعون کے علاوہ کوئی ایماندار نہیں ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہنا ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی برص میں مبتلا تھی اور اس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا حکماء کو جمع کیا گیا تو نے کہا فلاں دن دریا پر اسے لے جایئے وہاں اس کی صحت کا انتظام ازخود ہوجائے گا چنانچہ وہ دریائے نیل پر آیا' حضرت آسیہ بھی ساتھ تھی وہ بچی دوسری بچیوں کے ساتھ ادھر ادھر کھیل کود کر رہی تھی کہ ایک صندوق لہروں میں نظر آیا' تو اسے فرعون کے پاس نکال لائے۔ لوگوں نے کھولنے کی کوشش کی مگر باآور نہ ہوئی۔ حضرت آسیہ نے آگے بڑھ کر دیکھا تو نور نظر آیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے منہ میں اپنی ایک انگلی چوستے دیکھا جس سے دودھ نکل رہا تھا اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈل دی۔ (حضرت آسیہ کے ہاتھ لگاتے ہی صندوق کھل گیا) فرعون کی پیارسی بچی آگے بڑی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لعاب دہن لیکربدن پر مل لیا وہ فوراً صحت یاب ہوگئی یہ منظر دیکھتے ہی فرعونی کہنے لگے ممکن ہے یہ وہی لڑکا جس کا خوف ہم پر مسلط ہے فرعون نے آپ کے قتل کاحکم دیا حضرت آسیہ کہنے لگی اس بچے کی عمر تو ایک سال سے زائد معلوم ہوتی ہے جب کہ موجودہ سال کے تمام لڑکوں کو تو نے قتل کرا دیا ہے (خلیج میں آج کا فرعون امریکہ' عراق کے بچوں کے ساتھ وہی سلوک کررہا ہے جو اس دور کے فرعون نے کیاتھا' انشاء اللہ العزیز فرعون موسیٰ خائب و خاسر دریائے نیل میں غرق کردیا گیا اب امریکہ و برطانیہ کے فرعونوں کا ذلت آمیز حشر خلیج میں غرق ہونے کے باعث زمانہ دیکھے گا کیونکہ ہر فرعونے را موسیٰ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ اللہ علیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدر صدام کو کامیابی و کامرانی سے سرخرو فرمائے) آمین (تابش قصوری)

لہٰذا اسے رہنے دو! یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا

فرعون بولا ہاں البتہ یہ تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہوگا مجھے تو اس سے کوئی غرض نہیں۔

نبی کریم سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس وقت فرعون کہہ دیتا کہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے سرفراز کر دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو ایمان و ایقان سے نوازا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو خبر پہنچی کہ میرے نور نظر کو فرعون نے پکڑ لیا ہے تو آپ حواس باختہ ہوگئیں اور ان کا دل اپنے بیٹے کے تصور کے علاوہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا چنانچہ اپنے صاحبزادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا (بعض نے ان کا نام کلثوم رقم کیا ہے) کہ جاؤ اور اپنے بھائی کی خبر لو۔ وہ خاموشی سے فرعون کے محل پہنچی اور پتہ چلا کہ آپ کسی بھی خاتون کا دودھ نہیں پی رہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرمنا علیہ المراضع ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ حرام فرما دیا تھا (سبحان اللہ! نبی کا علم' پہچان اور خدائی فرمان پر عمل' ایک دو دن کے بچے ہونے کے باوجود ہر ایک عورت کے بارے جانتے ہیں کہ یہ میری ماں نہیں' اس کا دودھ مجھ پر حرام ہے نبی کے بچپن کے علم کا یہ عالم اب اعلان نبوت کے بعد کوئی کیا جانے کتنے علوم غیبیہ کے مالک بنا دیئے گئے۔ (تابش قصوری)

گھر والوں کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئی حضرت مریم آگے بڑھیں اور فرمایا میں تمہیں ایک ایسے گھر کی خبر دیتی ہوں جو تمہارے اس بچے کی کفیل بن سکتے ہیں اور وہ اس کی خیر خواہی میں معاون ثابت ہوں گے پھر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے بلا لائیں دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ہاتھ میں رو رہے ہیں اور دودھ کے طالب ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھا تو ان کی چھاتی سے چمٹ گئے۔

فرعون کہنے لگا! خاتون! اس نے تیرے سوا کسی کا دودھ نہیں پیا' وہ بولیں اس لئے کہ میرا دودھ اس کے لئے بہتر ہے چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ کی والدہ کے سپرد کردیا۔ اور آل فرعون میں کوئی بھی ایسا بندہ بشر نہ رہا جس نے آپ کی خدمت میں جواہرات کا ہدیہ نہ دیا ہو اور آپ کی والدہ نے ان کا مال اس وجہ سے قبول کرلیا کہ حقیقتاً وہ حربی تھے اور حربی کا مال غنیمت ہوتا ہے۔

دودھ چھڑانے کے بعد آپ کی والدہ فرعون کے ہاں چھوڑ آئیں (وہیں پلتے رہے آپ جب جاتی تو وہ خدمت کے صلہ میں احترام بجالاتا) جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو آپ نے اپنی بعث کا اعلان فرما دیا فرعون نے آپ سے معجزہ طلب کیا حکم آیا اپنے عصاء کو زمین پر ڈالئے جیسے ہی آپ نے عصاء زمین پر ڈالا فوراً اژدھا بن کر بل کھانے لگا! اس کی آواز سے پہاڑ گونجنے لگے۔

عصائے کلیمی کی خاصیتیں

آپ کے لئے وہ عصاء سواری کا کام بھی دیتا یعنی گھوڑا بن جاتا' جب آپ سوتے تو وہ پہرہ دیتا' آپ کی بکریوں کے قریب مکھیوں کو نہ آنے دیتا جب شدت کی گرمی پڑتی تو سایہ دار درخت بن جاتا جس کے سائے میں آپ آرام کرتے جب رات سر پر آتی تو یہ روشن ہوجاتا (گویا کہ بجلی کی ٹیوب روشن ہوجاتی) جب پیاس محسوس کرتے تو وہ چشمہ شیریں بن جاتا جب کبھی کنویں سے پانی نکالنے کی نوبت آتی تو اس کی دو شاخیں ڈول کا کام دیتیں' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دل پریشان ہوتا تو آپ سے باتیں کرکے آپ کے دل کو خوش کرتا۔ (سبحان اللہ وبحمد وسبحان اللہ العظیم)

فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ہوا تو آپ نے فرعون سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے اور تیری قوم کے لئے نبی بناکر مبعوث فرمایا ہے وہ فرماتا ہے میں نے تجھے پیدا کیا' تجھے رزق دیا۔ تجھ پر احسان کیا تجھے نعمتوں سے نوازتے ہوئے چار سو برس بیت رہے ہیں اور تو عداوت سے باز نہیں آتا بلکہ میرا مقابلہ کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے انا ربکم الاعلیٰ) کیا تو میرے ساتھ ایک بات تسلیم کرنے کا عہد نہیں کرلیتا وہ یہ کہ تو اعلان کردے۔ لاالہ الااللہ! بس اتنی بات کہنے سے میں تیرے تمام گناہ معاف کردوں گا اور مزید چار سو سال تک تجھے حکمرانی پر فائز رکھوں گا تجھے گوناگوں تحائف سے بہرہ مند کروں گا۔

جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ایک گنبد نما محل میں رہتا تھا جس کا طول اسی ہاتھ اور اس کی دوسری منزل پر کرسی تھی' یہ سنتے ہی فرعون نے کہا یاموسیٰ! مجھے یوم السبت تک غوروفکر کی مہلت دو' آپ نے مہلت دے دی۔ اس نے اس مہلت کے دوران ستر ہزار جادوگر جمع کئے۔ پھر ان سے سات ہزار کو منتخب کیا' خود اپنے محل کے گنبد میں بڑی سج دھج سے بیٹھا سر پر سونے کا تاج جس میں نہایت اعلیٰ قسم کا جواہر ایسے چمک رہا تھا کہ کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے پر اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جادوگر ستر اونٹ کے بوجھ اٹھانے کے برابر رسیاں لے آئے اور بھرے میدان میں پھینک دیں۔ حضرت وھب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رسیاں تین میل لمبائی' چوڑائی تک پھیلی ہوئی تھیں جب سورج کی تپش تیز ہوئی تو وہ رسیاں اور لکڑیاں حرکت کرنے لگیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے جبکہ آپ سادہ سا جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ہاتھ میں عصاء تھا انہیں خوف سا محسوس ہوا اللہ

تعالیٰ نے ولا تخف کہہ کہ تسلی دی کہ آپ ہی غالب رہیں گے اپنا عصاء پھینکئے آپ نے جیسے عصاء پھینکا وہ اژدھا بن گیا نیزے کی طرح اس کے دانت تھے اس نے اپنا منہ کھولا اور چلا گیا جس بڑے پتھر پر سے گزرتا وہ خاکستر ہوجاتا اس اژدھا نے جادوگروں کے سحر کو مسخر کردیا وہ جس طرف پلٹتا اس کے سامنے کوئی چیز محفوظ نہ رہتی کئی لشکری جان سے ہاتھ دھو بیٹھے پھر اس نے فرعون کے محل کی طرف رخ کیا اس نے نیچے کا جبڑا محل کی بنیاد میں ڈالا اور اوپر کا محل کی مینڈھیر پر رکھا!

فرعون چلانے لگا اے موسیٰ بچایئے بچایئے تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے کہنے لگے ہم رب العلمین کی ذات وحدہ لاشریک پر ایمان لائے۔

لطیفہ عجیبہ باطل کا حملہ ہوسکتا ہے لیکن اس کا تسلط کبھی نہیں ہوتا جیسے کہ جادوگروں نے حملہ تو کیا لیکن ان کا جادو ناکام ہوا گو پہلے بڑا شور مچاتے تھے وہ صرف اور صرف فرعون رہا ان کے لئے آئے مگر فرعون دہامان خسران مبین میں پڑے اور جادوگروں پر اللہ کا کرم ہوا وہ ہدایت سے بہرہ ور ہوئے۔ وہ ایک ہی سجدے کے باعث رحمان کی طرف سے جناں کے حقدار ٹھہرے' اے ایمان دار تو تو رحمان کے لئے بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے لہٰذا یقین کرے تجھے ضرور امان نصیب ہوگا اور کامیابی تیرا مقدر ٹھہرے گی۔

.بحر محیط میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اسے ایک ہزار مقام پر ہمکلامی کا شرف پایا' اور ہر کلام کے بعد آپ کے چہرے پر انوار و تجلیات کا تین دن تک خوب پہرہ رہتا' کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے چوبیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تین عمل ایسے ہیں اگر وہ انہیں اپنا لے تو جس دروازے سے جنت میں چاہے گا داخل

ہوگا پوشیدہ طورپر مقروض کا قرض ادا کرے۔ اپنے قاتل کو معاف کردے' اور نماز فرض کی ادائیگی کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا کرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ اگر ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کر لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا بے شک وہ بھی جنتی ہے! پوشیدہ قرض سے مراد ایسا قرض ہے جس کے لیتے دیتے وقت کوئی گواہ نہ ہو!

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن یا چالیس دن تک رہے جب انہوں نے دریائی مخلوق کو ذکر خدا کرتے پایا تو تین دن تک انہی کی تسبیح پڑھتے رہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جب معافی طلب کرتا دیکھتا ہے تو اسے معاف فرما کر اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی تمہیں تکلیف دے اسے معاف کردیا کرو اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے گا!

فضائل و مناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاحبزادیوں میں سے تھی ان کے درمیان چوبیس پشتوں کا فاصلہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے بغیر خون کے گوشت کھلا! اللہ تعالیٰ نے ٹڈی کھلا دی (جیسے اس کی شان کے لائق ہے)

جب ابلیس جنت سے زمین پر اترا تو وہ کہنے لگا الٰہی! میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر تیار کروں گا اور وہ لشکر عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی تخلیق سے اپنا لشکر بنا لے اور میں اپنی مخلوق سے اپنا لشکر بناؤں گا اور وہ ٹڈی ہے اور اس کے سینہ پر مرقوم ہے ہم اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سب سے بڑا لشکر ہیں۔

یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کیۓ

حضرت محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں علوم و فنون کے حصول کے لئے ایک شہر میں جاکر تحصیل علم میں مصروف ہوگئے اور پھر ہم پر ایسا وقت بھی آیا کہ خرچہ نہ رہا، ہم نے واپسی کا قصد کیا تو ایک یہودی آیا اور اس نے تین تین درہم فی کس ہمیں عنایت کردیئے جب ختم ہوتے تو وہ ازخود آتا اور ہمیں درہم دے کر چلا جاتا، یہ عمل اس نے چالیس مرتبہ کیا جب ہم نے ایسے کثیر خرچ کے بارے

دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ طلباء پر خرچ سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو طلب علم میں ایسا نہیں دیکھا جیسے آپ لوگ ہیں بعدہ ہم اس سے رخصت ہوکر حج و زیارت کے لئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے ایک دن میں اس یہودی کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اہل علم پر خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی دولت ابدی سے نوازا ہے۔ میں خواب میں ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا میرے گھر میں سترہ آدمی تھے انہوں نے بھی ایسے ہی خواب دیکھا جیسے کہ میں نے دیکھا تھا جب بیدا ہوئے تو سبھی مسلمان تھے۔

علم اور عقل میں افضل کون؟

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ علم اور عقل کے بارے بحث شروع ہوئی کہ ان میں افضل کون ہے؟ ہر ایک نے مختلف جواب دیا گو بظاہر عقل افضل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لڑکا عالم ہی کیوں نہ ہو اور اسے فتویٰ کی اہلیت بھی ہو مگر مسلمانوں کے لئے اسے امام و قاضی مقرر کرنا درست نہیں۔ اور نہ ہی نابالغ کی طلاق درت ہے؟ بلکہ بہت سے شرعی احکام بھی اس پر نافذ نہیں ہوں گے اس کے برعکس عاقل و بالغ پر تمام انور شرعیہ صحیح ہوں گے بشرطیکہ وہ ان کا مکلف ہو اور جو بات مذکور ہوئیں ان میں بہت سی باتوں میں علم شرط نہیں ہے نیز علم کو عقل کی ضرورت ہے جبکہ عقل کو علم کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرا مال عقلمندوں میں تقسیم کیا جائے تو اسے زاہدوں پر صرف کیا جائے گا لوگ اس کے قائل نہیں کہ اسے علماء کے صرف میں لایا جائے۔

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل دو قسم پر ہے ایک وہ جس کے باعث

آخرت کے امور کو مقدم سمجھا جاتا ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ زاہدوں کو زیادہ عقلمند تصور کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا مجھے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے احوال سے آگاہ فرمایئے۔ ارشاد ہوا امت محمدیہ کے لوگ علماء و حکماء میں گویا کہ وہ علم و حکمت کے لحاظ سے انبیاء و مرسلین کے وارث اور ان کے قائم مقام ہیں اس لئے کہ وہ تھوڑی سی عطا پر بہت راضی ہوتے ہیں اور میں ان کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجاتا ہوں۔ میں تو انہیں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہنے سے ہی جنت عطا کردیتا ہوں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں تیرے بعد ایسی امت بھیجوں گا کہ اگر انہیں کوئی محبوب ترین چیز مہیا ہوگی تو حمد بجا لائیں گے اور اگر انہیں کوئی نامناسب اور ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ صبر سے کام لیں گے حالانکہ انہیں علم و عقل نہیں ہوگی۔ عرض کیا! یہ کیسے ممکن ہے! فرمایا میں انہیں عقل و علم سے بہرہ مند کردوں گا۔

انتخاب خداوندی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یامریم ان اللّٰہ اصطفاک، اے مریم تجھے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا' بیان، کرتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لئے چن لیا اگرچہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انہیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں کھلائی تھی ان کے پاس جنت سے رزق آتا اکثر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت طفلی میں حضرت مریم کو حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔

حضرت مریم عموماً فرشتوں کی باتیں سن لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان

کے ہاتھ پر شفا رکھی اور یہ اعزاز اس وقت تک کسی کو نصیب نہ ہوا تھا نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد طہرک سے مراد یہ ہے کہ حضرت مریم حیض سے مبرا تھیں اور یہ بھی ہے کہ انہیں یہودیوں کے طعن سے پاک فرمایا اور اصطفاک علی نساء العلمین سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور تک کی تمام عورتوں سے فضیلت عطا فرمائی۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ تمام جہاں والوں کی عورتوں سے اس بناء پر فضیلت بخشی کہ ان کے سوا کسی اور عورت کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے بن باپ بیٹا پیدا کیا ہو! ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمام جہان کی عورتوں میں چار کو فضیلت حاصل ہے حضرت مریم' حضرت آسیہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن

ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت مریم تیرہ سال کی تھیں کہ ان کے بطن اطہر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلوہ گر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے 66 سال بعد تک زندہ رہیں وصال کے وقت ان کی عمر ایک سو بارہ سال تھی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یشاء اور حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ ہے۔

حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح

ربیع الابرار میں علامہ زمخشری بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نو ماہ کے تھے تو والدہ نے انہیں سکول بھیج دیا معلم نے کہا پڑھیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے یہ پڑھ لیا پھر معلم نے کہا حروف ابجد پڑھو آپ نے فرمایا اس کی معانکیا ہیں وہ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا الف سے

اللہ ب سے بہجت (خوبصورتی) جیم سے جلال الہ اور دال سے دین خدا ہے اور ہائے ہوز سے مراد ہاویہ جو جہنم کا نام ہے واؤ سے ویل دوزخ' زا سے زفیر جنہمیوں کی خوراک' حطی سے مراد استغفار کرنے والوں کے لئے خطاؤں سے معافی' کلمن سے مراد کلام خدا' غیر مخلوق ہے' سعفص سے مراد صاع بہ صاع یعنی برابر کا بدلہ قرشت سے اجتماع مخلوق کل ہے۔

معلم نے آپ کی والدہ سے عرض کیا اپنے لڑکے کو لے جایئے کیونکہ اسے تو کسی معلم کی ضرورت نہیں۔

مجھے علم نہیں' معلم کا اعتراف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ آپ کو ایک معلم کے پاس لئے گئیں۔ اس نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے فرمایا اس کا مفہوم کیا ہے؟ وہ کہنے لگا مجھے علم نہیں' آپ نے فرمایا اچھا پھر سنئے با سے بہائے خدا' یعنی حسن خداوندی سین سے سنائے خدا یعنی نور خدا' میم سے ملکیت خدا۔

تین نام میزان میں بھاری؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں جب میری امت میزان کے پاس جائے گی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کا ترانہ ہوگا جس کے باعث میزان میں اعمال خوب بھاری ہوں گے دوسری امتیں اپنے اپنے نبی سے عرض گزار ہوں گے امت محمدیہ کے موازین کیسے وزنی ہیں انبیاء فرمائیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے تین ناموں سے کی ہے اگر انہیں میزان کے پلے میں رکھا جائے اور تمام مخلوق کے گناہ دوسرے پلے میں تو پھر بھی امت محمدیہ کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا!

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

بچپن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک شہر سے گزر ہوا وہاں لوگوں کو بتوں کے سامنے مانگتے دیکھا' آپ نے دریافت کیا' ان سے کیا مانگ رہے ہو وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیگم کو بچے ہونے والا ہے اور وہ سختی میں مبتلا ہے ہم لوگ اس کے لئے بتوں سے سکون نہ اطمینان کی درخواست کرر ہے ہیں۔

آپ نے فرمایا اگر اس خاتون کو میں ہاتھ لگا دوں تو اسے بچہ ہو گا چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا اگر میں بتا دوں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو تم ایمان لاؤ گے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا لڑکا ہے! جس کے رخسار پر سیاہ اور پشت پر سفید تل ہے پھر آپ نے فرمایا اے بچے میں تجھے اس خالق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے ساری مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اسے رزق سے نوازا تو جلدی اپنی والدہ کے پیٹ سے باہر آ! چنانچہ لڑکا متولد ہوا بادشاہ نے ایمان لانا چاہا قوم مانع ہوئی مگر وہ ایمان لے آیا اگرچہ قوم نے اسے بیت المقدس سے یہ کہتے ہوئے نکال دیا کہ یہ حضرت مریم کے ساحر میں پھنس گیا ہے۔

وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کے ساتھ جب کبھی بیٹھتے تو انہیں گھر میں پوشیدہ چیزوں کو بتا دیا کرتے' لڑکے اپنے والدین سے اشیاء کا مطالبہ کرتے کہ فلاں فلاں چیزیں کہاں ہیں والدین ان سے کہتے تجھے کیسے خبر ہوئی وہ کہتے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے لوگوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے سے روکا جب بضد ہوئے تو ان تمام کو ایک ایک مکان میں بند کر دیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اور لوگوں سے لڑکوں کی بابت پوچھا اور فرمایا کیا اس مکان میں ہیں لوگ کہنے لگے اس گھر میں تو سوائے

بندروں اور خنزیروں کے کچھ نہیں آپ نے فرمایا! اچھا پھر ایسے ہی ہو گا! لوگوں نے مکان کا دروازہ کھولا تو تمام لڑکے بندر اور سور بن چکے تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں

امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ عمر میں بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بادشاہ وقت نے مسجد اقصیٰ میں شہید کرا دیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا 33 سال کے تھے۔

لقب مقدم نام موخر؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللّٰہ یبشرک بکلمة منه المسیح عیسیٰ بن مریم، میں المسیح جو لقب ہے اسے نام سے مقدم ذکر کیا ہے اس کا سبب کیا ہے! عیسیٰ کو کلمہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کلمہ کن سے پیدا فرمایا، لقب کو مقدم اس لئے کیا کہ جو کلمہ رفعت و شرف پر دلالت کرے اسے مقدم لانے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے صدیق، فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آپ کو مسیح اس لئے فرمایا گیا جب آپ متولد ہوئے تو آپ کا جسم نہایت چکنا تھا گویا کہ تیل ملا ہوا تھا۔ بعض نے کہا آپ یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے کسی نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے بازو سے چھوا تاکہ شیطان کا ادھر گزر نہ ہو! بعض کہتے ہیں آپ اکثر سیاحت فرمایا کرتے تھے۔ مسیح دجال کو مسیح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کی ناک نہیں ہوگی صرف اس کے چہرے میں ناک کی جگہ دو سوراخ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام کو وجیہہ فرمایا جس کی معانی ہیں جاہ و حشمت والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کا قائد میں اور جس کی پشت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت امام یافعی رحمہ اللہ علیہ روض الریاحین میں فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی ناف سے متولد ہوئے تھے۔ عقائق میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل ہوچکا تھا جس وقت آپ کی والدہ نے وصال فرمایا آپ بے حد غمگیں ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا حضرت مریم جنت میں ایک نہایت عمدہ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور فرمارہی ہیں بیٹا میں نے انعام کے شربت سے روزہ افطار کیا ہے کیونکہ حضرت مریم کا انتقال بحالت روزہ سجدہ میں ہوا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مناقب حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو یہ دعا مانگتے دیکھا اللھم اجعلنی من امة محمد۔ الٰہی مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا میں نے دریافت کیا! آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھا، جب ہم مقام حجر (مدائن حضرت صالح علیہ السلام کا شہر) پہنچے تو ایک آواز سنائی دی یا اللہ! مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ حضور نے فرمایا انس جایئے اور اس آواز کی بابت معلوم کریں کیسی ہے؟ میں پہاڑ کے دامن میں پہنچا مجھے ایک سفید ریش بزرگ نظر آئے جن کا قد تین سو ہاتھ سے زیادہ ہوگا۔ انہوں نے کہا انس! حضرت محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام پیش کرنا اور کہنا آپ کے بھائی الیاس آپ کی ملاقات کے طالب ہیں جب میں نے واپس آکر عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت الیاس کے پاس آئے اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے جبکہ میں کچھ دوری پر بیٹھا رہا۔

پھر آسمان سے کھانا اترا' مجھے بھی آپ اور حضرت الیاس کے ساتھ اس کھانے کو تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب ہم کھانا کھا چکے تو آسمان سے ایک تخت نما بادل اترا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں نے مخبر صادق نبی غیب دانی سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ کھانا آسمان سے اترا؟ فرمایا ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر چالیس یوم بعد ایک بار لاتے ہیں اور انہیں کھلاتے ہیں نیز سال میں ایک مرتبہ آب زمزم سے بھی انہیں سیراب کرتے ہیں فرمایا حضرت خضر اور حضرت الیاس ہر سال بیت المقدس میں روزے رکھتے ہیں۔

حضرت زاہدہ' سیدنا فاروق اعظم کی کنیز

الزہر الفائح میں مرقوم ہے کہ حضرت زاہدہ' حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز تھیں وہ ایک روز روٹی پکانے کے لئے لکڑیاں لینے باہر نکلی' اسے ایک سوار نظر آیا جس سے زیادہ حسین و جمیل اس نے نہیں دیکھا تھا وہ حضرت زاہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہنے لگا' اے زاہدہ جب تجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مقصود ہو تو آپ کی خدمت میں عرض کرنا' یارسول اللہ! رضوان جنت آپ کو سلام پیش کرتا ہوا بشارت دیتا ہے کہ آپ کی امت کے تین حصے ہوں گے ایک حصہ بلاحساب جنت میں جائے گا دوسرے سے باآسانی حساب لیا جائے گا اور تیسرا حصہ آپ کی شفاعت سے مستحق جنت بن جائے گا۔

کشف المجوب میں حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمہ اللہ علیہ درج

فرماتے ہیں ایک بار حضرت زاہدہ لکڑیاں لینے جنگل گئیں جب گٹھا باندھا تو وہ بہت بھاری تھا آپ نے اسے ایک پتھر پر رکھا تو وہ پتھر تیزی سے دوڑنے لگا یہاں تک کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر لے آیا اس واقعہ کو بارگاہ مصطفیٰ میں عرض کیا گیا۔ حضور، صحابہ کرام کے ساتھ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئے تو پتھر کی آمدورفت کے نشان موجود تھے آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت زاہدہ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اکرم و وجاہت ہے اس کا اظہار کیا تفصیل کے لئے دیکھئے کشف المحجوب (تابش قصوری)

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں حضرت خضر کا اسم گرامی خضر بن عامیل بن عیص بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم درج کیا ہے جبکہ بلیا بن مالکان مشہور ہے امام ثعلبی رحمہ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کو پوشیدہ نبی بتاتے ہیں۔

علم غیب اور ترک گناہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا تجھے علم غیب پر اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے مطلع فرمایا انہوں نے جواباً" کہا گناہ کے بچنے کے سبب! پھر فرمایا خضر مجھے کوئی اچھی سی بات بتایئے۔ انہوں نے عرض کیا خندہ پیشانی سے پیش آنا اور لوگوں کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا اور انہیں نفع پہنچانا، خوشامد سے بچنا بلاوجہ سفر نہ کرنا، باتوں باتوں میں ہنسنے سے بچنا، گناہ کاروں کو ان کے گناہ کے باعث شرمسار نہ کرنا اور اے کلیم اللہ! اپنی خطاؤں پر ہمیشہ نادم ہونا!

خضر کی وجہ تسمیہ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا خضر نام اس لئے خضر مشہور ہوا ہے کہ آپ اگر خشک گھاس پر پاؤں رکھتے تو وہ فوراً سرسبز ہو جاتی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں حضرت خضر جمہور علماء صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں لطائف المنن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارواح اولیاء پر مطلع فرما رکھا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ زمین و آسمان قائم رہیں گے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی حضرت خضر اور حضرت الیاس زندہ رہیں گے جب قرآن کریم اٹھالیا جائے گا یہ وصال فرما جائیں گے (گویا کہ ان کی زندگی قرآن کریم کی مرہون منت ہے) (تابش قصوری)

حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے فرمایا وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال اللہ تعالیٰ کا خصوصی لشکر ہے۔

پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عثمان صیرفینی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شب میں اپنے مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ میرے قریب سے پانچ کبوتر یہ کہتے ہوئے گزرے ایک نے کہا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس کے پاس ہر قسم کے خزانے ہیں دوسرا بولا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس نے اپنی مخلوق پر کرم فرماتے ہوئے انبیاء و مرسلین کو رہنمائی کے لئے بھیجا اور ان تمام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت و برتری عطا فرمائی تیسرا کہنے لگا وہی

ذات اقدس اطہر جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور انسان کو ہدایت سے نوازا چوتھا بولا، وہی حق ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے باقی کچھ باطل، پانچواں کہہ رہا تھا۔ غافلو! رب عظیم کی طرف اٹھو! جو بکثرت نعمتوں سے نواز رہا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا کی محبت نکل چکی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی میری ایسے شیخ کی طرف رہنمائی فرما جو مجھے تیرا بنا دے۔ میں نے سفر میں قدم رکھا! مگر مجھے منزل کی خبر نہیں تھی کہاں جانا ہے کہاں جارہا ہوں کہ اچانک ایک بارعب شخص میرے سامنے نمودار ہوا اور آتے ہی انہوں نے کہا عثمان السلام علیکم! میں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں! اور فرمانے لگے میں ابھی ابھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا ابوالعباس گزشتہ شب اہل صارفین میں عثمان نامی شخص جذب کی کیفیت میں تھا کہ آسمان سے آواز آئی عثمان میرے بندے کو مرحبا کہو! اس نے عہد کیا میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔

خضر! جایئے اور اسے میرے پاس لے آیئے۔ پھر فرمایا! اے عثمان! حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ میں سیدالعارفین ہیں ان کی ملازمت اختیار کرلو! مجھے ابھی خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا پھر آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا اس شخص کا استقبال کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی زبانی جذب و سلوک کی منزل تک پہنچایا اور جسے خیر کثیر سے نواز دیا پھر مجھے خصوصی خرقہ پہنا کر ایک ماہ تک خلوت خانے میں رکھا مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

طرف سے خیر کثیر کی عظیم دولت عطا ہوئی۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر ذوالقرنین کی خالہ کے صاحبزادے اور اس کے وزیر و مشیر تھے بعض کا قول ہے ذوالقرنین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان زمانے میں گزرے ہیں اور وہ ان چار شخصوں میں سے تھے جو تمام دنیا کے حکمران رہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام، بخت نصر اور نمرود اور پانچویں اس امت میں سے حضرت امام مہدی ہوں گے جو روئے زمین پر حکمرانی فرمائیں گے (انشاء اللہ العزیز)

حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام قیامت تک باقی رہیں گے حضرت خضر دریاروں میں دورہ کرتے رہتے ہیں جو ان میں راہ بھول جاتے ہیں یہ رہنمائی فرماتے ہیں اور حضرت الیاس پہاڑوں میں دورہ فرماتے ہیں جو ان میں راہ بھول جائیں یہ ان کی رہنمائی کرتے ہیں دونوں کا کام دن کے وقت ہوتا ہے رات کو وہ یاجوج وماجوج کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یاجوج ماجوج کی خوراک سانپ ہیں اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم فرماتا ہے وہ سانپوں کو جنگلات سے اٹھاکر ان کے پاس جاپھینکتی ہیں اور وہ انہیں ہڑپ کرجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ کی رسالت اُن تک پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا شب معراج میرا ان پر گزرا ہوا میں نے ان پر سلام پیش کیا انہوں نے انکار کیا۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ

حضرت مولف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں صلاح الارواح میں ہم نے بالتفصیل درج کیا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ذوالقرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے بعض نے مرزبان درج کیا ہے ذوالقرنین اس لئے مشہور ہوا کہ وہ مشرق و مغرب تک حکمران رہا بعض نے کہا وہ دو سو سال تک حکمران رہا اور قرن ایک صدی کو کہتے ہیں قرنین دو صدیاں، اسی بناء پر ذوالقرنین معروف ہوا۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد تغرب فی عین حمئۃ یہاں تک کہ وہ جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے وہاں تک پہنچا، حتی اذابلغ مغرب الشمس حتی اذابلغ مطلع الشمس اس سے مراد یہ نہیں کہ اس نے آفتاب کو چھو لیا یعنی وہ روئے زمین کے ایسے مقام تک جا پہنچا جہاں زمین کا آغاز اور انجام ہے! جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین سے متصل ہے بلکہ وہ زمین کے نیچے جارہا ہے حالانکہ ایسے بالکل نہیں، بحری جہاز میں مسافر جب سورج کو دیکھتا ہے تو اسے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے جیسے آفتاب کے طلوع و غروب کا مرکز سمندر ہی ہے (راقم السطور مترجم غفرلہ، عرض گزار ہے یہ منظر میری آنکھوں نے بھی دیکھا جب 1972ء میں پہلی بار حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو سفینہ حجاج کے ذریعے سمندری مناظر دیکھے پندرہ دن مسلسل شب و روز سمندری ہواؤں سے لطف اندوز رہا یہ بہت بڑا جہاز تھا تقریباً اور لوڈنگ کے باعث ساڑھے پانچ ہزار حجاج کرام مرد و زن معہ عملہ سوار تھے ہر ایک کے لئے طعام اور خوراک کا انتظام تھا۔ نیز ہر حاجی کے پاس اپنا ذاتی سامان بھی خاصا تھا مگر ہزاروں ٹن وزنی جہاز میں محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ بوجھ زیادہ ہے جہاز کی چھت پر چڑھ کر جب سمندر کا نظارہ کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کی یاد کچھ زیادہ ہوجاتی سورج کے طلوع و غروب کا حسین منظر بھلایا نہیں جاسکتا یوں مغرب کے وقت محسوس ہوتا سورج سمندر میں چھپ رہا ہے، ر طلوع ہوتا دکھائی دیتا تو محسوس ہوتا سمندر سے نکل رہا ہے بس رات کو اس نے سمندری میں ہی چھپ کر چند گھنٹے آرام کیا ہے واللہ غالب علی امرہ،

(تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھامے ایک شخص کو یوں مناجات کرتے سنا۔ اے وہ ذات کریم جسے ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی یا ایک سے سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا۔ یعنی بیک وقت ہر ایک کی بات سننے والے مولیٰ اے وہ ذات سمیع و علیم! کسی کا رونا تجھے عاجز نہیں کرسکتا مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور رحمت کی مٹھاس سے بہرہ مند فرما۔!

میں نے اسے کہا یہ کلمات دوبارہ کہئے تو اس نے دوسری بار انہی کلمات کو دہراتے ہوئے مزید کہا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے! میں سمجھ گیا یہ حضرت خضر ہیں پھر انہوں نے مزید کہا جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ' بارش کے قطروں' صحراؤں کی ریت اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

یااللہ یا رحمٰن کا وظیفہ

حضرت امام یافعی علیہ الرحمتہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں جمعتہ المبارک کے دن بعد نماز عصر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں دو ایسے آدمی دیکھے جن میں ایک تو عام انسانوں کی طرح تھے اور دوسرے بڑے طویل القامت ان کا چہرہ ہاتھ بھر کشادہ تھا میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگے میں خضر ہوں اور یہ حضرت الیاس ہیں پھر کہنے لگے جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر ادا کر کے قبلہ رو ہو کر یااللہ' یاالرحمٰن کا وظیفہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب چھپ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام اور

حضرت الیاس ہر سال حج کرتے ہیں ایک بار آب زمزم پیتے ہیں جو انہیں سال بھر پیاس سے بے نیاز رکھتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پاک تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک لاکھ تعداد سے زائد ہو چکے تھے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور کے وقت صحابہ کرام کی تعداد ساٹھ ہزار تھی تیس ہزار مدینہ طیبہ اور تیس ہزار دیگر مقامات میں مقیم تھے اسے امام ذہبی میں تجرید میں رقم فرمایا ہے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت ابوذرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام درج فرماتے ہیں۔

حضرت ابو منصور بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اکابر اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ پھر عشرہ مبشرہ ان کے بعد اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

چار چراغ

حضرت سالم بن عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں میں نے خواب میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ ہیں اور ان کے اصحاب کے پاس ایک ایک چراغ روشن ہے ایک نبی کو دیکھا جن کے لئے مشرق و مغرب روشن ہیں اور ان کے سر پر چراغ منور ہے اور ان کے صحابہ کرام کے ہاتھوں چار چار چراغ ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب آیا یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت کعب احبار یہ خواب سن رہے تھے بولے تو نے یہ روایت کہاں

دیکھی حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے یہ خواب دیکھا ہے اس پر حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اسے توریت میں پڑھا ہے۔

اہل جنت کی صفیں

حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں 80 صفیں تو میری امت کی ہوں گی۔

جنتی زیادہ یا جہنمی؟

اگر پوچھا جائے کہ لوگ جنت میں زیادہ ہوں گے یا دوزخ میں جانے والوں کی کثرت ہوگی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں الاالذین آمنوا عملوا الصالحات وقلیل ماھم بیشک ان کے سوا جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے وہ کم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا باقی جہنمی! اسے حضرت امام رازی سورۂ نساء کی تفسیر میں درج فرمایا ہے! (تفصیل کے لئے متن کی طرف رجوع کریں)

وہ اعمال جن کے باعث دوزخ حرام ہو جاتا ہے

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی چیزیں بکثرت ہیں مگر میں یہاں بالکل تھوڑی سے درج کروں گا اور ان میں سے بھی وہ جو باآسانی کی جاسکتی ہوں۔

گناہ معاف!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دو بندے جو

آپس میں محبت کرتے ہوں اور ایک دوسرے سے ملاقات کریں مصافحہ کریں پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو یہ ہو نہیں سکتا ان کے الگ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف نہ فرما دے! (رواہ ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ)

بخاری شریف میں ہے جس شخص نے جہاد میں قدم رکھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ حرام ٹھہرا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر پڑھنے سے قبل اور بعد چار چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دیتا ہے۔

نیز فرمایا جو شخص بعد از زوال آفتاب چار رکعت عمدہ قرات و رکوع اور سجدے سے بجالاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ساری رات اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے بعد از زوال آفتاب چار رکعتیں فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی پڑھتے ہوئے ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے مال و اولاد' دین' دنیا کو محفوظ فرما دیتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے جس امتی نے عصر سے قبل چار رکعت ادا کیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا حقدار بن گیا۔

عوارف المعارف میں ہے کہ نماز عصر سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے فاتحہ کے بعد اذازلزلت الارض کی قرات کرے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے جو نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر ادا کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور

کسی سے سوا اچھی بات کے کچھ نہ کہے۔ پھر چاشت کی دو رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مقدار میں ہوں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہو۔

نیز مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے پوشیدہ رکھے گا! (رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ اور اس کے درمیان سات خندق حائل کردیتا ہے۔ جب کہ ایک خندق کا فاصلہ ایسے ہوگا جیسے زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

طبقات الاتقیاء میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غروب آفتاب کے وقت دریا کے کنارے باآواز بلند تکبیر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دریار کے ہر قطرہ پر دس دس نیکیاں عطا فرماتا ہے دس گناہ محو کردیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے (کتاب الذریعہ لابن اعماد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی کی تعظیم کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ اس نیت سے بچھائے کہ اسے مٹی نہ لگے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بچالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکثرت اپنے بھائی بنالو! کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم و کرم والا ہے اور اپنے بندے سے اس بناء پر حیاء فرمائے گا اسے اس کے بھائیوں کے درمیان شرمسار کرے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ دسترخوان پر دیر تک بیٹھو یہی وہ ساعت ہے جو تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتی (یعنی عمر میں اضافہ ہوتا ہے) نیز فرمایا بھائیوں کے ساتھ ملکر کھانا کھانے میں شفا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لاالہ الااللہ العلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمداللہ رب العالمین کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صبح کے وقت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی بندہ عرض کرتا ہے اے وہ ذات کریم جو اپنے بندوں کو آزاد کرنے والی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا کوئی رہائی اور آزادی دینے والا نہیں! لہٰذا تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو آزاد فرما دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ ایک بار رکوع میں کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو اللہ تعالیٰ اس کے تہائی حصہ بدن کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے جب دوسری بار کہتا ہے تو دوسرا تہائی حصہ آزاد جب تیسری بار کہتا ہے تو تمام جسم کو آزادی عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ عزت و فضیلت عطا فرمائے اور وہ اس کا حق نہ پہچانے تو وہ اس سے چھین لیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ کھانے کا برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ برتن بھی اسی کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے الٰہی اسے دوزخ سے آزاد رکھ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا کیونکہ خالی برتن کو شیطان چاٹتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانے والے برتن کو کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیتا ہے اسی طرح انگلیوں کو بھی تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت محبوب ہے کہ دسترخوان پر کسی مسلمان غلام، بی بی اور بچوں کے ساتھ بیٹھے اور سبھی ملکر کھائیں جب تک وہ دسترخوان پر رہیں گے اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ رحمت مبذول رکھے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے وہ نظر پھیرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جس مسلمان کی تمہارے دل میں محبت ہو اسے آگاہ نہ کرتا ایسے ہی ہے جیسے خیانت کا مرتکب ہوا۔

سب سے عاجز اور غریب آدمی وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت نہ کرے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دل تو چوپایوں کی طرح ہیں جو ان سے الفت و محبت کرتا ہے وہ اس کی طرف لپکتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا آتا تو آپ فرمایا کرتے اے وسیع مغفرت والے، بخشش فرما۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت گرم کھانے کو ناپسند فرماتے اور ارشاد ہوتا کھانا ٹھنڈا کھایا کرو گرم کھانے میں برکت نہیں! ٹھنڈا کھانا دوا بھی ہے اور غذا بھی!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے پر پھونکیں مارنا برکات کو اڑانا ہے۔

لطیفہ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ سے ایک اونٹنی اور ایک بکری کا طالب ہوں تاکہ میرا سفر آسان ہو اور بکری سے دودھ حاصل کروں آپ نے فرمایا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا سے بھی گیا گزرا ہے۔

عرض کیا بڑھیا کا قصہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو چاند چھپ گیا پوچھا یہ کیا ہوا! علماء نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم اس وقت تک باہر نہیں نکلو گے جب تک اپنے ساتھ میرا جسم پاک نہ لے جائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم اقدس کی کون نشاندہی کرے گا لوگوں نے کہا ان کی قبر کا علم سوائے ایک بڑھیا کے کسی اور کو نہیں ہے' آپ اس بڑھیا کے ہاں پہنچے اور قبر کا نشان پوچھا تو بڑھیا نے کہا جب تک مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کرتے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار شریف کا پتہ نہیں دیتی۔ چنانچہ آپ نے باذن ربی وعدہ فرمایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کردی (حضور نے اس شخص سے کہا اونٹنی اور بکری کا سوال تو معمولی ہے تو اس بڑھیا سے بھی عاجز ہے مجھ سے تو جنت وغیرہ بھی طلب کرتے دلا دیتا)

علم سے دوسروں پر شرف حاصل ہوتا ہے جیسے بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار اقدس کا علم تھا تو اسے تمام مصریوں پر یوں شرف حاصل ہوا کہ جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جوار میں ہوگی۔!

برکات علم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی غرض سے

علم دین حاصل کرتا ہے وہ اس دنیا سے نہیں نکلے گا۔ مگر اس کا علم غالب آجائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین حاصل کرنا روزے رکھنے اور رات کے قیام کرنے کی مثل ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین کا کوئی بھی شعبہ سیکھنا کوہ ابوقبیس کے برابر سونا ہو جانے سے بہتر ہے یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کردیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علم کی قوت سے پلصراط سے گزرنے میں سہولت ہوگی (امام رازی علیہ الرحمتہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت کے لئے دعائے مغفرت کرنا اس کے نامہ اعمال میں پوری امت کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اپنے مولیٰ کی اطاعت پر کمربستہ ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات کو قربان کردیتا ہے جس کے باعث اس کا مقام جنت ہے۔

جو اپنے مولیٰ کی نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی رسی کو ڈھیلا کردیتا ہے (تاکہ اس کا کوئی عذر نہ رہے) پھر وہ شیطان و نفس کا تابع مہمل بن کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیتا ہے۔

حضرت ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تمہاری کیا طلب ہے وہ بولے جو اور کھجوریں!

حضرت ابن کعب فرماتے ہیں میں نے انہیں کھلایا کہ وہ خوش ہو گئے جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے مسلمان بھائی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے احسان کرتا ہے اور وہ

اسے سے کوئی شکرانہ وغیرہ کا طالب نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر تک اللہ تعالیٰ تسبیح و تہلیل اور استغفار کرتے رہتے ہیں اور ان کی تمام عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے جنت الخلد مرحمت فرماتا اور ایسے مقام سے انہیں چیزیں عنایت فرماتا ہے جسے فنا نہیں یعنی جنت سے! مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں براء ابن مالک کا ذکر میں تہذیب اسماء والغات میں نہیں دیکھ پایا البتہ حضرت براء ابن عاذب کا تذکرہ دیکھا ہے ان سے پانچ صد احادیث مروی ہیں وہ صحابی اور صحابی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابن کعب ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں (رضی اللہ عنہ)

یارب الارباب

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بندہ یارب الارباب پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے میں حاضر ہوں طلب کر عطا ہوگا۔

لہذا اس حدیث کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے یارب الارباب ہمیں اپنی خوشنودی کے صدقے اپنے حبیب کی رضا کے مطابق شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما' حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کی اس کاوش کو شرف قبول سے نوازا اور ہمیں اپنی رحمت و برکات سے بہرہ مند فرما اپنے محبوب کی محبت اور اطاعت نصیب فرما' میری اس حقیر سی کوشش کو امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے باریاب بنا' اپنے گھر کا حج اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں ہمیشگی عنایت فرما' قارئین کی نیک خواہشات کو پایہ تکمیل سے نواز اور جنت میں عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے زمرہ میں شامل فرما۔ امین (تابش قصوری)

جنت کے احوال

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وسارعوا الٰی مغفرۃ من ربکم وجنت عرضھا کعرض السمٰوت والارض! ایمان والو! اپنے رب کی مغرفت کو جلد حاصل کرو اور جنت کو بھی جس کا عرض زمین و آسمانوں کے برابر ہے۔

یعنی فرمانبرداری، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے مغفرت حاصل کرو!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں اگر تمام آسمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ جنت کا عرض بنے گا۔

علامہ طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی تو اسے حکم دیا گیا کھل جا اس نے عرض کیا کہاں تک حکم ہوا ایک لاکھ سال کی مسافت پر پھر ارشاد فرمایا کھل جا عرض کیا کس قدر فرمایا میری رحمت کی مقدار سے بھی زیادہ پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث ہمیشہ وسیع و کشادہ ہوتی رہے گی۔ اس کا کہیں اختتام نہیں جیسے رب کی رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ناصرالدین سمرقندی رحمہ اللہ علیہ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد قل لوکان البحر مداداً لکمات ربی لنفدالبحر قبل ان تنفد کلمات ربی کے متعلق دیکھا ہے کہ اگر سمندر ان چیزوں کی تحریر کے لئے سیاہی بن جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے مخصوص فرمایا ہے تو سمندر ختم ہوجائیں گے مگر ایمانداروں کا ثواب مکمل تحریر نہیں ہوسکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے جنت اس تیزی سے وسیع و کشادہ ہوتی رہتی ہے جیسے کمان سے تیر تیزی سے نکل جاتا ہے۔

موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں سے نکالا گیا تو ان کے بھائیوں

نے مار پیٹ شروع کردی فرشتوں نے عرض کیا الٰہی! یہ بلاسبب یوسف کو مارتے ہیں ارشاد ہوا یہ مار ملک مصر کی سلطنت اور خزانوں کے مقابل بہت کم ہے۔

اسی طرح جب ایماندار سکرات موت کی تلخی برداشت کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یااللہ تیرا بندہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تکلیف جنت کی نعمتوں کی نسبت بہت کم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ مقام صدق میں میرے اولیاء کو لائیں۔ انہیں اپنے اپنے جنتی مقام سے بارگاہ الہیہ میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ لوگ کیا چاہتے ہیں عرض گزار ہوں گے تیرے دیدار کے طالب ہیں تیرے ساتھ ہمکلامی کی لذت سے شادکام ہونا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے سر اٹھائیں اور اپنے حبیب کی زیارت سے لطف اندوز ہوں نیز ارشاد ہوگا۔

اے گروہ اولیاء میں رب الارباب ہوں جب تم روئے کریم کا مشاہدہ کرو تو سجدے میں چلے جانا' بعدہ حکم ہوگا اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو! یہ مشقت کا گھر نہیں! تم میرے دوست ہو۔ یہ میری جنت ہے پھر ان کے لئے دسترخوان سجایا جائے گا غلماں خدمت کے لئے کمربستہ ہوں گے اولیاء کرام کھاتے اور اپنے محبوب رب کی زیارت سے مشرف ہوتے جائیں گے۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے مولیٰ و مالک تیرا قرآن کریم میں ہمارے ساتھ عہد تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے ارشاد ہوگا اے علی' میرے ولی تو نے سچ کہا مطمئن رہئے اور سکون و اطمینان سے میری نعمتوں سے محظوظ ہوجایئے اور شرابا" طہورا سے لذت حاصل کریں پھر پیالے ازخود ان کے منہ سے لگیں گے۔

پھر ارشاد ہوگا! میرے اولیاء مزید طلب کرو! وہ عرض گزار ہوں گے ہم لحن داؤدی سے مستفیض ہونا چاہتے حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا حکم ہوگا اور وہ پڑھنا شروع کریں گے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس واستبرق متقابلین یقیناً متقین جنت کے چشموں پر امن و سکون کے ساتھ روح پرور مقام پر قیام پذیر اور نہایت عمدہ' خوبصورت ریشمی ملبوسات سے مرصع ہوں گے۔ یہ آیت کریمہ سنتے ہی وجدو طرب میں آکر پرواز کرنے لگیں گے اور وہ دو سو سال تک محو پرواز رہیں گے۔

نیز ارشاد ہوگا کیا تم میری باتیں مجھ سے سننے کے خواہش مند ہیں وہ عرض گزار ہوں گے! کیوں نہیں ضرور کرم فرمایئے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ انا اللہ الرحمٰن الرحیم' الرحمٰن علم القرآن یہ سنتے ہی ایک ہزار سال تک ملکوت میں حیران و ششدر رہیں گے آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورۂ الرحمٰن عروس قرآن ہے۔

جنتی عورتیں اور ان کی عمر

اللہ تعالیٰ جنتی عورتوں کو باکرہ کی حیثیت عطا فرمائے گا وہ اپنے شوہروں کی شیدا ہوں گی ان تمام کی عمر 33 سال ہوگی جنتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت عمر تھی قدو قامت حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ہوگا یعنی طول ساٹھ اور عرض سات ہاتھ' حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام سا! اور اخلاق میں صاحب خلق عظیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظہر ہوں گے آواز حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ہوگی۔ جنتی عورتیں سفید مروارید کے کے بالاخانوں سے اتر کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں حاضر ہوں گی جنتی لوگ مشک و عنبر کے میدان میں سنہری کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے مردوں اور عورتوں کے درمیان نورانی حجاب

ہوگا اللہ تعالیٰ ہر ایک جنتی کی حوصلہ افزائی کے لئے خود سلام سے نوازے گا اور اسی طرح عورتوں کی بھی دلجمعی فرمائے گا اور انہیں حکم ہوگا میرے محبوبوں اور اولیاء کا خیر مقدم کرو' ان کی خدمت انجام دو۔ پھر اللہ تعالیٰ مہمانی فرمائے گا فرشتوں کو ارشاد ہوگا نغمات توحید و رسالت کے لئے حور عین کو لاؤ تاکہ ان کی پر کشش آواز اور نغمہ سرائی کے لے سے خوب وجد و طرب سے شاد کام ہوں جب اس کیفیت سے لطف اندوز ہو کر اپنی اصلی حالت پر آئیں گے تو عرض گزار ہوں گے۔

اے ہمارے رب ہماری گزارش ہے کہ ان سے ہمیں اپنا کلام سنوائیں حکم ہوگا اے داؤد انہیں ذرا میرا کلام پھر سنائیے وہ منبر پر زبور پڑھیں گے لوگ مستی کے عالم میں وجد کناں ہوں گے جب ہوش میں آئیں گے تو فرمایا جائے گا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنئے! پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ فرمائے آیئے منبر پر جلوہ فرمایئے اور سورۂ طہٰ یٰس کی تلاوت سے محظوظ فرمایئے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شان سے تلاوت فرمائیں گے کہ آپ کی آواز سرور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے ستر گنا بڑھ کر ہوگی لوگ سنتے ہی جھومنے لگیں گے کرسیاں بھی حرکت کرتی ہوں گی جب پھر سکون و قرار میں آئیں گے تو ارشاد ہوگا اس سے بھی زیادہ پر کشش آواز میں کلام سماعت کرنا چاہتے ہیں؟ عرض گزار ہوں گے ہمارے خالق و مالک ہمیں ضرور سنوائیں تو اللہ تعالیٰ ازخود سورۂ انعام کی تلاوت سے نوازنا شروع کرے گا جسے اس کی شان کے لائق ہے لوگ مستی کے عالم میں ہوں گے جنتی درخت' محلات اور ہر چیز وجد کناں ہوگی عرش ہلنے لگے گا میرے بندو! بتاؤ میں کون ہوں! سبھی بیک زبان پکار اٹھیں گے الٰہی تو ہمارا رب ہے' ارشاد ہوگا! میں سلام اور تم مسلمان ہو! پھر ہر ایک کو اپنی اپنی منزل کی طرف جانے کا حکم ہوگا

اور جنتی سواریاں حاضر ہوں گی ہر ایک اپنے اپنے مقام و مسکن کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کرتے جائیں گے۔

آٹھ جنتیں؟

(1) پہلی جنت دارالجلال سفید مروارید سے تیار شدہ (2) دوسری جنت دارالسلام یاقوت سرخ سے تیار شدہ (3) تیسری جنت' جنت الماوئ سبز زبرجد سے بنائی گئی (4) جنت الخلد مرجان زرد سے بنائی گئی۔ (5) جنت النعیم سفید چاندی سے تیار (6) جنت الفردوس' سرخ سونے کی بنی ہوئی (7) جنت عدنی سفید موتیوں سے تیار شدہ (8) جنت دارالقرار' مرجان سے بنی ہوئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جنت کے محلات آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور اس میں نہریں بھی اتنی ہی ہیں جب کہ ایک نہر' نہر رحمت ہے جو تمام جنتوں کو سیراب کرتی ہے۔

جنت میں علماء کی ضرورت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جنتیوں کو علماء کرام کی ایسے ہی ضرورت پڑے گی جیسے دنیا میں ہوا کرتی ہے! اس لئے کہ انہیں ہر جمعتہ المبارک میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا لوگوں مجھ سے جو چاہو طلب کرو جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے ان سے دریافت کریں گے ہمیں آگاہ فرمائیے ہم اللہ تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کرام مطلع فرمائیں گے فلاں فلاں چیز اپنے رب سے طلب کرو!

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء کرام جنت کی چابی اور انبیاء کرام کے خلفاء ہیں آپ فرماتے ہیں ان کا علم جنت کی چابی اگر کوئی

خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں چابی ہے تو اسے علم دین حاصل ہو گا!

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے اہل علم روزانہ جنت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کریں گے موتیوں، جواہر، یاقوت، سونے اور چاندی کے مرصع منبروں پر بیٹھ کر تلاوت قرآن کریم میں مصروف ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حاملین قرآن وہ ہیں جنہیں قرآن کریم کے مطالب و معانی یاد ہوں اسے امام رازی نے اپنی تفسیر میں رقم فرمایا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ ایسے ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے ایک روایت میں مشرق و مغرب کے فاصلہ کا ذکر آیا ہے۔

بخاری شریف میں ان کا درمیانی فاصلہ بتاتے ہوئے درج ہے جیسے مکہ مکرمہ اور بصرہ کا ہے ایک اور کتاب میں چالیس میل کا ذکر بھی آیا ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے بعض دروازے کی درمیانی مسافت ایسے ہی ہو! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

برکات وضو

ترمذی شریف میں ہے جو شخص بعد از وضو یہ کلمات پڑھ لے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں (اب اس کی مرضی جس سے چاہے داخل ہو) کلمات یہ ہیں اشهدان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له واشهدان سيدنا محمداً عبده ورسوله اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليه۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے رب نے فردوس اعلیٰ میں ایک وادی تیار کی ہے جس میں مشک کے پہاڑ ہیں جمعہ کے دن نور کے منبروں پر انبیاء و مرسلین جلوہ افروز ہوں گے سنہری کرسیوں پر صدیقین بیٹھیں گے وہ وادی انبیاء و مرسلین اور صدیقین سے بھر جائے گی وہ منبر یاقوت و زبرجد سے منقش ہوں گے پھر بالاخانوں سے لوگ اتریں گے اور مشک کے پہاڑوں کے دامن میں جمع ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں گے اور حمد وثنائے خداوندی بجا لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری کیا آرزو ہے وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی! ہم تیری رضا کے طالب ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رضا ہی نے تمہیں اس مقام پر پہنچایا ہے اب میں تجھے اپنی طرف سے مزید اکرام و اعزاز سے نوازتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے حجاب زیارت سے مشرف ہوں گے اس بناء انہیں جمعہ کا دن محبوب ترین ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روی ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت کی زیادہ سے زیادہ طلب کرو، جہنم سے بچنے کی بکثرت دعا مانگا کرو۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو شخص یہ دعا اللھم انی اسئلک الجنۃ التی ظلھا عرشک ونورھا وجھک وحشرھا رحمتک سات بار شب و روز پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت سے نوازے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی ان میں 80 صفیں میری امت کی ہوں گی جب کہ چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تم لوگ جنتیوں

کا چوھائی حصہ ہوں گے بلکہ اہل جنت میں آدھے تم بلکہ نصف ثانی میں بھی تمہارا حصہ ہوگا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ سے نقل کرنے کے بعد رقم فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کی نظیر بخاری شریف میں بھی ملتی ہے علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری میں ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیک وقت کیوں نہ فرمایا کہ اہل جنت میں تم نصف ہو جواب میں لکھتے ہیں کہ اس انداز میں سننے والوں کے دل میں قدرومنزلت بڑھتی ہے اور ان کے اعزازاکرام میں اضافہ ہوتا ہے یہ ایک قسم کا مبالغہ ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنے میں اسے اور لطف حاصل ہوتا ہے اس کے دل میں فرحت و انبساط بڑھتا ہے اس بناء پر انہیں اللہ تعالیٰ کے شکر کی تجدید کا موقع ملتا ہے۔

بیان کرتے ہیں صحابہ کرام یہ بشارت سنتے ہی نعرہ ہائے تکبر بلند کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلاحساب و کتاب بخشنے ا. ر جنت میں بلامشقت داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح ایک۔ دوسری حدیث میں بھی آیا ہے۔

یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ کی طلب فرماتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ آپ نے فرمایا میں نے زیادہ کی تمنا کی ہے وہ عطاء فرمائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ بخشش کا وعدہ لے لیتے تو آپ نے فرمایا ستر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار مزید جائیں گے۔ عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے آپ نے ،فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ید قدرت سے تین بار لوگوں کو اٹھائے گا اور جنت میں داخل کرے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ اور زیادہ فرمائیے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے! عمر! رہنے دو! یہی کافی ہے! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارے! صدیق، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے رب کے فضل و کرم سے زیادہ کرنے دو گویا کہ۔

تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمارا کام ہوجائے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہمارے رب کے یدقدرت میں تو ایک ہی مرتبہ تمام مخلوق سما سکتی ہے۔

صدیق اکبر کا حسین خواب

کتاب الحقائق میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر حاضر تھے آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے، حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ، عنہ وہاں حاضر ہوئے دیکھا صدیق اکبر خواب کی حالت میں باتیں کررہے ہیں انہوں نے جگا دیا' آپ نے فرمایا! یاعمر! آپ نے میری پرسکون نیند منقطع کردی اس وقت میں عرش اعظم کے نیچے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محو گفتگو تھا جبکہ آپ بڑی لجاجت سے اللہ تعالیٰ سے امت کے لئے بخشش طلب فرمارہے تھے میں ۔نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کو مراد پوری کرنے دیجئے آواز آئی! میرے حبیب! آپ نے جو مانگا میں نے عطا کیا یہ کلمہ دوبار فرمایا تھا کہ عمر تو نے مجھے جگا دیا' پس مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے کس قدر عطا فرمایا ہے روضہ مقدسہ سے آواز آئی مجھے سب کچھ عطا فرمایا گیا ہے۔

اسم اعظم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمایئے اس پر ان کے پاس وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام اگر تم میری مقبولیت کے طالب ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھیے۔ یا علام السرائر یامقلب القلوب یانورالنور یادائم کل شی یزول تبرک یاحی یاقیوم کل حی یموت سواک۔

بعض عارفین نے اسم اعظم اسے قرار دیا ہے۔ اللھم انت الذی لا الہ الا انت یاذاالمعارج اسئلک بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ویاانزلتہ فی لیلۃ القدر ان تجعل لی من امری فرجًا ومخرجًا واسئلک ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد و ان تغفرلی خطیئتی وا تقبل توبتی یاارحم الرحمین

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ' غنیہ میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی میں سے ہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں بس اتنا سا فرق ہے جیسے آنکھ میں سفیدی اور سیاہی کا قربت کے لحاظ سے۔

شمس المعارف میں ہے جب بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے جنت پکارتی ہے لبیک وسعدیک الٰہی اسے میرے پاس بھیج دینا۔

کتاب البرکتہ میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس سے ستر بلائیں دور کرتا ہے جن میں ادنیٰ جذام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہے۔

کتاب البرکت ہی مذکور ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ہر مرض کی شفا' ہر دکھ کا مداوا' ہر قسم کے فقر سے نجات' دوزخ سے آڑ' دھنسے اور مسخ ہونے سے امان بنایا ہے جب تک وہ اسے پڑھتے رہیں گے نیز جس کے آغاز میں اسے پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار رہا کہ مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمائے ایک رات میں ستاروں سے آسمان پر مکتوب پایا یاحی یاقیوم یاذالجلال والاکرام یابدیع السمٰوٰت والارض اور ساتھ ہی ہاتف غیبی نے ندا کی یہی اسم اعظم ہے۔

حضرت غالب، قطعان رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں دس سال تک اسم اعظم کے حصول کی درخواست کرتا رہا۔ الٰہی مجھے وہ اسم معلٰی عطا فرمایئے جس کے وسیلے سے دعا قبول ہو اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی التجا کروں پوری ہو' پھر مجھے تین راتیں مسلسل کوئی آکر مجھے کہتا یہ پڑھتے رہا کرو! یافارج الھم یاکاشف الغم یاصادق الوعد یاوفیا بالعھد یاحی یاقیوم لاالہ الاانت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں کسی نے عرض کیا' ہمیں ایسے کلمات عنایت فرمایئے جن کے توسل سے جو دعا مانگی جائے قبول ہو! آپ نے فرمایا یہ پڑھا کریں اللھم انی اسئلک باسمک الاعلیٰ الاعز الاجل الاکرم۔

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اذان سن کر ان کلمات کو پڑھا کرے اسے اللہ تعالیٰ بلاحساب و کتاب جنت عطا فرمائے گا۔ لاالہ الا انت وحدہ لاشریک لہ کل شئی ھالک الا وجھہ اللھم انت الذی سنت

علی بھذہ الشھادۃ وماشھدت بھا الالک ولایتقبلھا غیرک منی فاجعلھا قربتہ عندک وحجابًا من نارک وغفرلی ولوالدی ولکل مومن ومومنۃ برحمتک یاارحم الراحمین انک علی کل شئی قدیر۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب نزہتہ المجالس کو اس لئے ان کلمات پر مکمل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا آخری کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی کریمی میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ اسی کلمہ پر فرمائے گا اس بناء پر کہ وہ خود فرماتا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان،نیکی کا بدلہ نیک ہے۔

حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس پر میں اپنی توحید و معرفت کاانعام کرتاہوں اس کی جزا جنت ہے اسے میں اپنی رحمت سے اپنے مقام خاص خطیرہ قدس میں شیریں چشموں سے نوازوں نیز فرمایا جب کوئی بندہ کہتا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ تو اس کے منہ سے ایک ایسا نور نکلتا ہے جو ایک ستون کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے میرے عرش کے پاس جاوہ عرض گزار ہوتا ہے مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تو میرے پڑھنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا میں تیری بارگاہ میں ہی کھڑا رہوں گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنے جلال و اکرام کی قسم سن! میں نے تو اسے اسی وقت بخش دیا تھا جب وہ اس کلمے کو اپنی زبان پر لانے کا قصد کررہا تھا۔

حضرت خواص رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک درخت کے نیچے پیاس سے قریب المرگ پایا! تو عرض کیا الٰہی تیری نہروں کا

زمین پر شمار نہیں تیرے سمندر اکناف و اطراف میں بہہ رہے ہیں اور تیرا یہ بندہ پیاس سے جان بلب ہے؟ اتنے میں اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا۔

اے خواص! اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی ذات عزواکرم کی قسم اگر مجھے مشارق و مغارب بھی پلا دیئے جائیں تب بھی میری پیاس نہیں بجھے گی میری پیاس تو شربت دیدار خداوندی سے ہی بجھ سکتی ہے۔

ہفت دریا گر بنوشم تر نگردد کامِ ما
تشنۂ دیدار راجز شربتِ دیدار نیست

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اپنے اعمال صالحہ کا پورا پورا اجر لینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس کا ہر مجلس میں آخری کلمہ ہو' سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین' والحمدللّٰہ رب العلمین'

قال مولفه رحمه اللّٰه تعالیٰ تم هذالکتاب بحمدالله تعالیٰ وعونه وحسن توفیقه والحمدالله وحده وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم تسلیماً کثیراً دائماً ابداً لا ینقطع عدد ماکان وعدد مایکون وعدد ماهو کائن فی علم الله ورضی الله عن اصحاب رسول الله اجمعین والحمدلله رب العلمین امین۔

الحمد للہ تعالیٰ' زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس' مکمل ہوا یہ سب اسی کا کرم و فضل اور خاص عنایت ہے' اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت کا نتیجہ ہے' نیز حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کی نظر کرامت کا ثمر ہے کہ یہ ناچیز اس مقبول خاص و عام کتاب کو اردو کا لباس پہنانے کی سعادت سے بہرہ مند ہوا' دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مسلمانان عالم کو استفادہ
کی توفیق مرحمت فرمائے۔

فقط
قارئین سے دعا کا طالب
محمد منشا تابش قصوری
خطیب جامع مسجد ظفریہ' امام مسجد'
مسجد حیات النبی مزار بابا گاما حیات
مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان

(۱۷ ماہ شوال المکرم 1418ھ
15 فروری 1998ء پیر بعد نماز فجر)